

تاریخ ابن خلدون

عظیم علیہ السلام

مجموعہ اربعہ جلدیں، جلد ہفتم

سلجوقی و خوارزم شاہی سلاطین اور قلعہ تاتار

سلجوقی و خوارزم شاہی خاندانوں کے حالات، حکومت، تمدن و معاش کا مطالعہ اور
اورنگزی کی جد و جہد ترکوں کی پرورش، تاتاروں کی سلجوقی اور ملک خوارزم کی مدد و تعاون،
تاتاروں کا خروج، تاتاروں کا تاتاریہ، تاتاریہ کا تاتاریہ، تاتاریہ کا تاتاریہ

جلد ہفتم

زنگی اور خاندان صلاح الدین ایوبی کے سلاطین اور تاتاریوں کا زوال

ترجمہ: حکیم احمد حسین الہ آبادی، حافظ سید رشید احمد رشید، صاحب مدد شیعہ عربی و فارسی

نفس اکبر اور بازار کراچی طبعی

کتاب العبد و دیوان المبتداه والخبر
من احوال العرب والعجم والیومیر ومن عاصرهم من
ملوک المسترقین علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
نور ترجمہ کے مجملہ حقوق کاؤٹی اشاعت و طاعت دہلی
تصحیح و ترتیب و ترویج

چوہدری طارق اقبال گاندھری
ملک نفیس اکیڈمی رائدواہ لاہور کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ————— تاریخ ابن خلدون
مصنف: ————— رئیس المورخین علامہ عبد الرحمن بن خلدون
ناشر: ————— نفیس اکیڈمی رائدواہ لاہور کراچی
طبع: ————— جدید پیوٹو رائٹیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: ————— آفست

نفیس اکیڈمی

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۸۰	۷۰	۷۱	۷۲
۸۱	۷۳	۷۴	۷۵
۸۲	۷۶	۷۷	۷۸
۸۳	۷۹	۸۰	۸۱
۸۴	۸۲	۸۳	۸۴
۸۵	۸۵	۸۶	۸۷
۸۶	۸۸	۸۹	۹۰
۸۷	۹۱	۹۲	۹۳
۸۸	۹۴	۹۵	۹۶
۸۹	۹۷	۹۸	۹۹
۹۰	۱۰۰	۱۰۱	۱۰۲
۹۱	۱۰۳	۱۰۴	۱۰۵
۹۲	۱۰۶	۱۰۷	۱۰۸
۹۳	۱۰۹	۱۱۰	۱۱۱
۹۴	۱۱۲	۱۱۳	۱۱۴
۹۵	۱۱۵	۱۱۶	۱۱۷
۹۶	۱۱۸	۱۱۹	۱۲۰
۹۷	۱۲۱	۱۲۲	۱۲۳
۹۸	۱۲۴	۱۲۵	۱۲۶
۹۹	۱۲۷	۱۲۸	۱۲۹
۱۰۰	۱۳۰	۱۳۱	۱۳۲
۱۰۱	۱۳۳	۱۳۴	۱۳۵
۱۰۲	۱۳۶	۱۳۷	۱۳۸
۱۰۳	۱۳۹	۱۴۰	۱۴۱
۱۰۴	۱۴۲	۱۴۳	۱۴۴
۱۰۵	۱۴۵	۱۴۶	۱۴۷
۱۰۶	۱۴۸	۱۴۹	۱۵۰
۱۰۷	۱۵۱	۱۵۲	۱۵۳
۱۰۸	۱۵۴	۱۵۵	۱۵۶
۱۰۹	۱۵۷	۱۵۸	۱۵۹
۱۱۰	۱۶۰	۱۶۱	۱۶۲
۱۱۱	۱۶۳	۱۶۴	۱۶۵
۱۱۲	۱۶۶	۱۶۷	۱۶۸
۱۱۳	۱۶۹	۱۷۰	۱۷۱
۱۱۴	۱۷۲	۱۷۳	۱۷۴
۱۱۵	۱۷۵	۱۷۶	۱۷۷
۱۱۶	۱۷۸	۱۷۹	۱۸۰
۱۱۷	۱۸۱	۱۸۲	۱۸۳
۱۱۸	۱۸۴	۱۸۵	۱۸۶
۱۱۹	۱۸۷	۱۸۸	۱۸۹
۱۲۰	۱۹۰	۱۹۱	۱۹۲
۱۲۱	۱۹۳	۱۹۴	۱۹۵
۱۲۲	۱۹۶	۱۹۷	۱۹۸
۱۲۳	۱۹۹	۲۰۰	۲۰۱
۱۲۴	۲۰۲	۲۰۳	۲۰۴
۱۲۵	۲۰۵	۲۰۶	۲۰۷
۱۲۶	۲۰۸	۲۰۹	۲۱۰
۱۲۷	۲۱۱	۲۱۲	۲۱۳
۱۲۸	۲۱۴	۲۱۵	۲۱۶
۱۲۹	۲۱۷	۲۱۸	۲۱۹
۱۳۰	۲۲۰	۲۲۱	۲۲۲
۱۳۱	۲۲۳	۲۲۴	۲۲۵
۱۳۲	۲۲۶	۲۲۷	۲۲۸
۱۳۳	۲۲۹	۲۳۰	۲۳۱
۱۳۴	۲۳۲	۲۳۳	۲۳۴
۱۳۵	۲۳۵	۲۳۶	۲۳۷
۱۳۶	۲۳۸	۲۳۹	۲۴۰
۱۳۷	۲۴۱	۲۴۲	۲۴۳
۱۳۸	۲۴۴	۲۴۵	۲۴۶
۱۳۹	۲۴۷	۲۴۸	۲۴۹
۱۴۰	۲۵۰	۲۵۱	۲۵۲
۱۴۱	۲۵۳	۲۵۴	۲۵۵
۱۴۲	۲۵۶	۲۵۷	۲۵۸
۱۴۳	۲۵۹	۲۶۰	۲۶۱
۱۴۴	۲۶۲	۲۶۳	۲۶۴
۱۴۵	۲۶۵	۲۶۶	۲۶۷
۱۴۶	۲۶۸	۲۶۹	۲۷۰
۱۴۷	۲۷۱	۲۷۲	۲۷۳
۱۴۸	۲۷۴	۲۷۵	۲۷۶
۱۴۹	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹
۱۵۰	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲
۱۵۱	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵
۱۵۲	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸
۱۵۳	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱
۱۵۴	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴
۱۵۵	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷
۱۵۶	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰
۱۵۷	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳
۱۵۸	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶
۱۵۹	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹
۱۶۰	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲
۱۶۱	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵
۱۶۲	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸
۱۶۳	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱
۱۶۴	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴
۱۶۵	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷
۱۶۶	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰
۱۶۷	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳
۱۶۸	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶
۱۶۹	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹
۱۷۰	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲
۱۷۱	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵
۱۷۲	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸
۱۷۳	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱
۱۷۴	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴
۱۷۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸
۱۷۶	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱
۱۷۷	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴
۱۷۸	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷
۱۷۹	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰
۱۸۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳
۱۸۱	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶
۱۸۲	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹
۱۸۳	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲
۱۸۴	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵
۱۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸
۱۸۶	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱
۱۸۷	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴
۱۸۸	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷
۱۸۹	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰
۱۹۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳
۱۹۱	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶
۱۹۲	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹
۱۹۳	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲
۱۹۴	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵
۱۹۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸
۱۹۶	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱
۱۹۷	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴
۱۹۸	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷
۱۹۹	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰
۲۰۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳
۲۰۱	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶
۲۰۲	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹
۲۰۳	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲
۲۰۴	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵
۲۰۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸
۲۰۶	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱
۲۰۷	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴
۲۰۸	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸
۲۰۹	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱
۲۱۰	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴
۲۱۱	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷
۲۱۲	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰
۲۱۳	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳
۲۱۴	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶
۲۱۵	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹
۲۱۶	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲
۲۱۷	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵
۲۱۸	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸
۲۱۹	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱
۲۲۰	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴
۲۲۱	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷
۲۲۲	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰
۲۲۳	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳
۲۲۴	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶
۲۲۵	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹
۲۲۶	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲
۲۲۷	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵
۲۲۸	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸
۲۲۹	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱
۲۳۰	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴
۲۳۱	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷
۲۳۲	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰
۲۳۳	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳
۲۳۴	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶
۲۳۵	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹
۲۳۶	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲
۲۳۷	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵
۲۳۸	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸
۲۳۹	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱
۲۴۰	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴
۲۴۱	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸
۲۴۲	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱
۲۴۳	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴
۲۴۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷
۲۴۵	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰
۲۴۶	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳
۲۴۷	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶
۲۴۸	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹
۲۴۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲
۲۵۰	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵
۲۵۱	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸
۲۵۲	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱
۲۵۳	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴
۲۵۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷
۲۵۵	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰
۲۵۶	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
۲۵۷	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶
۲۵۸	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹
۲۵۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲
۲۶۰	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵
۲۶۱	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸
۲۶۲	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱
۲۶۳	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴
۲۶۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷
۲۶۵	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰
۲۶۶	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳
۲۶۷	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶
۲۶۸	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹
۲۶۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲
۲۷۰	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵
۲۷۱	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸
۲۷۲	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱
۲۷۳	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴
۲۷۴	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸
۲۷۵	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱
۲۷۶	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴
۲۷۷	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷
۲۷۸	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰
۲۷۹	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳
۲۸۰	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶
۲۸۱	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹
۲۸۲	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲
۲۸۳	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵
۲۸۴	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸
۲۸۵	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱
۲۸۶	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴
۲۸۷	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷
۲۸۸	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۲۸۹	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳
۲۹۰	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶
۲۹۱	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹
۲۹۲	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲
۲۹۳	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵
۲۹۴	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸
۲۹۵	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱
۲۹۶	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴
۲۹۷	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷
۲۹۸	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰
۲۹۹	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳
۳۰۰	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶
۳۰۱	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹
۳۰۲	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲
۳۰۳	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵
۳۰۴	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸
۳۰۵	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱
۳۰۶	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴
۳۰۷	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸
۳۰۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱
۳۰۹	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴
۳۱۰	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷
۳۱۱	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰
۳۱۲	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳
۳۱۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶
۳۱۴	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹
۳۱۵	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲
۳۱۶	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵
۳۱۷	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸
۳۱۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱
۳۱۹	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴
۳۲۰	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷
۳۲۱	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰
۳۲۲	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳
۳۲۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶
۳۲۴	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹
۳۲۵	۸۱۰	۸۱۱</	

[illegible]

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
۱۱۱	امیر شیر کی گرفتاری اور پانی	۱۰۶	ملک طغرل کی وفات
	وزیر طرک الملک کا قتل		سلطان محمود کی ملک طغرل پر فوج کشی
۱۱۲	کرنج گنجاق میں شائق		ملک خضر
	برقی کی معزولی		ملک خضر کی فوجی پر فوج کشی
	برکش زنگی کی تقریر	۱۰۳	سلطان محمود اور ملک خضر
	عبداللہ بن زنگی کی موت اور مصر		امیر انزلی کی فوجی پر فوج کشی
۱۱۳	ملک طغرل کی موت اور عراق کی روایت		سلطان محمود کی روایتی بھارت
	دیکھ کر روایتی بھارت		ملک خضر کی سلطان محمود پر فوج کشی
	ملک طغرل اور مصر کا بھارت میں ظہور	۱۰۲	سلطان محمود اور ملک خضر کی جنگ
۱۱۵	برکش زنگی کی روایتی بھارت		ملک خضر کا بیٹا ہرک
	سلطان محمود کی بھارت کی جانب پیش قدمی	۱۰۵	سلطان محمود اور ملک خضر کی مصالحت
	جنگ سلطان محمود و خلیفہ مسٹر شدہ		قتل امیر مسٹر
	سلطان محمود کی بھارت میں آمد		قتل امیر مسٹر
۱۱۶	خلیفہ مسٹر شدہ اور سلطان محمود کی مصالحت	۱۰۶	سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	وزیر امیر مسٹر کی معزولی اور بھارت		سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	عبداللہ بن انزلی کی وفات		سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	امارت مسٹر پر عبداللہ بن زنگی کا تقریر		سلطان محمود کی بھارت میں آمد
۱۱۷	عبداللہ بن زنگی کی روایتی بھارت	۱۰۷	سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	زنگی کا جبر و امتیاز پر قبضہ		سلطان محمود کی بھارت میں آمد
۱۱۸	مصر کی مہم	۱۰۸	سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	زنگی کا خاندان اور بھارت میں قبضہ		سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	خلیفہ امیر مسٹر کی بھارت	۱۰۹	سلطان محمود کی بھارت میں آمد
۱۱۹	عبداللہ بن زنگی کی بھارت میں قبضہ		سلطان محمود کی بھارت میں آمد
	سلطان محمود کی بھارت میں آمد	۱۱۰	سلطان محمود کی بھارت میں آمد
۱۲۰	سلطان محمود کی بھارت میں آمد		سلطان محمود کی بھارت میں آمد

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ترکان خوار	۱۳۵	سین پطرس کی کورنلی سرحد
	ترکان خوار اور ایلیا کی جنگ		کوبرخان پتھ کی کاشگری پر فتح کشی
	طبعی انگریزوں کی طرف سے		کوبرخان اور ان کی جگہ کی جنگ
۱۳۳	ترکیوں کو کاشگریا میں پریشان		جنگ کوبرخان اور سلطان خیر
	ترکیوں کو کاشگریا میں پریشان	۱۳۶	کوبرخان کی وفات
	ایلیا کی طرف سے کاشگریا میں	۱۳۷	سلطان خیر اور خوارزم شاہ کی مصالحت
۱۳۴	سلطان خیر اور کاشگریا میں		سلطان مسعود اور ان کی جگہ کی جنگ
	ایلیا کی طرف سے کاشگریا میں		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	ترکیوں کی طرف سے کاشگریا میں		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۳۵	کاشگریا کی طرف سے	۱۳۸	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۳۶	کاشگریا کی طرف سے	۱۳۹	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۳۷	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۰	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۳۸	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۱	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۳۹	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۲	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۰	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۳	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۱	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۴	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۲	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۵	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۳	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۶	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۴	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۷	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۵	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۸	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۶	کاشگریا کی طرف سے	۱۴۹	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۷	کاشگریا کی طرف سے	۱۵۰	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۸	کاشگریا کی طرف سے	۱۵۱	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۴۹	کاشگریا کی طرف سے	۱۵۲	ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
۱۵۰	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت
	کاشگریا کی طرف سے		ایلیا کی جگہ کی مصالحت

[illegible]

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۸۶	کونج کا دست پر قبضہ		ترکان طحا کی علاقہ دہریں بخش پر فوج کشی
	ملک شاہ دہریں علاقہ دہریں بخش	۱۸۷	سلطان شاہ کا سرخس اور مرو پر قبضہ
	خوارزم شاہ اور خلیفہ مصر		غلام شاہ دہریں مروجہ
	شاہ غلامی کا پرتو فوج کشی		عظیم شاہ دہریں غلامی شاہ
۱۸۷	خوارزم شاہ کی اطاعت	۱۸۸	علاقہ دہریں بخش کا کامروہ شہزادہ
	بیک خوارزم شاہ اور شاہ خانا		علاقہ دہریں بخش کا سلطان شاہ
	سیاحی کی بنیاد		غیاث الدین غوری اور سلطان شاہ
۱۸۸	خوارزم شاہ کا مامور ملک موت	۱۸۹	سلطنت دہریں کا تخت
	علاقہ دہریں کی وفات		بیک شہاب الدین غوری اور سلطان شاہ
	غلام الدین بن محمد بن علاقہ دہریں بخش		علاقہ دہریں بخش اور غیاث الدین غوری
	علاقہ دہریں بخش کا کردار	۱۹۰	علاقہ دہریں بخش کی فوج کشی کی دہریں
			وفات سلطان شاہ
۱۸۹	باب : ۱		علاقہ دہریں بخش اور غیاث الدین غوری کی
	علاقہ دہریں بخش کا کامروہ		مدد
	تخت نشینی	۱۹۱	بیک علاقہ دہریں بخش اور مروجہ
	بیک علاقہ دہریں بخش اور مروجہ		علاقہ دہریں بخش کی شہزادہ پر فوج کشی
	غیاث الدین غوری اور مروجہ		بیک سلطان ملتان اور قلعہ
	شہاب الدین غوری کی مرو پر فوج کشی	۱۹۲	خوارزم شاہ کا سرخس پر قبضہ
۱۹۰	سرخس اور ملتان کی فتح		سلطان ملتان کی دہریں پر فوج کشی
	بیک غیاث الدین غوری اور مروجہ		خوارزم شاہ اور مروجہ سلطان
	امارت خراسان پر غلامی دہریں کا فوج	۱۹۳	وزیر مروجہ دہریں کا خراسان پر قبضہ
	قرطیب کا قتل عام		وزیر مروجہ دہریں کا مروجہ
	علاقہ دہریں بخش کی فوج کشی کی دہریں پر فوج کشی		وزیر مروجہ دہریں کی دہریں پر فوج کشی
۱۹۱	نیشامیہ کا کامروہ		قلعہ ایلی کی بنیاد
	علاقہ دہریں غوری کی دہریں کی بنیاد		وزیر مروجہ دہریں کی وفات
۱۹۲	علاقہ دہریں بخش کا کامروہ		سیف الدین غوری

صفحہ	تعارف	صفحہ	تعارف
۲۰۰	خوارزم شاہ کا جہاز جان پر قبضہ ترکان خطا کو تہذیبی جوانی	۱۹۲	ملو ملو بن محمد کی مراجعت خوارزم حسن بن محمد بن محمد کی گرفتاری
۲۰۱	خوارزم شاہ کا طاقان پر قبضہ اسطوخارین پر قبضہ قاضی صادق کی گرفتاری ایوب خان کی آمد	۱۹۳	براستہ پر خوارزم شاہ کی غوثی فوجی امیر جامی کی گرفتاری الکاف پر شب غارت خوارزم شاہ کی مراجعت سورگرمی
۲۰۲	۵۲۲ھ کی غلبہ سے بھاگ کر مصالحت و عین خوارزم شاہ و خیر الدین محمد خوارزم شاہ کی گرفتاری	۱۹۴	جنگ محمد بن ترک و منصور بن ترک خوارزم شاہ اور حسن بن حسن خوارزم شاہ کا براستہ پر قبضہ
۲۰۳	خوارزم شاہ کی گرفتاری خوارزم شاہ کا طاقان	۱۹۵	شہاب الدین بن خوارزم کی خوارزم پر فوج کشی جنگ شہاب الدین بن خوارزم اور ترکان خطا
۲۰۴	ایوب خان کی گرفتاری ایوب خان کی گرفتاری	۱۹۶	شہاب الدین بن محمد دست نرانی شہاب الدین بن خوارزم کی شکست کی وجہ
۲۰۵	ایوب خان کی گرفتاری ایوب خان کی گرفتاری	۱۹۷	شہاب الدین بن خوارزم اور ترکان خطا کی مصالحت حسن بن حسن کی سازش
۲۰۶	ایوب خان کی گرفتاری ایوب خان کی گرفتاری	۱۹۸	حسن بن محمد کا قتل خوارزم شاہ کی گرفتاری
۲۰۷	ایوب خان کی گرفتاری ایوب خان کی گرفتاری	۱۹۹	خوارزم شاہ کی گرفتاری حسن بن محمد کی گرفتاری
۲۰۸	ایوب خان کی گرفتاری ایوب خان کی گرفتاری	۲۰۰	خوارزم شاہ کی گرفتاری حسن بن محمد کی گرفتاری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	جنگ خوارزم شاہ و چنگیز خان		خوارزم شاہ اور چنگیز خان
۲۱۵	امیر نیل کا انجام	۲۰۹	ترکوں میں اختلاف
	علاؤ الدین و امیر تغلک حارک کی بیعت		امیر تغلک حارک
	خوارزم شاہ کا قتل		امیر تغلک حارک کا قتل
	خوارزم شاہ کا خزانہ		امیر تغلک حارک کا خزانہ
۲۱۶	وزیر علی الملک کا خاتمہ	۲۰۹	خوارزم شاہ کا قتل
	سلطان محمد بن تغلک کی وفات		خوارزم شاہ کا قتل
۲۱۷	چنگیز : (۱)		خوارزم شاہ کا قتل
	جلال الدین تغلک کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
	خوارزم شاہ		خوارزم شاہ کا قتل
	ترکوں کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
۲۱۸	امیر تغلک کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
۲۱۹	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
۲۲۰	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
۲۲۱	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل
	خوارزم شاہ کا قتل		خوارزم شاہ کا قتل

[illegible]

صفحہ	موضوع	صفحہ
۲۵۱	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۱
۲۵۲	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۲
۲۵۳	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۳
۲۵۴	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۴
۲۵۵	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۵
۲۵۶	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۶
۲۵۷	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۷
۲۵۸	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۸
۲۵۹	امیر مکتوم کی وفات	۲۵۹
۲۶۰	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۰
۲۶۱	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۱
۲۶۲	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۲
۲۶۳	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۳
۲۶۴	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۴
۲۶۵	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۵
۲۶۶	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۶
۲۶۷	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۷
۲۶۸	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۸
۲۶۹	امیر مکتوم کی وفات	۲۶۹
۲۷۰	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۰
۲۷۱	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۱
۲۷۲	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۲
۲۷۳	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۳
۲۷۴	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۴
۲۷۵	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۵
۲۷۶	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۶
۲۷۷	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۷
۲۷۸	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۸
۲۷۹	امیر مکتوم کی وفات	۲۷۹
۲۸۰	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۰
۲۸۱	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۱
۲۸۲	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۲
۲۸۳	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۳
۲۸۴	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۴
۲۸۵	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۵
۲۸۶	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۶
۲۸۷	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۷
۲۸۸	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۸
۲۸۹	امیر مکتوم کی وفات	۲۸۹
۲۹۰	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۰
۲۹۱	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۱
۲۹۲	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۲
۲۹۳	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۳
۲۹۴	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۴
۲۹۵	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۵
۲۹۶	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۶
۲۹۷	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۷
۲۹۸	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۸
۲۹۹	امیر مکتوم کی وفات	۲۹۹
۳۰۰	امیر مکتوم کی وفات	۳۰۰

کا ہرگز کسی ذوقِ اطمینان، اور کسی تحریر کیا ہے۔

تو یہ کہ جس کی چورس میں چند کتاب نہ کوئے کے اپنے کمر کا ترانہ ہے جس میں ہمیں خوشی و مسرت ہوگی کا ترجمہ ہے
قد روانہ ان لمز تو رہی کی خدمت میں کوئے کا یہ دہریہ زبانیاں موزی اور محنت شوق کے بعد توئی کی چلانی ہے توئی یہ ہے کہ رائے
پہلے شاعر آویز کے ساتھ ملے زبور سے اس کو عربی و فارسی کے ترانے کا ترجمہ کی کوئی کوئی حاکم کا سہارے والا ہی ہے شاید
اس کے مطالعہ سے قوم کو طریت کا حقیقی مصلح بنائے کہ انہی کے اسد خود غرض اور قوم کو روشنی بخشنے کے سوسہ نزل ہو جائیں وہ
نور تک جلی جملہ ہندو

یہ یاد

اگر ہمارے لئے ہے۔

احمد حسن علی خان - آواز - میر تقی میر

۱۳۶۸

سمرقند کی جانب پیش قدمی۔ اس کے بعد سلطان سمرقند کی جانب بڑھا۔ یمن والی سمرقند شہر پہنچا اور اس کا رخ ملک سلج کا بیٹا بنام دیا۔ یہاں تک شاد نے اس سے مصالحت کر لی۔ یہی آخر غفارستان کی حکمت اپنے بھائی شہاب الدین کو خلافت کی اور غزالیان ہوئے اور اس کے طرف روانہ ہوا۔

قاروت تک اور سلطان ملک شہ کی جنگ۔ قاروت تک یہ اور اس پر ارسلان کرمان کا نائب تھا۔ جب اپنے بھائی سلطان الپ ارسلان سے مرنے کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے تین وقت شاہی پر توجہ کرنے کی غرض سے سدرے کی طرف قدم بڑھا دیا۔ اتفاق یہ کہ اس کے پہنچنے سے پہلے سلطان ملک شاد اور غلام الملک وزیر اسطبلت سے ملے تھے کیا تھا۔ مسلم بن قریش منصور بن دینار سے اس امر کو یاد ہو گیا کہ سلطان شاد نے فاتحہ جسے (۳ شعبان ۵۵۵ھ میں) قاروت تک اور سلطان ملک شہ سے مقام ندان میں مقابلہ ہوا۔ قاروت تک کو شکست ہوئی مگر غزادہ کو دھمک دیا کہ وہ اس کو برائے آئین سے روک دے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کا گلہ کھنٹ دیا جس سے وہ مر گیا۔ یمن کرمان کی حکومت اسی کے لئے دی گئی۔ ان لوگوں کو چارے اور غلات عطا کیے گئے اور کرکوں کو بھی جاگیریں دیں۔ انعام دینے سے انہوں نے موقع بہت پر ملا یاں نہ تھیں انہما ہوتی تھیں۔

مسلم بن قریش کی اطاعت۔ چونکہ سلطان الپ ارسلان شرف الدولہ سے ناراض تھا اس وجہ سے خلافت مآب نے قریب ہفت ہزار تین ہزار تین کو شرف الدولہ کے پاس موصول روانہ کیا تھا کہ اس کو اپنے ہمراہ سلطان الپ ارسلان کی خدمت میں لے جا کر میری سفارش کر کے باہم مصلحتی کرادے۔ چنانچہ جب لاہور شرف الدولہ کو اپنے ساتھ لے کر سلطان الپ ارسلان کی طرف روانہ ہوا۔ پھر وہیں سلطان الپ ارسلان سے مرنے کی خبری تو ان لوگوں نے ملک شہ کی خدمت میں سے ضرور بار پائی حاصل کی اور شہر تک پہنچ کر وہاں پہنچے۔ مسلم بن قریش نے ملک شہ کی اطاعت و نر، بعد ازیں اس سے پہلے ہی قبول کر لی تھی۔ باقی رہا بہادر والد منصور بن دینار یہ اس وجہ سے سلطان کو تکبیر تھا کہ اس کے باپ نے کچھ مال سلطان ملک شہ کی خدمت میں اس کی مصروفیت میں بھجوا تھا۔ جس وقت یہ بارگاہ سلطان ملک حاضر ہوا اس وقت سلطان جنگ قاروت تک پر جام ہاتھ۔ یہ بھی اس کی تکاب میں روانہ ہوا اور جنگ قاروت تک میں مصروف ہوا۔

خلیفہ مقتدی باہر اللہ۔ اس کے بعد بہادر اور سلطان ملک شہ نے ہر مقام پر ۵۵۵ھ میں وفات پائی اور سلطان ملک شہ نے ان کے بیٹے کو جس کو مسیح کہتے تھے ان کی کفالت میں رکھا۔ اسی سال کے ۵ شعبان میں خلیفہ قاضی باہر اللہ نے اپنی خلافت کے لئے تیار کیا جس پر اس کے گرد وفات پائی۔ وفات کے وقت اس کا کوئی لڑکا موجود نہ تھا صرف اس کا چچا تھا اور مقتدی باہر اللہ عبد اللہ بن محمد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کا باپ محمد بن محمد باہر اللہ نے چچا کی مدد سے رکھا تھا۔ اسی سال کے ۵ شعبان میں عبد اللہ بن محمد وفات پا چکا تھا اس وجہ سے خلافت مآب نے وفات کے وقت اپنے چچے ابو حنیفہ عبد اللہ کو اپنا ولی مقرر کیا چنانچہ وفات کے وقت خلافت مآب اراکین دولت مہرید الملک بن قحطام الملک وزیر

ایمان اللہ نے اس وقت ۵۵۵ھ میں خلافت میں کھڑے ہوئے۔ لیکن تاریخ کا نام ایشیہ جہدہ

[illegible]

شمس الدین ہلکی وزارتِ اعلیٰ میں شہنشاہ الملک نے فتح کو دلدادہ ہندو بی بی کو تھیں تھیں، مگر ان کی وزارت سے
مردانہ انداز قائم رہا، بی بی کو ہندو نے دربارِ سلطنت میں کام لینے کے لیے ہندو سے شہرِ جہانمیں بی بی کو بی بی کو
الملک سے بی بی کو اور دولت کا ہے جس سے شہر کی مطلق اور بادشاہ محمد و وزارت پر مقرر کیے بی بی کو
مناظر و بی بی کو ہے جسے شہر اور دولت اور وزارت سے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے
شہر اور دولت سے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے بی بی کو ہے

خیرہ مقتدر کا سلطان کی لڑائی سے عزم ۳۳۰ میں سلطان محمد نے فخر الدین کو اس کا سلطان ملک کر دے
پاس اس کی فوجی سپاہی لکڑی کے ساتھ روانہ کیا، جو فخر الدین سلطان ملک کو گیارہ سو سو میں سپاہیانے پہنچے اور غوث مقتدری
ابا بام سلطان کو باوجود اس کے اپنی فوجی کا مقتدرہ فتنہ نہ ہو سکے، مگر پچاس ہزار اور دس سو چوبیس ہزار کے بعد دینی
لکڑی کے ساتھ روانہ ہوئے۔

غیر احمدیوں کی عزت و حرمت کی تحریک کے لیے غلط فہمی کے اثر انداز نہ ہونے کے لیے محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کے عقائد سے عزت و حرمت کی تحریک کے لیے غلط فہمی کے اثر انداز نہ ہونے کے لیے محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کے عقائد سے عزت و حرمت کی تحریک کے لیے غلط فہمی کے اثر انداز نہ ہونے کے لیے محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کے عقائد سے

۱. کماله و نونی عزیزان۔ بحوالہ کتابت عظمیٰ حضرت مولانا محمد رفیع صاحب دہلوی، صاحب خانہ کتبہ دارالعلوم دیوبند، دیوبند، پاکستان۔

فتح المدینہ کا موصول پر قبضہ۔ اہل مدینہ دانی زیادہ تکبر کو اس کی خبر تک محسوس نہ کیا۔ مسلمان بن قریظ سے اور اہل مدینہ سے دوستی کی اور اس صلہ میں ایک خاص امر (آجیاد کے) کا اقرار کیا اور انہوں نے تمہیں کھانیاں اور اہل مدینہ سے جنگ کرنے پر متفق ہو گئے۔ ابھی جنگ کا آواز نہ ہوا تھا کہ مسلمان نے انہیں چھوڑ کر مدینہ سے مصالحت کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اہل مدینہ کو یہ امر شاق گزارا اور انہوں نے اپنے گھر کی چیزیں اور گروہوں کو نکلتے ہوئے۔ ان کی فکر مجددی لوٹ لی تھی۔ مسلمان بن قریظ کسی طرح جان بچا کر مدینہ پہنچا۔ مدینہ کے لوگ نے اتفاق کیا اور چاروں طرف سے مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمان بن قریظ نے اس امر کا محسوس کر کے اب بھی گرفتار ہوا چاہتا ہوں، امیر اہل مدینہ کے پاس پہنچا کہ مجھ سے جس قدر مال چاہو بے لالہ دے دوں۔ لیکن کاراستہ امیر اہل مدینہ اس پر راضی ہو گیا کہ مسلمان بن قریظ آدھو خیر بد کہہ کر مدینہ کی طرف چلا گیا اور ابھی چھوڑنے کے مالدار نہیں کاراستہ کیا۔ منصور بن حازم اور اس کا بیٹا مدینہ میں بھی رہے۔ شہید ہو کر غزوات کی جانب لڑا لیکن ہوئے۔

سلطان کو جب اس امر کی اطلاع پہنچی کہ مسلمین قرمیش کا قہر بے جا صادر کر لیا گیا ہے تو اس نے حمید الدولہ کو ایک بڑی فوج کے ساتھ باہر بل کر کرنے کی فرمائش سے روانہ کیا۔ اسی ہم جن حمید الدولہ کے عہدہ و قسطنطنیہ میں تھے۔ جسے سلطان نے اس کے بعد حلب کی حکومت کی عہدہ کی تھی۔ قہر حمید الدولہ سے مل گیا کہ جانب روانہ ہوا۔ انکار و اہل امیر اترقی نے کیا وہ بھی حمید الدولہ کے عہدہ و قسطنطنیہ کی کمپروا میں ہو گیا جس وقت شاہی لشکر موصل پہنچا۔ حمید الدولہ نے اہل موصل کے پاس صلح کی صورت میں اخراجات اور عہد صلح کی صورت میں جنگ کا بیانیہ بھیجا۔ اہل موصل نے اپنی ناکامی کا یقین کر کے مصالحت کے ساتھ شہر باہر کے دروازے کھول دیے اور اطاعت قبول کر لیا۔

مسلم بن قریش کی اطاعت۔ سلطان بنی قیس اپنا لشکر غزیرہ لے کر ہوا۔ مسلم بن قریش کے متنبو ضات کی طرف بڑھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مسلم بن قریش کو کاحرہ سے نجات مل چکی تھی اور وہ جب کے متصل متنبو ضات سلطان نے انھیں چھڑا کر مناسب کی۔ سو یہ انگلیک بن نظام الملک کو خطا دے کہ مسلم بن قریش کے پاس بھیجا مسلم نے شای خذ کو مر دہ انھوں سے لٹکایا اور وفد لے کر مقام براہ پنج میں بار بار شای میں حاضر ہوا۔ سلطان نے اسے قطعہ خوشدہی سے سرفراز فرمایا اور اسے اس کے متنبو ضات پر بحال رکھ اور خود اپنے بھائی عیش سے جنگ کرنے کے لیے (غرامان کی طرف) روانہ ہوا جس کا ذکر آج انکی یاد پر پڑتا ہے ہیں۔

فتح اٹھا کیے۔ سلیمان بنی نعلی بنی سلوک رانی اور العروے بنادرہم سے ملک شام کو چھوڑ کر باہر کرنے کی غرض سے قدم چھایا۔ عروہ سے اس کا کیروی ہو گیا۔ کچھ عرصہ میں کافر عربوں نے اہل بیت علیہ السلام کا حکم میں تھا۔ فرار اور اس کا اطلاق ہوا تھا۔ نہایت درجہ کا کھلم کھوا ہو۔ در الحارثہ۔ رعیہ اور شکرانہ اس سے ملاں گئے اپنے لڑکے کو بھی قید کر دیا تھا اس نے اسرائیل پر نہیں سے فرار اور اس کی طرف سے اٹھا کیے کی حفاظت پر مامور تھا ساز باز پیدا کیا۔ چنانچہ دوسری نے متفق ہو کر کچھ میں سلیمان بنی نعلی بنی سلوک کو اٹھا کر قید کر کے لیے لایا کچھ۔ سلیمان تین ہزار سواروں اور بہت

سلطان ملک شاہ کی مراجعت بخدا و سلطان ملک شاہ ان سماعت سے فارغ ہو کر، مولا خاں سے ملے اور ان کی جانب واپس جا کر نہایت دیر تک بیٹھا اور گفتگو میں فرمایا: ہذا خلافت مآب کی خدمت میں بہت سے نمائندگان اور غلامانے پیش کیے۔ شب میں خلافت مآب کے دربار غامض میں یہ باب آیا۔ ان کو مجلس میں نہیں شرف یار حاصل کیا خلافت مآب نے سلطان کو خلعت عاقبت کیا۔ اسی کے بعد اس کے لیے نور نظام مذکور و مہر سلطنت خلافت مآب کی دست برسی کے لیے خوش کیے گئے۔ ایک ایک خلافت مآب سے حضور میں پیش ہوئے اور ان کا اہم اہم طلبہ کو ان سے متعارف کیا۔ ہاں تمام اس کے بعد خلافت مآب نے سلطان کو عمان حکومت تھوڑی سی کی عدل و انصاف کرنے کی ہدایت کی۔ سلطان نے خلافت مآب سے ہاتھوں کو جدا کر کے انھوں سے لگا ہوا اور سر و چشم ان کی ہدایتوں کو قبول کیا اسی سلسلہ میں خلافت مآب نے وزیر السلطنت نظام الملک کو بھی خلافت سے صرفہ اڑایا اور بار بار ہر بنا سے ہوا۔ تمام اہل خانہ اپنے دربار میں آکر جمع ہوئے خیر کی ساعت کی اور چنانچہ ویرت کیسی۔

بخت سلطان ملک شاہ کی وفات
بہم اہل تحریر کر آئے ہیں کہ خلیفہ قادی کا سلطان کی دفتر نیک و نیر نے ساتھ
۱۲۰۰ھ میں وزیر السلطنت خیر الداد کے ذریعہ سے حضور کو ہاتھ دیا۔ مگر یہ سب سبھی میں ہوتی تھی۔ دلی مہمان خیر ایک مہینہ ہوتا
چوتھ لکچر پر باد کر کے دارالخلافت کی طرف روانہ کیا گیا۔ اذوق پر رہائے رومی کی جنوں میں جس پر طرزی اور عقلمانی
(میر و اور و پہلا کام کیا ہوا تھا۔ خیر دہا پر رہائے رومی کی مہینہ میں۔ مآب کی کربوں میں علائہ و مرقانی تھیں اور
انہیں ملک دہی تھیں۔ ان میں بھی سوائے اور چاندنی کی تھیں۔ تین لاکھ ہاں تھیں پھر ہاتھوں پر بار و سندوق چاندنی کے
لے گئے تھے۔ میں میں ایک سے ایک تھوڑے پورے پورے گئے تھے ایک بہت بڑا فرش خیر دہا سے لے گا تھا۔ انہ
ساز و سامان کے آگے آگے سدا و الدہ کو ہوا تھی اور میرا دنی وغیرہ دانی کرائی اور اسی کے چنگ اثر فانی اور وہ پہلے ان پر
نار کر رہی تھی۔ خلافت مآب نے بھی یہ سب ساز و سامان سے رخصتی کرانے کے لیے اپنے وزیرانہ نگار کو سلطان ملک شاہ
کی بی بی بہار خانہ کو ان کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ ظفر نامہ ایک تھوڑی سی لکھی ہوئی تھی۔ اسے زمانہ قیام محمود
نے نہ دیکھا تھا۔ میں وہ مہینے سو گھبراہٹ اور ہی تو رہ گئیں آگے آگے تھیں۔ حرم خلافت میں کوئی نکر و پند نہ تھا۔ جس میں
مہینے روشتی نہ کی تھی ہوں۔

وزیر السلطنت ابو جہاں نے ترکمان خاتون کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا میرا مہینہ خلافت مآب
اور شاہ فرماتے ہیں کہ چنانکہ اللہ ہمارے رحم و کرم سے وہ دو الامت مہینہ الہی اہلنا ہوا۔ خیر دہا سے ملک اللہ تعالیٰ کی تہذیب و حکم
رہا ہے کہ تو لوگ جن کی امت میں ہیں ان کو میرا نمونہ و آداب وہ وقت آگیا ہے کہ خلافت مآب کی امانت و مہر خلافت میں پہنچ
اے جاسے (یعنی رخصتی کرائی جائے) ترکمان خاتون نے کہا میں یہ راجہ اسے منظور کرتی ہوں۔ چنانچہ سلطان کی بی بی کی
رخصتی کی گئی۔ آگے آگے میرا دہا کی دولت تھے ہر سردار کے ساتھ بغیر مہینوں اور متعلقات تھیں جنہیں وہ لے گئے
تھے۔ ان نے پیچھے خاتون کی بھی میں تھیں جو سب نے کی ہوئی تھی۔ جو ہر دست و پیرانہ کی تھیں پانچویں سے اور دہا و دہا کی

کو کے اہلکاروں کی طرف سے ہو

تعلیم کی مجلس پر فوج کشی۔ جب سلطان دہ پورہ ۱۹۰۷ء میں دارالحکومت بنھوا اور امرہ، شام و غنہ کو گرد و بار
شامی میں حاضر ہائے جیس کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں تو جب یہ لوگ اپنے اپنے ممالک تہذیب کی جانب واپس ہوئے تو
سلطان نے اپنے بھائی حسن الدولہ کو حکم دیا کہ شامی مسائل پر غور کرے۔ اسے دولت علیہ کے قبضے سے نکال لو۔
اقتدار اور یزدان کو مجلس کی امداد کی ہدایت کی۔ جب مجلس مفتوحہ واپس آئی تو فوجوں کو ہدایت کر کے انھیں پڑھائی کر دی۔
ان دونوں مجلس میں انہیں ماسب حکومت کر رہا تھا۔ یہ نہایت ظالم اور برا انسان تھے۔ یہاں یہ خود تھاویئے ہی اس کے لڑکے
ظلم و ایندہ مالدانی میں عاشق تھے رعایا کو اس سے سخت تکلیف تھی۔ انھیں نے مجلس پر پہنچ کر بڑے دروغ بھائی کر کے متعدد مرتبہ
جانب ہر صاوی بھی ایک سخت لڑائی کے بعد ہتھیار ڈالے۔ اس کے بعد غلام کا مہر کا مہر کا مہر کا ایک خادم تھا۔
اس نے اپنے ادا جوت سے نہ بل ماسب نہ سمجھا، ان کی درخواست کی اور غلام کی بجائے مجلس کے حوالہ کر دی۔

طرابلس کی مجلس۔ مجلس نے اسے بھی سخت کر کے طرابلس پہنچ کر لڑائی کاغیر کا ڈرو۔ والی غلام میں مدافعت کی طاقت
نہ تھی۔ ساز باز سے کام لے کر لڑائی کو ختم کر دی۔ مجلس نے ہر اسی افراد کے پاس مصالحت کرا دیے کہ پیغام بھیجا اور اس معاہدہ
میں لڑکھڑائی کا دھوکا دیا۔ ان لوگوں نے سختی سے انکار کر دیا۔ جب والی طرابلس نے قسطنطنیہ کے وزیر کو بلایا۔ میں
ہزار دینار نقد کی خلیاں پیش کیں اور سی قہر یا اس سے زیادہ قیمت سے قہر نقد اور غلام دے دیئے اس نے اپنے آقا
اقتدار کو والی طرابلس سے صلح کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اقتدار مجلس سے والی طرابلس سے مصالحت کر کے پڑھائی و غلام کو
تھی۔ سخت کاری کی ذہنیت پہنچی تھی۔ اقتدار اپنے فوجوں کے ساتھ کوئی کر گیا۔ باقی ماندہ افراد بھی پڑھائی و غلام کو دے
خوف کر والی طرابلس کا کام بن گیا اور سلطان ملک شاہ کی مجوزہ اہتمام پوری نہ ہوئی۔

ملک شاہ کا محکمہ قبضہ۔ دارالحکومت بنھوا میں من اسراہ میں سے جو دہ پادشاہی میں وفد ہو کر آئے تھے سلطان
اسے ترکمان والی ترکمان بھی تھا۔ سلطان ملک شاہ نے اسے جاز اور ترکمان کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ بعد الدولہ کو پڑا
اضر پڑھیں بنھوا کو اس ہم کا اصرار علی ضرر کیا۔ بعد الدولہ نے ترکمان والی ایک مجلس کو اس فوج کی تمنا دی۔ چنانچہ ترکمان
نے مجاز پر غور کیا اور اس پر اتفاق ہو گیا کہ ترکمان نے یہ عملی شرائط کر دی۔ فوجی بھی اس کی دیکھا دیکھیں
ہرے فعال میں جکا ہو گئے۔ بعد جوتھم بن ہاشم ان لوگوں کی زیادتیوں اور حکم کی شکایت کے گرد و بار شامی میں حاضر ہوا
اور اس کے بعد ترکمان نے ۵۰۰۰ میں بھی پڑھائی و غلام کو اس کے گرد و بار کو ثابت و تاراج کر کے مدینہ پر بھیجا بعض ہو
گئے۔ یہاں بھی ان لوگوں نے وہی حرکت کیں۔ مدینہ پر قبضہ کرنے کے ساتھ ہی دن ترکمان کر گیا۔ اس کے بعد وہی دے
دارالحکومت بنھوا اٹھالائے اور دہ پورہ لڑا۔

نظم الملک طوسی کا قتل۔ ۱۹۰۸ء میں سلطان ملک شاہ دارالحکومت بنھوا کی جانب واپس ہو رہا تھا۔ دارمندان میں
اسلمان پہنچا۔ وزیر اسلمان نظام الملک نظام کے بعد اپنے عہدے سے نکل کر اپنے حرم سرا میں جا رہا تھا۔ ایک باغی غلامی

آق سقر اور بوزدن تھیں جو کہ متبادل پر آئے۔ امیر کو بروہ بھی سلطان پر یاد دہانی سے انداز دی تو بچنے کے کہ طلب کو چھانے کے لیے آگیا ہوا تھا۔ طلب سے تو کسی کے قاتل پر دونوں فریقوں کی مذہم پھیل ہوئی۔ محسن نے ان لوگوں کو قتل سے ڈلی آق سقر کو قتل کر دیا۔ محسن نے اسے قتل کر ڈالا۔ امیر کو بکا اور بوزدن نے طلب کو گرد کیا۔ محسن نے تو قتل کیا اور طلب بھی کر۔ اس کا کام سر کر لیا۔ آخر کار طلب بھی بکا پر قتل ہو کر گیا۔ امیر کو بکا اور بوزدن بھی کر قتل ہو گئے۔ محسن نے بوزدن کو پاؤں و نچر خزان اور اربا کی طرف روانہ کیا (خزان اور اربا ہماچل و ہماچل کے قبضہ میں تھے) بکا شہر کا نران اور اربا ہماچل کے صحت سے نکال دیا۔ محسن نے بوزدن کا سر اڑا کر اربا خزان اور اربا کے پاس بھیجا۔ خزان اور اربا کے رہنے والے بوزدن کا سر دیکھ کر بھڑکے اور ڈر گئے اور ڈر گئے۔ محسن نے ان پر قبضہ کر لیا۔ باقی رہ گیا امیر کو بکا سے محسن کی جگہ میں ڈال دیا۔

محسن کی ہمدان کی جانب پیش قدمی اس کا بیانی کے بعد محسن بڑا مزہ دیا کر نکلا اور آگے بڑھ گیا۔ محسن نے قبضہ حاصل کر کے ہمدان کی جانب چلا۔ اسی وقت ہمدان میں اتفاق سے غر الدین اور ابن کلام خانک موجود تھا۔ غر الدین نے ہمدان سے سلطان پر یاد دہانی سے ملے آگیا تھا۔ امیر قتل چہ حالہ محمود سے امینان میں ملاقات ہو گئی۔ امیر قتل نے غر الدین سے شب خون مارا۔ اس کے خاں و اسباب کو ڈالت لیا۔ غر الدین کو کسی طرح سے بچا کر ہمدان پہنچا۔ یہاں محسن سے ملے۔ پھر ہو گئی۔ محسن نے اسے کر قتل کر کے قتل کر کے قتل کر دیا۔ امیر باقی بیاد سے سٹارٹ کی اور یہ رائے دی کہ پلک کا میلان خاں غر الدین کے خاں خان کی طرف زیادہ ہے۔ اسے اپنا مزہ بنا لیجئے۔ چنانچہ محسن نے غر الدین کو قتل کر دیا اور اس کا مالک بنا دیا۔

محسن اور برکیاہ روت کی جنگ برکیاہ روت اسی وقت نصیب میں تھے۔ یہ سن کر کہ اس کا بیانی محسن آگے بڑھ گیا۔ محسن نے ہمدان میں نصیب سے کوئی کر دیا اور دو بایں رول کو پالے حاصل سے ہو کر کے روتی پہنچا جس وقت دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ محسن کی فوج میں سے امیر یعقوب بن اوتقی نے برکیاہ روت پر شب خون مارا۔ برکیاہ روت کو قتل ہوئی۔ امیر یعقوب نے برکیاہ روت کے لقمہ گاہ کو لٹ لیا۔ برکیاہ روت کے تمام مرئی خیر ہو گئے۔ صرف امیر برتس کا نصیب چاہا اور ہمدان روت رکاب میں رو گئے۔ یہ بڑا خرابی جان بھا کر امینان پہنچا۔

محمود بن سلطان ملک شاہ کی وفات امینان میں ترک نہ توں نہ ہو، محمود بن سلطان ملک شاہ کی حکومت تھی لیکن اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا۔ پہلے محمود اور اس کے ہوا خواہوں نے برکیاہ روت پر شب خون مارا۔ وہاں سے ہوا۔ محمود و خیر کی طرف سے آکر برکیاہ روت کو لے گئے اور نکھر پڑ لیا۔ محمود سے ہوا خواہوں نے برکیاہ روت کو قتل کر ڈالا۔ اس کا قتل کیا۔ اتفاق سے محمود بھاڑ ہو گیا اس وجہ سے برکیاہ روت کو قتل نہ کیا۔ محمود بن سلطان ملک شاہ نے ہمدان میں حکومت ایک برس حکومت کر کے وفات پائی۔

برکیاہ روت کا امینان پر قبضہ اس کے مرنے پر برکیاہ روت اصل بن پرکا بن بن گیا اور اس کے قدمہ و متعال سے ساتھ حکومت و سلطنت پر جم گئے۔ میر علی ملک بن قلم ملک نے سلطان برکیاہ روت کی خدمت کیا اور اپنا حاصل کی۔

محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ

تھا اور حیدر اصرار کے بعد وہ جس آنے کا وعدہ نہ کیا تھا غرض اس سرخ فون کا جو صدر مشترک ہوتا تھا۔ برقیہ راتی کی جانب میں
 تھوڑی سی فون آتی روگتی تھی جب اسے محمد اور سحر کے اتفاق کی خبر مل گئی۔ وہ ان کی فوجوں کی کفالت سے مطلع ہو کر رہے بیٹھا
 پریشان ہوا۔ جب وہی مذہب سمجھ کر نہ آتی تو جہان کی طرف روانہ ہوا تاکہ امیر ایاز سے اس کراچی میں مشترکہ کے استنباط کے
 لشکر زادوں میں پہنچ جائے کہ یہ بیاز نے ذمہ داریاں کر کے محمد کی احاطت قبول کر لی تھیں۔ محمد نے اسے مطلع کیا۔ محمد نے اسے اور
 یہ وہی لئے سے نہ نہیں اٹھ گئی۔ انہوں نے اس کی جانب لوٹ کر آئے اور اقامت کر کے اس کی فوج پر چڑھا۔ محمد بن عبد الوہاب نے
 چکر اچھا کر کے اس کی فوج کے ہاتھوں سے محمد بن عبد الوہاب کی طرف سے محمد بن عبد الوہاب کی طرف سے محمد بن عبد الوہاب کی طرف سے
 روانہ ہوا اور سلطان کو پہنچا۔ یہاں سے ایاز حاضر ہو کر محمد بن عبد الوہاب سے ملا۔

سلطان محمد کی مدد ان پر فوج کشی۔ محمد ایاز نے محمد سے اپنی احاطت کی بابت قیادت ثابت کی تھی۔ لیکن محمد نے اسے
 شکوک نہ کیا اور اپنی فوجیں محمد بن عبد الوہاب کے لیے بھیج دیں۔ اس پر محمد نے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے
 محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے
 محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے

برکینہ روتی کی بغداد میں آئے۔ برکینہ روتی اور امیر ایاز کو فتح و فتح مندرجہ ہوئے ۱۵۱۵ء کی فتح ۱۵۱۵ء کو دار الفائن
 بعد ۱۰ مئی داخل ہوئے۔ چونکہ تک دفعی میں دیکھا ہوئے تھے اس لیے خدمات مآب سے فوجی کے لیے روپیہ طلب کیا۔
 غرضت آج نے جہت دو روئے کے بعد صرف پچاس ہزار روپے سے مدد کی۔ لیکن اس رقم سے برکینہ روتی کا کام نہ چلا۔ اس
 کے بعد اس نے تمام افسانوں کے نام پر ہاتھ بڑھا دیا۔ لیکن وہ جوں ہی پناہ نہ لیا۔ لیکن وہ جوں ہی پناہ نہ لیا۔ لیکن وہ جوں ہی پناہ نہ لیا۔
 علیحدہ علیحدہ جہت سے اس نے فوجی کے مقابلے سے شکست کھائی۔ دار الفائن بغداد میں آئے۔ محمد بن عبد الوہاب نے اس کے
 پاس بہت مال و زر نقد بھی تھا۔ برکینہ روتی کو کسی کی فرمائش تھی۔ برکینہ روتی نے اس سے ہزار روپیہ مانگ لی۔ محمد بن عبد الوہاب نے
 علیحدہ کے حالات خدمات مآب کے حالات کے ضمن میں ہم بیان کرتے ہیں۔

برکینہ روتی سے امیر صدق کی بغاوت۔ اس کے بعد نہ کہ راتی نے اپنے وزیر اعظم ابو الحسن کو امیر صدق سے
 شکوک نہ کیا اور اپنی فوجیں محمد بن عبد الوہاب کے لیے بھیج دیں۔ اس پر محمد نے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے
 محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے
 محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے

سلطان محمد اور سحر کی بغداد میں آئے۔ سلطان محمد اور سحر نے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے محمد بن عبد الوہاب سے شکریا کر کے

اور سلطان شاہ کا جلا دکر جان پر قبضہ کیا۔ یہ ان شاہ میں بدواں شاہ جو مدت یک سال تک رہا جس نے اپوزدہ کتاب (جو کہ موزن کا رہنے والا تھا) کی کوئی سے مذہب باطنی اختیار کیا۔ اپوزدہ کے پانی ایک خوشنویس احمد بن حسین کی ہاں رہا تھا۔ اس کے بعد کہ ان اس کے متعلق تھے اپوزدہ نے اس خلیفہ کو قتل کر ڈالا۔ نیز ان شاہ کا مرنے والا لشکر جو کوئی شہر تھا اس وقت سے محلوں اور کچھ مدخلوں کو سالخان محمد اور نور علی نے چھانک کر خد مت میں پھاڑا۔ سالار لشکر نے جانے کے بعد فوج نے نہ ان شاہ کے خلاف بلکہ اور کیا۔ خزانہ لوٹ لیا اور اسے شیر سے بچے بچی و دو کوش باہر نکال دیا۔ پریشان حالت میں گہاڑت قلعہ مسجد (میرپور) پہنچا اور وہاں قلعہ محمد حسین نے اہواز سے بھیجے گئے قیام پزیر ہوا۔ سلطان شاہ نے پھر پکا کر ایف فوج قلعہ مسجد کے محاصرہ پر بھیج دی۔ محمد حسین نے کھیر کیا۔ اقامت لینے شاہ کو نکال دیا گیا۔ یہ سالار لشکر نے اسے اور اپوزدہ کے قاتل کو قتل کر کے دستان شاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ سلطان شاہ نے دونوں کو قتل کر کے یہ عمرین پر قبضہ کیا۔

فرق باطنیہ کا نقل عام۔ چنانچہ ہرگز رومی کا کمال انہی باطنیوں کو ان اصول پر سمجھیں یہ سراج قدس جو کمال مراد ہے۔ مگر ہرگز (ابہر از اسرار) پس اسبقان اور اسفل ذمہ داری کے اشارہ سے باطنیوں کے ہاتھوں ملے ہوئے) اس وجہ سے یکبارہ رومی کے برائے بن حکمت باطنیوں کے حقلوں سے محفوظ رہے لیکن برکبادی رومی کے نگار جو فرق باطنیہ کا نقل و نقل ہو گیا۔ بہت سے فریبوں نے اس جذبہ و اختیار کر لیا۔ نظریات کی وجہ سے جسے چاہئے جسے نقل کی دھنکی دیتے تھے۔ مرداران منکر بھی نہ تھے۔ ہر گھر۔ اسی وجہ سے لوگوں نے برکبادی رومی پر باطنیہ مذہب کی طرف مائل ہونے کی نسبت نکالی۔ حالانکہ برکبادی رومی فرق باطنیہ سے اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر کام لیتے تھا۔ پتہ چھوڑا کہیں دولت اور وہ دین منکر پیچ ہو کر برتر رومی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معاملات حاضر و پیش کر کے فرق باطنیہ کے نقل کی بیعت دی۔ برکبادی رومی نے اس کے مشورہ کو بغور ساما۔ اس کا کاربند ہوا اور فرق باطنیہ کے نقل عام کو حکم دیا۔ یاہ چاروں طرف سے اس فرق پر بار بار حاز شروع ہو گئی۔ جہاں پر برکبادی رومی فرق باطنیہ کا باب تامل اور غلاما۔ ابابکر اسحق آبادی پر (جیسے وزیر السلطنت از ابو الحسن نے صوبہ الفلک کے دانی و اسباب خطا کرنے کے لیے دارالخلافت بغداد بھیجا تھا) ابھی اسی مذہب کی پابندی کی تہمت تھی۔ برکبادی رومی نے اسے نقل کا حکم دیا اور مسجد جامعہ شریفیہ میں اسے تہمت دینا غلام الدین کا فوری اس الزام میں ادا کیا۔ یہ شہر بڑا دکھانا تھا۔ لگانے بھانے والوں نے کچھ البراک سے دس جاوید خلیفہ پر لگے۔ یہی الزام نکالیا۔ سلطان محمد نے گرفتار کر لینے کو حکم صادر کیا۔ خلیفہ مستغفر نے اس کی برات نقد میں اور غلام الدین کی شہادت دی۔ تب کبھی غریب البراد کی جان بچی۔ اب کیا کیا قصہ مقرر اس فرق باطنیہ کا خراب مادہ ہو لوگوں میں سے نکال کر پھینک دیا گیا۔ لیکن جن قوموں کے وہ ملک ہو گئے تھے وہاں پر اسی طریقہ سے ان کے مذہب کا کام جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان کی حکومت کا سلسلہ ختم ہو گیا کہ ان کے حالات اور باطنیوں کو جو کچھ چاہئے ہیں۔

۱۔ میرا بی بی فریاد سے خیر اللہ اللہ کہے بہت افسانہ سن کر میں سوچتا ہوں کہ وہ تو کس کی ماں ہے؟ یہ ممکن ہے کہ وہ میری بی بی نہ ہو بلکہ کسی اور کی بی بی ہو۔

انابت العصرۃ بن امیر قلیاج کا تقریر۔ پھر برکیہ روق نے بصرہ کی حکومت پر زبیر ثقات کو ۱۷۰ دی اور چونکہ برکیہ روق
امیر قلیاج کی طبیعت کی پھندن نہ تھا اس وجہ سے اسٹیل کو اسیر قلیاج کا اسبہ بنا کر بصرہ بھیج دیا۔ تھوڑے دن بعد امیر قلیاج
برکیہ روق سے علیحدہ ہو کر خواسان چلا گیا اسٹیل کے دشمنان میں حکومت بصرہ کا سوا مالبا خود ہوا ہو گیا۔ مہذب اللہ وہابی
یہاں پر نے علیحدہ سے اور بعض میں حرقہ بن منصور بن حسین اسدی نے جزیہ دے چکی تھیں اور کثیر فوجیں لے کر بصرہ
پر چڑھائی کی۔ دونوں طرف قطاری میں مصروفہ اور اے اٹھا جنگ میں اسٹیل بن صدوق کو ایک جگہ آکا جس کے بعد مصدق
اسٹیل مر گیا۔ مہذب اللہ وہابی نے علیحدہ موت دیا۔ اسٹیل کے بکشیوں پر قبضہ کر لیا جو کچھ پاپا ملٹ لیا وہ فخر علی شاہ کا ہے۔

ابو الحسن بروہی کی گرفتاری: مہذب الدولہ نے گودا کہیں سے دھوا کی درخواست کی۔ گوہر نہیں نے ابو الحسن بروہی اور عباسیوں کو مل کر مہذب الدولہ کی کمک پر ہونے لیا۔ اس سلسلے نے ان کو بھی کشتی دی۔ ابو الحسن اور عباسیوں کو گرفتار کر لیا۔ پچھروں جہاں کشتی کے باپ نے پچھروں سے کہہ دیا کہ پچھروں کو پچھروں کی جگہ پر لے آؤ۔ ابو الحسن بروہی جہاں سے لے آئے۔ ایک مدت کے بعد باغی ہزار ہا ہمارے لے آئے۔ ابھی کہنا رہا۔

نن والقات سے: جنیل کی جرأت بڑھ گئی، بالی حالت بھی قوی ہو گئی۔ سرہ کی حکومت پر قدم نہ مئے۔ ایک قلعہ نالہ میں مقیم کرایا۔ دوسرا قلعہ شعلی میں عطاری کے متقابل بنوایا۔ بہت سے ٹکس سرفروں کر دیئے۔ چونکہ سلاطین تلخو قیہ با بھی بھڑواں میں جلا تھے۔ اس وجہ سے اعلیٰوں کو دارہ حکومت پہنچ ہو گیا۔ سہارا (مشاہد) پر بھی قبضہ کر کے اپنے مقبوضات میں داخل کرنا۔

انجیل کی واسطہ پر فوج کشی و ہمسایائی علاقہ جو کہ وہ دیکھیں و تحلیل کر دیا واسطہ پر قبضہ کرنے کی ہوس پیدا ہوئی۔ اس واسطہ سے خط و کتابت شروع کی بندہ دیکھ کر کڑی ہنسا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ فوج عرب کر کے اور چلے کشتیوں پر سوار ہو کر اسلامی طرف بڑھا۔ خیرہ بن پر پہنچ کر اہل واسطہ کو خبر ہوا کہ کہنے کا پیام دیا اہل شمر نے انکار کیا جواب دیا۔ تب تحلیل نہ نہرا اہل بیت کے جانب شرقی پر آؤ اور پندرہ روز بعد خیرہ بن اہل شمر نے خدا سے کہجی کر دی وہاں کسی کا علم نہ رہا لیکن

چند روز بعد، جب کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ اپنے گھر کے باہر گئے تو ان کے سامنے ایک عجیب سی چیز نظر آئی۔ وہ ایک بڑا سا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک عجیب سی تصویر تھی۔ وہ تصویر دیکھ کر حیرت منہ ہو گیا۔ وہ تصویر دیکھ کر حیرت منہ ہو گیا۔ وہ تصویر دیکھ کر حیرت منہ ہو گیا۔

[illegible]

امیر ایدہ سید اور سکائیٹس بنیارسالی کی مصالحت
 کے بعد آپ کو یہ قسموں کے لوگ نہ ملے۔ پانچ تھے جن میں علی نقی، احمد علی، دو کھنڈی، دو ہار خاں، دو ان واقعات
 سے اعلیٰ بنا ہوئے، سے عصمت مراد نے یہ خوف معلوم کیا۔ چنانچہ وہ اس بار غلطی کے صحیح پتہ ان کے دروں میں
 مصالحت کی بات فرمادی۔ چنانچہ مراد کو اس کی خبر ہو گئی اور اس میں بھرہ ہوئی۔ مقتدیوں نے اس صورت سے ان کے
 رباب تک کہ حد تک اس حد سے پانچ بنیارسالی جہت میں بھرہ ہو گیا تھا۔ مگر چاہتا تھا کہ صرف یہ طریقے جاری نہ ہیں کہ لکھ
 تے ہیں۔

[illegible][illegible]

مقول جواب نہ دیا۔ جس نتیجے اور سخت گالی دینے لگی۔ اس وقت محمود بن مرزبان یادگار امرا، دیار بکر صوفی ترکمانی کے ہاتھ قہس نے سفر چرک مارا جس سے تہجد کا سر کھل گیا۔ صوفی ترکمانی نے شہر پر قبضہ کر لیا۔

پندرہویں سال پر قبضہ پندرہویں سال میں مرزبان واقعات کی حلاوت ہوئی۔ فوجیں آرمایش کرنے مسلمان پر چڑھا، اس پر قبضہ کر لیا۔ صوفی ترکمانی کو اس کی خبر ملی۔ غصہ سے کایہ لگا۔ طرخی انتقام جرم سے بے تاب ہوئی کہ دیا۔ پندرہویں سال پر قبضہ کر لیا اور موصل پہنچ کر اس کا محاصرہ کر دیا۔ صوفی ترکمانی نے عثمان بن ارتق والی کو بار بار سے بار ہوئی اور غلامی سے قہس کیا۔ عثمان نے فوجیں مارجب کرنے موصل کی جانب کوچ کیا۔ پندرہویں سال پر قبضہ کر لیا۔ صوفی ترکمانی نے عثمان سے کھدنیفا کی طرف کوچ کیا اور پندرہویں سال پر قبضہ کر لیا۔ اہل موصل نے چھ معاہدات موصل پر قبضہ کے بعد صوفی کے قتل کو کرتا کر کے قہس میں کیا اس کے بعد خانہ پر قہس ہو گیا۔ عربوں اور عجموں نے اس کی اجازت قبول نہ لی۔

سلمان بن ارتق کا قلعہ کیخسار قبضہ سلمان بن ارتق نے موصل کے قتل کے بعد قلعہ کیخسار پر قبضہ کر لیا۔ اس زمانہ سے اس قلعہ کی حکومت سلمان بن ارتق کے خاندان میں رہی اس اثنا کہتا ہے کہ اس وقت یعنی ۱۱۵۰ء میں قلعہ کیخسار کی حالت تھی: ابن اثیر اصل بن: اور یہی سلمان بن ارتق ہے۔ واقعہ قلعہ کیخسار۔

پندرہویں سال کا رے پر قبضہ ۱۱۹۵ء میں جنگ چھارم نے بعد سلطان برکیاروق کے محاصرے سے نہ دیا۔ اس میں امیر نیال بن اوشلیکی صافی سلطان محمد کے ساتھ اسبیلان میں قہس سلطان محمد محاصرہ سے نکلا اور امیر نیال نے رے میں سلطان محمد کے نام کا خط لکھا کہ کرنے کی طرف سے رے جانے کی اجازت طلب کی چنانچہ امیر نیال اور اس کا بھائی علی بن اوسر ۱۱۹۵ء میں رے پہنچے۔ واپس دے لے جو برکیاروق کی طرف سے امیر قہس اٹھا تو نیال کی امیر نیال نے رے پر قبضہ کر لیا۔ اہل رے کے ساتھ یہ دینی اور ظلم سے قہس آیا ہوا ان وصول کیے۔ برکیاروق نے امیر برحق بن برحق کو، دور کیخسار اور ۱۱۹۵ء میں امیر نیال سے جنگ کر کے لیے روانہ کیا۔ امیر نیال مقابلہ پر آئے لیکن شکست اٹھا کہ بھاگ نکلا۔ امیر برحق نے رے پر قبضہ کر لیا۔

امیر نیال کی مراجعت بغداد۔ عجمیوں نے شکست کے بعد خود بن جرجہ اس کا درالسلطنت تھا چڑھ گیا اور نیال نے بہار کی ریاست اختیار کیا۔ بہت سے عراقی اٹھا وہ میں سرگئے۔ ساتھ سو بیادول کی جماعت۔ ۱۱۹۵ء انقلاب بغداد چھٹا خلیفہ مستغفر نے دینی اور حکومت کی عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ امیر نیال نے سلطان محمد کی طاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ اس کے بعد امیر نیال ایلیانڈی اور سلمان بن ارتق نے ایک خاص جملہ منعقد کیا۔ سلطان محمد کی حمایت کرنے کا خط لکھا اور سب کے سب امیر محمد بن مزیدہ والی طے کے پاس ملے۔ اس سے بھی ای فرار واد پر حلف لیا۔

امیر نیال کا قتل ۱۱۹۵ء میں۔ امیر نیال نے بادشاہت بغداد پر قدم بجا اپنے کے بعد اہل بغداد سے کمالیہ برحق تہج کر کے کمالیہ حکومت کرنے لگا۔ گورنار بن جرجہ مانے کیے۔ موصل گروں اور دیکھو سوسے ساتھ اہل نیال بغداد تہج کر

تاریخ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۴۰

جانب چلے۔ راستہ میں جس قدر چھوٹے بڑے گاؤں ملے سب کو لوٹ لیا بعد ازیں پہنچ کر دو آفت چھائی کہ تو پہلی بجلی اگر ملتی
جہد بڑھ گئی لوگوں کی کوششیں لڑت اور اپنے مال و اسباب کی سہارا و خوراک ہو گیا۔ ہار و بار بند ہو گیا۔ راستہ چلتا اور خوراک و کتھ
فساد کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایٹھارویں سال اور بیس بن صدق نے رملہ میں قیام اختیار کیا۔ بغداد کے عوام و اہل میں اس سے
برسر یکدہ کے نہیں بے سوچا تھا۔ غایت مستطعم نے قاضی القضاۃ ابوالحسن واسطی اور حاجی ابوالحسن رملہ کو مصدق بنی
مرغ سے پاس بھیجا۔ صلح اور اطاعت کا پناہ دیا۔ مصدق بن مرغ نے یہ شرط عرض کی کہ تو اب مستطعم کو بغداد سے نکال
دیتے۔ ہم آپ کے صلح اور فرمانبرداری میں چنانچہ یہ شرط کے مطابق مخالفت مآب نے مستطعم کو بغداد سے شہر و دیہات کی
جانب نکال دیا۔ مصدق فساد و فساد ہو گیا۔ مصدق طرکوت آیا اور سلطان محمد کا کام خطبہ میں داخل کیا گیا۔

مستطعمین کا واسطہ سے اخراج و مصالحت : مستطعمین بغداد سے کل کر واسطہ پہنچ کر کہا رملہ کے مہم کا غلبہ
پر ہوا۔ اس کے لشکر و اہل نے سوار واسطہ کو خراج کرنا شروع کیا۔ مصدق اور پانچ زنی کو اس کی خبر ہو گئی۔ تو جس طرح کہ
کے مستطعمین کے سر پر پہنچے واسطہ سے بھی نکال دیا گیا۔ مستطعمین نے سوار واسطہ پر حکم بند کر دیا۔ مصدق نے جاہ مانعہ
نہا۔ مستطعمین کے ہر زنی پر ایک نکلے۔ مستطعمین نے مصدق سے ایمان کی درخواست کی مصدق نے ایمان دینے سے انکار کیا۔ احترام
سے پیش آیا۔ مستطعمین نے کہا رملہ کی خدمت میں واپس آ گیا۔ واسطہ میں سلطان محمد کے حکم کا خطبہ پڑھا گیا۔ سلطان محمد کے
نام کے بعد مصدق اور پانچ زنی اور ان کے لوگوں کا نام بھی خطبہ میں تھا۔ ایٹھارویں سال ہجری میں ہوا اور مصدق کی جانب
روانہ ہوا۔ مصدق نے مل پہنچ کر اپنے بیٹے منصور کو ایٹھارویں سال کے مہر اور دو رملہ میں بھیجا۔ غایت مستطعم نے خود مختار کی
درخواست کی۔ غایت مستطعم نے اسے خود والا کی وجہ سے ناراض تھا۔

جنگ جہم پر کہا رملہ کی فتح : سلطان محمد کی طرف سے کچھ اور بلاد اور ان پر امیر غزنوی یا سوار تھا ایک دست فوج اس کی
رکاب میں تھا۔ سوار کچھ میں آؤر باجیان سے دربان تک اس کی حکومت چمکی ہوئی تھی۔ جس وقت سلطان محمد امینان میں
مصور ہوا امیر غزنوی منصور بن نظام الملک اور اس کا برادر زادہ محمد بن سوریہ الملک حاضرہ افغان کے لیے روانہ ہوئے
وہ پہنچ کر کہا رملہ کی فتح کرنے و بے چوہہ دیا۔ امیر غزنوی نے اس پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۶۹۵ھ کا ہے۔

امیر غزنوی یہ خبر پا کر کہ سلطان محمد حاضرہ امینان سے نکل کر آ رہا ہے۔ اسے کوچ کر دیا اور ان میں سلطان
محمد سے ملاقات ہوئی۔ سلطان محمد کے ساتھ امیر خال بن افغان اور اس کا بھائی علی بھی تھا۔ سب نے چوہے آرام لینے کی
فرض سے ہر انداز میں قیام کیا۔ حالانکہ سرخس نہیں ہوئے۔ چنانچہ کہ سلطان محمد سواد کی روانگی کی خبر آ گیا۔ سلطان محمد شیروان
کی جانب روانہ ہوئے کوئی دو قیام کرنا ہوا اور درباریان چھپا سوار و اہل بنی احامیل بن باقری کا پناہ آیا تو آپ میرے پاس

۱۔ کتابت کی نقل ہے تو یہ مرقوم ہے باب کا نام سواد کا تھا۔ مگر تاریخ کا کل ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۴۰۔

۲۔ چنانچہ سوار کے بھائی کا نام سلطان محمد کی فتح کر دلا تھا اور اس کی بھین سلطان محمد کے راج میں تھی۔ اس وجہ سے اس نے
یہ کیا۔ مگر اگر سلطان محمد کو یہ واقعہ نہ پتا تھا۔ مگر باجیان کا ایک حصہ کچھ اس کے بعد میں تھا۔ اس وجہ سے۔

خلفہ رہے جانے کی اہانت حاصل کی پتا نہ چھوڑے جس سلطان برکیاروق کا خطبہ جامع بغداد اور واسطہ میں پڑھا گیا۔

ایلیغازی کی روانگی بغداد اور اجعت: صالحت سے جس ایلیغازی سلطان محمد کا مطیع اور ہوا خواہ تھا۔ صدقہ پس کر کے ایلیغازی نے برکیاروق کے خطبہ کی تحریک کی کہ یہ برا فرشتہ ہو گیا۔ خلافت مآب کو لکھ بھیجا "مجھے صدقہ کی یہ حرکت پسند نہیں آئی۔ میں اسے واپس اٹھاتا ہوں۔" سے باہر نکالنے کے لیے آئے ہوں "اور فرج مرتب کر کے دربار خلافت بغداد پہنچ گیا۔ حرم خلافت کے دروازہ کر زمین پر ہی کی دم اڑا کی: اور غریب بھاد میں شہر ڈال دیا۔ ایلیغازی بغداد چھوڑ کر یسویا چلا گیا اور صدقہ کے پاسی صندوق کا پیام بھیجا اور خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا برکیاروق اور محمد میں مصالحت ہو گئی ہے اور میں یہ امر طے کر گیا ہے کہ بغداد برکیاروق کو دینا چاہئے میں اس کی طرف سے بغداد کا افسر چھوٹ گیا ہوں میرے معقبہ بلا سلطان برکیاروق کی حکومت کے ذرا اثر حضور ہوں ایسی صورت میں کیا یہ ممکن تھا کہ میں برکیاروق کی مخالفت کر سکتا۔" اور صدقہ نے اس خط کو قبول کر لیا اور طرہ اولی آیا۔

بازہ ان افسدہ دعوے میں خلافت مآب نے سلطان برکیاروق "امیر ایاز اور وزیر السلطنت خلیفہ کو خلافت مرحمت کیا اور اجعت اور اجعت کا منصب لیا اور بغداد میں آئے۔ ورنہ بیجانہ رہی ہوتی۔

قریب اور محمد اصفہانی: آپ اوپر چڑھ آئے ہیں کہ سلاطین اسلام کی باہمی خانہ جنگی کی وجہ سے مسیحیوں نے ختم سے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا تھا اور محاکمہ اسلامی پر ان کے راجت لگے ہوئے تھے۔ خزانہ پر ملک شاہ کا قیام قریب اور محمد اصفہانی کر رہا تھا۔ بعد میں سردار کاغادی اور ایتھانی خاتم تھا اپنے ہمراہیوں میں سے محمد اصفہانی نامی ایک شخص کو حرا میں دیا قیام مقام مقرر کر کے کی ضرورت سے کہیں چلا گیا تھا۔ دایم آؤ محمد اصفہانی نے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ بغداد کا صنف بلند کر دیا اہل شہر نے قریب کے ظلم و ستم کی وجہ سے محمد اصفہانی کا ساتھ دینا چاہا۔ محمد اصفہانی نہایت ہوشیار اور چلا پڑا تھا۔ اس نے تمام ترکوں کو حرا سے نکال دیا صرف ایک ترک قیام جاوہی نامی رہ گیا تھا۔ محمد اصفہانی نے اسے اپنے لشکر کا سپہ سالار بنایا اپنے خاص عیسوی میں داخل کر لیا ایک روز موقع پا کر جاوہی نے محمد اصفہانی کو مار ڈالا اور حرا میں پڑا بیٹھ گیا۔

چکر مش اور عثمان کا اتحاد: مسیحیوں کو ان واقعات کی خبر ہو گئی تو انھیں نے گرجا میں پڑا بیٹھ کر کام کر رہا۔ چکر مش اہل آئین اور عثمان وانی کشا (کھٹا) میں سلسلہ جنگ چھڑا ہوا تھا۔ سلطان اپنے برادر زادہ کے لشکر کا مطالبہ کر رہا تھا۔ لیکن ان دونوں اسلامی حکمرانوں نے اس امر کا کہ یہاں ایلا اسلام کو بڑے بڑے جہاد ہے جہاد احسان کر کے باہمی جنگ کو باغیہ طاق رکھ دیا۔ مقام خاوند میں جمع ہوئے اور مسلمانوں کی آمد کا بیڑہ اٹھایا۔ چنانچہ سلطان اور چکر مش اپنی اپنی فوجیں حرب کر کے مسیحیوں سے جنگ کرنے اور حرا کا کامر و اٹھانے کے لیے چلے گئے۔

مسیحیوں کی شکست و پسپائی: عثمان کی رکاب میں سات ہزار ترکائی تھے اور چکر مش کے ساتھ تین ہزار ترک عرب اور کچھ فہر لیج پر مسیحیوں سے ملے بھیجے ہوئے۔ عثمان اور چکر مش کی فوجیں یکدم آپس میں لڑ کر چلے گئیں۔

[illegible]

برکاتِ روقیہ کی وفات سلطان، حکمران، روقیہ اصحاب سے (بہادر شاہ دوم) کے والدین نے۔ بعد ہندوستان کے
جہاں گروہ پہنچا تو مرضی میں اور اسٹان ہو گیا۔ اپنے بیٹے ملک شاہ کو جس کی عمر اس وقت پانچ برس کی تھی اپنا بیٹا ملک شاہ
دی۔ امیر ایچ کو اس کی وزارت کا عہدہ عطا کیا۔ ملک کے تمام فوجی کا دستور اپنا اور اس کے دوست مرزا حسن نے ملک
شاہ کی اطاعت اور ایاز کی وفات کی بدانت کی اور ان سب کو ہندو کی طرف روانہ کیا۔ چنانچہ ہندوستان کے کچھ حصے
تھے۔ مارچ ۱۸۵۸ء کو سلطان نے اپنی حکومت کے بارہ سال چھ مہینے پورے کر کے مغرب فرست دیا۔
امیر ایاز خبر وفات سن کر دہلی آیا۔ اس نے اسٹان میں نہ کہ روقیہ کو دفن کیا۔ اس وقت تھیں تھیں تھیں اور قہر میں تھیں۔
شاہ ایاز وفات سے کچھ ہی عرصے میں ملک شاہ امیر برکات روقیہ کے لیے مہیا کر دیے۔

کے رول نے اپنے زمانہ حکومت میں اس قدر مظاہرہ، مصائب اور جھگڑا دیکھے اور اٹھائے کہ ان سے خوشتر مسلمان حکومتوں میں سے کسی نے نہ دیکھے تھے۔ لیکن جب اس کی حکومت مستقل ہو گئی تو وہ مفاد پرست ہو گیا، چاروں طرف سے غرض بندی سے، کامیاب رہا۔ وہ طے قوسوں کا راجہ بن گیا اور وزیر نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

باب : ۳

سلطان محمد بن ملک شاہ

ملک شاہ بن برکیاروق برکیاروق کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ملک شاہ کے نام کا خطاب بخوار میں پڑھا گیا۔ ایلخان بنی ہمدان تھا۔ بغداد سے برکیاروق کے پاس اصفہان گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہمدان اور آذربائیجان۔ جب برکیاروق کا انتقال ہو گیا تو اس کے بیٹے ملک شاہ اور مصر فیروز کے ساتھ بغداد واپس آئے اور یہاں نظام علی بن عجمی نے قرام جوچی سے ملک شاہ کا استقبال کیا۔ ایلخان بنی ہمدان اور میر طغبرک و دیگر خلافت میں حاضر ہوئے ملک شاہ کے نام کا خطاب پڑھے جانے کی درخواست کی۔ خلافت عاقب نے اجازت مرحمت فرمائی اور اسے وہی خطاب دے دیا جو اس کے دادا ملک شاہ کو دے چکے تھے۔

موصل پر سلطان محمد کا محاصرہ برکیاروق اور محمد نے مسلح اختلاف ہونے کے بعد اپنے اپنے مخصوص علاقوں پر اپنے اپنے نائبوں کو بٹھانے کی غرض سے روانہ کیا تھا۔ آذربائیجان پر محمد نے مصالحت محمد کے صدر میں پڑھا۔ چنانچہ محمد چند روز قرام جوچی میں قیام کر کے آذربائیجان چلا آیا۔ سمرقند ابوالحسن محمد کی طرف سے اصفہان کا حاکم تھا اس نے برکیاروق کی ہارسہ خواہ سے ملاقات کی تھی۔ مصالحت کے بعد اصفہان برکیاروق کے نائب کو روانہ کر کے محمد کی خدمت میں آذربائیجان آیا۔ محمد نے اسے قلعہ انوار میں پھنس کر رکھا۔ ماضی میں محمد کا آذربائیجان میں قیام رہا۔ اس کے بعد موصل پر قبضہ کے واسطے سے براہِ مراجعہ روانہ ہوا۔ چکر کشی کو اس کی خبر ہو گئی۔ ملاقات پر تیار ہو گیا۔ ملاقات موصل کے بنے والوں کو فخر میں ملا لیا۔ شہر پناہ دوست کوئی اور قلعہ بندی کر لی۔ محمد نے موصل کے قریب پہنچ کر چکر کشی کے پاس اس کے حوالے کرنے کا پیام بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ محمد سے اور میرے بھائی برکیاروق سے مصالحت ہو گئی ہے اور میرے ساتھ ناموسل و جزیرہ مجھے ملے گا جس کے ساتھ قرام جوچی برکیاروق کا تختی کا تختی میں کیا اور اس امر کا اقرار دیا گیا کہ میں جسے تمہارے مقبوضہ بلاد پر بحال رکھوں گا۔ چکر کشی نے ایک بھیجی تھی۔ جواباً کہلا بھیجا۔ "سلطان برکیاروق نے مصالحت کے بعد مجھے آپ کے پاس دے کے خلاف نکھا ہے میں آپ کو موصل پر قبضہ نہ دوں گا" محمد کو اس جواب سے قفس آگیا۔ کاسرہ میں قفس کی اعلیٰ موصل بھی رہافت میں تھی اور مستعدی سے تیار آئے چونکہ چکر کشی نے شہر کا انتظام متوال کر لیا تھا اس وجہ سے محصورین کو شہر و خود رانی کی کرائی اور کھیتی باڑی کی تکلیف نہیں ہوئی۔ ہر شے ادا کی تھی۔ مزید برآں

ابو احسان اور بن محمد سلطان محمد کا وزیر تھا جسے سلطان کی درخواست کی تھی اس کے ساتھ سلطان محمد کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلطان محمد نے وزیر کو حکم فرمایا اور بن محمد اس کی ادائیگی کے خواہش کی سب قیوں کو تیار کیا۔ دوسرے دن کاظمی القضا اور مفتی ابو الحجاز کے ہمراہ سلطان محمد کے دربار میں آئے۔ امیر ایاز اور ان کے ہمراہ جو اس کے ساتھ رہے ہیں کی قسم کی آغے اندر دینے کا سلطان محمد سے صاف لہو لٹک کر وہی بات کہنے لگا تو سلطان محمد نے کہا کہ میرا من ہے میں اس کا بپ ہوں امیر نرسل صای و التانیہ نے تو باغی لڑنے کا کیا میرا اس لڑائی میں خود سرخسپ نے صاف لہو لٹکا۔ اسی کے دوسرے دن امیر ایاز دربار نکلی جس کے دھڑ بولہ امیر صدقہ بن سزید بھی پہنچ گئے۔ سلطان محمد ان دونوں کے چہرے کو دیکھ کر آیا پانی آؤ بھرت سے صلابہ یہ واقعہ آفرما و جمادی الاولیٰ ۸۷۰ء میں ہوا۔

امیر ایاز سلطان محمد کے چند دن بعد امیر ایاز نے اپنے وطن ایودر حقیقت کوہ آئین و فر پور میں بھگوان کا مانتا تھا اس سلطان محمد کی دعوت کی جہت و ذرا نہ اسے اور بہت سے شرافت پیش کیے۔ ان میں سے کوئی شخص تھا جسے امیر ایاز نے پوپالک بن بھگوان تک کے ترکہ سے لے لیا تھا۔ سلطان محمد کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے امیر ایاز نے اپنے غلاموں کو زور برق دروازا پر کھڑا کر آت کر جب سے مل گیا تھا۔ ان غلاموں میں ایک شخص ہمارا تھا جس سے یہ لہو لٹک کر گرتے تھے۔ چنانچہ مراوہتی اس شخص کو بھی زورہ پتھر پہن کر دربار سے بہرہ دیا پانچ دن اور چھ چھ دن لڑنے لگے۔ یہ شخص بھاگا۔ امیر ایاز کے غلام تامل بنو۔ تے ہوئے اس کے پیچھے دوڑے۔ یہ شخص سلطان محمد کے ساتھ پیشوا کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ سفائی خدام نے اس کے ہاتھ کو الٹ کر دیکھا تو اسے زورہ پتھر پہنے ہوئے پایا۔ سلطان محمد نے اس سے شہر پیرا سوال سلطان محمد کی خدمت میں عرض کیا سلطان محمد ان کا اپنی نکل مر اس جاکر۔ اسی وقت سے سلطان محمد کے ال میں امیر ایاز کی طرف سے شخص پیرا گیا۔

امیر ایاز کا قتل۔ اسی واقعہ کے چند دن کے بعد سلطان محمد نے اراکین دولت اور سرداران لشکر کو دربار میں بلایا جن میں امیر ایاز بھی تھا اور یہ ظاہر کیا کہ ہر مسلمان بن سلیمان بن قطنش نے ایاز پر ہر جہد کیا ہے۔ اس کے مقابلہ پر کسے بھیجا ہے۔ سب نے والا قاضی امیر ایاز کو بھیجے کی رائے دی امیر ایاز نے گزشتہ کی اس ہم پر ہرے ساتھ امیر صدقہ بن سزید کو بھی روانہ فرمایا۔ سلطان محمد نے حکم فرمایا اور نعم نامہ لکھنے کی غرض سے دونوں امیروں کو لکھ کر اسے سلطان محمد کے پاس لے جانے کی ہدایت کی۔ سلطان محمد نے اس کے ایک گوش میں چند لوگوں کو امیر ایاز کے قتل کی غرض سے چھپا رکھا تھا۔ ان ہی امیروں میں امیر ایاز کی طرف سے لڑا لڑا کہ اس کو امیر ایاز پر ٹوٹ چڑے اور قتل کر ڈالا امیر صدقہ اس منکر کو دیکھ کر حاکم گیا۔ وزیر اس وقت نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال دیا۔ یا زاکرک۔ اس واقعہ کو سن کر نکل پڑا۔ اس کے مکان کو گولت لیا۔ سلطان محمد نے اس کی واقعہ پر اپنی فوج کو مامور کیا۔ بلکہ اس کے بعد سلطان محمد نے قتل ہوئے امیر ایاز کی جانب کوٹھ لیا۔

ابو الحجاز بن قطنش کا قتل۔ امیر ایاز سلطان ملک شاہ کے قاتلوں میں سے تھا۔ سلطان ملک شاہ نے قتل کے بعد ایک امیر کے ہاتھ میں دھنسل دیا اس امیر نے امیر ایاز کو قتل کیا کی طرح دیکھا۔ حکم دیا سپاہ سے واقف اور

میں یا قرقی کو ایک چیز لگا جس کے صدمہ سے وہ مر گیا پھر شہر اسے مقولہ: "یک روز چڑا۔"

سلمان اور چکر مشن میں مصالحت: یا قرقی کی زوجہ اس کے بچا عثمان کی بڑی قسمی اپنے شوہر کے ارادے جانے پر اپنے باپ سلمان کے پاس چلی گئی اور اس کے قمار واقعات سنانے لگا تو اس نے اسے شوہر کا بد چلنے کے لیے ایک کمزری کہانی سنائی جس میں اس کے ہمراہ مسکینوں کی طرف چلا چکر مشن کو اس کی خبر ہوئی "تھرا" یہ مصالحت کا پیام بھیجا اور بہت سہ مال اور دو ہیروے کر عثمان کو راضی کر لیا۔ عثمان لوٹ آیا۔

سلمان کا قلعہ مار دین پر قبضہ: قلعہ مار دین میں یا قرقی کے بعد اس کا بھائی "علی" چکر مشن کی حکومت کے ذریعہ سیکرانی کرنے لگا۔ علی کی ضرورت سے نہیں چلا گیا تھا۔ یہی کی خبر حاضر کی کہ زمانہ محمد بن کے عجب نے سلمان کو یہ کہہ بھیجا کہ تمہارا بھتیجا "علی" قلعہ مار دین پر چکر مشن کو روکنا چاہتا ہے سلمان یہ سن کر سخت برا فردوس ہوا علی واپس نہ ہونے پایا تھا کہ سلمان نے۔ روین پر پہنچی کہ قلعہ کر لیا اور یوں قلعہ مار دین اپنے بھتیجا "علی" کو کوہ جو رہتا ہے لیا اس زمانہ سے قلعہ مار دین عثمان کے قبضہ میں آ گیا۔ قلعہ بھٹا تو پہلے ہی سے قبضہ میں تھا۔ مسکینوں کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں لے لیا۔

عثمان بن ارقم کی وفات: اس کے بعد خلیفہ بن عبداللہ بن عمر اسی طرح اس نے بیسیا بیویوں کے مقابلہ میں عثمان بن ارقم سے اہم کی اور خوست کی خیر الملک خلیفہ عبید بن مسر کا ایک گورنر تھا لیکن اس کی کڑوری کی وجہ سے وہ مقام خوران بن بیلا قلعہ۔ جزیہوں نے سہ ماہی شام پر کاغذ دینے کے بعد طرا، جس کی طرف قلعہ بڑھایا۔ خیر الملک نے عثمان کو ۸۸ روپیہ میں اپنی اہل و عیال بھجوا دیا۔ اسی آپ اور بڑھ آئے جس نے عثمان نے اہل و عیال کو دے دیا۔ خیر الملک کی تیار کی میں مصروف ہوا۔ اس نے میں طلحہ بن ابی واثق کا (یہ تاج احمد بن قیس کا خاتم اور آؤ اور عثمان تھا) علی کا خط پہنچا۔ یہ لکھا تھا "میں عرض ہوں زمین کی کوئی امید نہیں ہے جس نہ دہلے نہیں ہو مشن آ جاؤ دنیا نہ ہو کہ میں مر جاؤں اور عیدنی دشمن پر تو نہیں ہو چاکیں"۔ سلمان نے یہ سنا چڑھ کر نہ بہت غصہ سے پہلے طرا ہی بھر دشمن کے ارادے سے کوئی کیا۔ رفتہ رفتہ قریشی پہنچے اس وقت طلحہ بن ابی واثق کو کہا تھا۔ عثمان کی علی پر نشانہ ہوا۔ خیر الملک اپنے شیردہ سے عثمان کو واپس کرنے کا مشورہ کر رہا تھا کہ عثمان نے قریشی میں پہنچ کر پیام واصل کر دیا کہ ایک نہ کر دینا اس کو چ کر لیا تھا بہت تھکا ہوا تھا۔ اس پر۔

جس وقت عثمان قریشی میں ملے پڑا اور اس کے ہمراہیوں نے اس کے سرے کا بھین کر لیا۔ قلعہ کی جانب واپس جانے کی راہ سے وہی عثمان نے جواب دیا "میں اب واپس نہ جاؤں گا میں جیسا بیویوں پر جہاد کرنے کی غرض سے نکلا ہوں اس میں ہر حال میں مجھے شہید ہونا واجب ملے گا۔"

مسکین کی بنیاد و اگر قمار: مسکین بن یروش بن ابی اسحاق (سلمان کے بڑے اور محمد بن ابی اسحاق) نے عثمان میں تھا۔ اتفاق سے کچھ ایسا ہوا کہ سلطان محمد سے اس کے تعلقات قلم ہو گئے۔ خود بخود اس کا خیال پیدا ہوا "اسلمانیان سے نہاد آ یا اور خود بخود حکومت کا اعلان کر دیا۔ اس نے اس کے حکمرانان خورستان کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا پیام بھیجا۔ سلطان محمد کو اس کی اطلاع ہوئی۔ یحییٰ بن حسن کو گرفتار کر لیا۔ دیکھنے سے پہلے ہاتھوں کو لٹکے بھیجا کہ "جس طرح تمہیں دو مسکینوں کو گرفتار کر کے

کے سلطان محمد کے حوالہ کردہ روایت خیر نہیں ہے۔ اسی پر امراء کی برکت نے گھمسن کے پاس انصاف اور باہر زامی سے اظہار کا خلد رواں کیا۔ غورستان میں لایا گیا جوں ہی منکریں غورستان میں وارد ہوا امراء کی برکت نے گرفتار کر کے سلطان محمد کے پاس بھیج دیا۔ سلطان محمد نے اسے اصفہان میں اپنے بہادران کے ساتھ قید کر دیا اور بھیج دیا۔ یہی کوئی سے رہا کرتے اس کے بعد یہ دعویٰ کیا کہ شہر ساہوگر غورستان وغیرہ میں اندازاً ۱۰۰۰ امراء کی برکت نے قبضہ میں لے لیا۔ سلطان محمد نے ان حالات کوئی نہ سن سے لے لیا اور ان کی جگہ غورستان میں کیا اور اس طرف سے انہیں نکالی کر دیور کے قریب بھیج دیا۔

غیر الملک بن نظام الملک کا واقعہ: آپ اپنی پچھلے ہیں کہ غیر الملک بن محمد الملک ساہوگر اور انصاف کا وزیر تھا۔ کسی امر پر ناراض ہو کر کشتی سے نظام الملک وکیل میں آیا۔ سب سلطان پر اپنا رشتہ کے پیش کو بھست دی تو برنیا، دکن نے غیر الملک کو قید سے رہا کر دیا۔

غیر الملک کا بھائی سید الملک پر کیا رشتہ کا وزیر تھا۔ محمد الملک لہارستانی کی سنی و شورش سے ملوث ہو کر برنیا دکن کے قلعہ میں وزارت غیر الملک کو دے گیا۔ چند روز بعد غیر الملک عہدہ وزارت سے مستعفی ہو کر سلطان محمد بن ملک شہزادہ کی خدمت میں فرامان چلا گیا۔ سلطان محمد نے اس کی قدر و قدر کی اور اپنی وزارت کا عہدہ چھوڑ دیا۔ پانچویں صدی کے آخر میں ایک باغی فرامان صورت بنائے ہوئے تھے اور ان وزارت کے دوران سے یہ حاضر ہوا۔ غیر الملک نے قریب دسویں قریب سے باغی و اپنے پاس ڈال دیا۔ غرض کے کر پڑنے کا۔ باغی کو سزا مل گیا۔ یہی غیر الملک نے قریب ۱۰۰۰ کرم و توڑ دی۔ باغی گرفتار کر لیا گیا۔ سلطان محمد کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ باغی نے چند آدمیوں کے ساتھ اپنے آپ کو بھست دیا۔ غیر الملک کے قتل پر جو کچھ خزانہ کی گھنٹی شہادت تھی اور بعد یہ تھا کہ وہ ایک بھی غیر الملک کے خون کے پڑنے کے قتل کے پانچویں صدی کا چھٹا سال تھا۔

جہاں کی ستاد کی گورنری: جہاں کی ستاد اور غورستان اور قاری کے دیہاتی شہروں پر قابض ہو گیا تھا۔ متعدد قلعے غیر کر کے ان کے شہروں کی شہر چاہا۔ انہیں تھوڑے دن بعد دیا پھر واکم کر کے گا۔ اس وقت سلطان محمد مستحق غور سے نکلتے کر کے گا اس وقت جہاں کی سلطان محمد سے نظریہ پر اس سلطان محمد نے سید سودھو دین کو وکیلین کو جہاں کے وزیر کرنے پر مامور کیا جہاں کے قلعہ بندی کر لی۔ سید سودھو دین انہیں سب سے تھوڑے دن جہاں کے سلطان محمد نے پاس کیا۔ سید سودھو دین کو وکیل اور جگہ سے حکومت کی اطلاع نہ کروں گا اگر حضور کی کسی دوسرے امیر کو بھیج دے گا تو میں قلعہ کا دروازہ کھول دوں گا۔ جو وقت قبولی کر لوں گا سلطان محمد نے اپنی گھنٹی دوسرے امیر کو دے دی اور اسے جہاں کے پاس بھیجا۔ جہاں کے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور سلطان محمد کے پاس اصفہان میں چر گیا۔ سلطان محمد نے نہایت عزت و احترام سے ملاقات کی۔ عساکر اسلامیہ کا سپہ سالار جا کر بھیجا۔ اس سے نہ بھی جنگ کرنے اور بلا ملامت واپس لینے کی غرض سے شہر کی طرف روانہ کیا۔ چونکہ چکر مشہور دی وکیل نے مایہ دار کر دیا تھا اور اس وجہ سے سلطان محمد نے مامور دے کر دیا۔ جہاں کی حکومت بھی جہاں کی حکومت قرار دی۔

قلاؤروسی کا قبول اسلام۔ کچھ ارسلان کے ہمراہ جوانی میں سے امیر ابراہیم بن یحییٰ ترکمانی دہلی آئے اور محمد بن یحییٰ ترکمانی دہلی گھوڑا یا (قرضت) کا بڑے قرضہ دیتے کے ساتھ ذکر و مناسب ہے۔ ابراہیم بن یحییٰ کو آمد کی خدمت پر پیش آمدہ دہلی نے سامور کیا تھا اس زمانہ سے آمدہ اسی کے قبضہ میں رہا۔ محمد بن یحییٰ کا قبضہ گھوڑا یا پر اس طرح سے ہوا کہ قلاؤروسی ترکمانان بادشاہ و دوم محمد یازدہار با اور لٹا کیہ کا ملک تھا۔ جب بلخان بن قنقش (کچھ ارسلان کا باپ تھا) نے اٹلانیک کو قلاؤروسی روٹی سے لے آیا اور قنقرہ الدوس بن محمد نے دیاؤجر پر قبضہ کر لیا تو قلاؤروسی روٹی کو زور پر کیا۔ قلاؤروسی کو رسد و تلہ پائی کا آخری جتن کو موقع میں گیا۔ قلاؤروسی کو قلاؤروسی سے چھین لیا۔ مرنے والا قلاؤروسی کے قبضہ میں رہ گیا۔ اس کے بعد قلاؤروسی سلطان ملک شاہ کے دست مبارک پر اسلام لایا۔ سلطان ملک شاہ نے اسے ابراہیم کی حکومت پر بحال رکھا۔

جاوہلی کا محاصرہ و فتح۔ آپ کو دو سالہ کدھر وقت قیام ارسلان، نصیر بن یحییٰ قاسمی وقت حاوی نے موصل سے منہارا وراثت اختیار کیا تھا۔ چرخار سے ملک رضوان کا قلاؤروسی کو ہندوئی طرفہ روان ہو گیا تھا۔ چنانچہ کوئی قیام کرتا ہوا آفرام رضوان سے محاصرہ میں رہ رہا اور نہ صبر کر لیا اس دوران وجہ میں خوشیاں میں سے محمد بن سہان نامی ایک شخص حکومت کر رہا تھا۔ محمد بن سہان کو حکومت وجہ پر عہد و حقانے سامور کر لیا تھا۔ ملک دقاق کے مرنے پر خود سر حاکم بن گیا۔ حکمرانان دہلی کی اجازت ترک کر کے کچھ ارسلان کا مصلح ہو گیا تھا اور اسی کے ام کا خطبہ پڑھتا تھا۔ جاوہلی نے جب اس کا محاصرہ کیا تو ملک رضوان کوٹلی کا تھ گھوڑا یا پر شرط کی کہ وہ کوٹلی کے دھب کو فتح کرتے کے بعد یہاں سے لے کر انصاف کی پے گئے ملک رضوان اس تحریر کے مطابق محاصرہ و وجہ پر آگیا اور شریک محاصرہ ہوا۔ شہر پڑھ کے کا فکوس میں سے ایک گروہ نے جاوہلی سے سازش کر لی۔ حسب قرارداد نصف شہر میں دروازہ کھول دیا۔ جاوہلی اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا اور اسی پر قبضہ کر لیا۔ محمد سہان نے چرخار و دیگر رعایت قبول کر لی اور اس کے ساتھ یہاں سے لے کر انصاف کے لیے روانہ کیا۔

جاوہلی کا موصل پر قبضہ۔ کچھ ارسلان نے موصل پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے بیٹے ملک شاہ کو جس کی عمر گیارہ سال کی تھی حکومت موصل پر سامور کیا۔ محنت و اتمام کی غرض سے ایک فوج بھیجی دہلی اور ایک امیر قوام دہلی کے لیے اٹھرا تالیق بھیجیں کیا۔ اس کے بعد جاوہلی سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ لیکن جاوہلی کی فوجی قوت سے کچھ ارسلان کے ہمراہی متاثر ہو گئے۔ ابراہیم بن یحییٰ کا زور سے اپنے وزیر حکومت آدلوٹ آیا۔ کچھ ارسلان نے اپنے دار الحکومت سے حری فوجیں طلب کیں۔ جاوہلی نے کچھ ارسلان کی فوج کی کی کہ اس سے لڑائی چھڑائی۔ دواڑہ دھوڑتے ہوئے دہلی میں پہنچا۔ کاردار کریم ہوا۔ کچھ ارسلان کی فوج میدان جنگ سے ہٹا کر کڑی ہوئی۔ جاوہلی نے موصل میں داخل ہو کر اپنے حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ سلطان محمد نے کا خطبہ پڑھا کہ چرخار بن محمد بن یحییٰ کو گرفتار کر کے جوئے اصول کیا۔

جاوہلی کا محاصرہ جزیرہ۔ اس کامیابی کے بعد جاوہلی نے جزیرہ کی طرف تہہ نہ کیا۔ یحییٰ بن یحییٰ کو قلاؤروسی سے ملایا۔ دہلی کے باپ کے بہت سے نکلا ہر روٹی کرنے کو تیار تھے۔ ایک دست تک جاوہلی محاصرہ کیے۔ دہلی فر

سلطنت پر اسے قبضہ حاصل ہو رہا تھا۔ اس نے شرف الدہلی بن اور اعظم کو طرہیں کاواٹی حشر کر کے روانہ کیا۔ غلامانہالی
لہذا رو بہت سا حساب اس کے سر اڑا کر دیا۔ شرف الدہلی نے طرہیں کاواٹی کر کے غلامانہالی کے اکل و حمال اور دواغہ ہوں
کو گرفتار کر کے ان کے مال و ذخائر کو ضبط کیا اور سب کو کشتیوں پر بار کر کے مصر روانہ کر دیا۔

جاولی کی سرکشی جہانگیر کا قبیلا اور ان کا پھر مشی سے موصل کے لیے روانہ دونوں کے اس کے قہوں
جاک ہوئے کے واقعہ ہم کو یاد رکھ آئے ہیں ان دونوں کے بارے جانے سے جاولی کی حکومت موصل پر مستقل ہو گئی
چونکہ سلطان محمد نے جاولی کو ان پاد کی حکومت بھی دے دی تھی جسے اس نے بڑا رقیب بن کر لیا تھا۔ یا اس کے فتح کر کے اس کو
سے اس کا وازہ حکومت دے دیا۔ قریح کی بھی ایک کافی تعداد جمع ہو گئی۔ غرض یہ بھی کچھ تھا پھر کیا تھا جاولی کا وازہ پھر گیا
سلطان محمد کو جو کچھ سالانہ دیا کرتا تھا پھر کر دیا اس پر طرہ یہ ہوا کہ سلطان نے اسے جنگ صدد کے لیے بے بسیجاہد کر دیا۔
اسے پھر یہ سچہ کی کہ سلطان محمد کے خلاف ملحد سے سازش کر لی اور اس کے ساتھ ہو کر سلطان سے لڑنے کے لیے آواز
ہو گیا۔

امیر مودود کا موصل پر قبضہ جس وقت سلطان محمد کو صبح صدد سے فراغت ہوئی امیر مودود جو جاولی کا وازہ تھا
نے کرا و موصل کی سند حکومت حاصل کر کے جاولی کی سرکشی کے لیے روانہ کیا۔ مودود اس برقی شہنشاہ قلعہ آق قسطنطنیہ
بنی صہیل بن ابی اسحاق کو دی اور ہوا لہجھا۔ ان دنوں کو امیر مودود کی مدد پر ماسور کیا۔ مودود شہنشاہ قلعہ آق قسطنطنیہ
کے باہر پہنچا۔ جاولی نے لڑائی کی پوری تیاری کی تھی شہر پناہ پر پھر پڑی مقرر کر دی تھی مودود شہر کو جن سے خطرہ
تھوڑا ہوا قلعہ کو دیا تھا۔ شہر میں اپنی بڑی دختر برقی کو پھر دوسرے آدروں کی بحیثیت سے پھر آکر شہر پہنچا دیا۔ اس کی
نہی بھی نہایت مدد اور ہوشیار بھی اس نے تھی بہت سے لوگوں سے تارا ان اوصوں کیا احتمال و اجرات سے متاثر ہو کر
وہی ماسوروں کی ہاں لگائے بھی گئی تھی اسے شہر مودود کا دورہ کیا۔ چونکہ جاولی کی بڑی کی خدمت ماسوری دور نظر سے
اسی شہر کا کیا کر کے خود اس کی فوج والے بھی نکلے اور جہاں ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے بعض کاٹھنیں شہر پناہ نے امیر مودود
سے سازش کر کے وازہ کو کھلی دیا۔ امیر مودود اپنی فوج کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا۔ وجہ جاولی نے قلعہ کا دروازہ بند کر
لیا آٹھ روز تک کھد کھین رہی۔ نویں روز امیر مودود نے امان حاصل کر کے اپنے بھائی یوسف بن برقی کے پاس چھٹی گئی
مال و اسباب لے کر چلی گئی امیر مودود نے موصل اور اس کے تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

جاولی اور ایلیخان زکی جاولی نے موصل سے روانہ ہونے کے وقت قلعہ کو ساتھ لیا یہ قلعہ دلی ہے جس کو عثمان نے
مگر توڑ کر پناہ اور پھر شہر نے سلطان سے لے لیا تھا انھیں دیکھا ایلیخان زکی بن اوزی والی نصیحت سے سلطان محمد کے مقابلہ پر
اس کی درخواست کی ایلیخان زکی نے ان کی جواب دیا اور اپنے بچے کو فوج کے ساتھ نصیحت میں چھوڑ کر اردن کی طرف
روانہ ہو گئے۔ جاولی کو اس کی خبر کئی تھی وہ بھی ایلیخان زکی کے پیچھے پیچھے چلا اردن میں پہنچ کر تین نما ایلیخان زکی کے پاس گیا
چھوڑا ایلیخان زکی نے جاولی کی سواقت کی اور اس کے ہمراہ نصیحت آیا۔ نصیحت سے روانہ ہو کر کھانا کھا کر صبر کر دیا۔ اہل
شہر نے شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا مقابلہ نہیں گئے اس کے بعد ایک روز ایلیخان زکی کو موقع مل گیا جاولی ماسورہ شہر پر چھوڑ

ہندوؤں میں ایک اور مذہب بھی تھا جس کا نام سماجی تھا۔ اس کی طرف سے بھی کئی کئی لوگوں نے سماجیوں سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا تھا۔ سماجیوں میں سے کئی لوگوں نے سماجیوں سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا تھا۔ سماجیوں میں سے کئی لوگوں نے سماجیوں سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لیا تھا۔

محاصرہ دکن یا شہر مساکر کا نام ہے۔ اس نے ایک بار کاما سے دکن سے نکلنے کی کوشش کی۔ اس نے کہا میں محاصرہ کی طرف سے اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔

بھیس محل کی بنیاد اس کا نام ہے۔ یہ پیش قدمی اور اجہوتہ کی روایتوں کے خلاف تھا۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔

امیر محمود کا نام ہے۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔

مصر کے طریقے یہ کتاب ہے۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علاقے میں قوت نہ رکھتی تھی۔

[illegible]

منظوم برقیہ کے نچے حکام پڑھ رہے تھے۔ مولانا بن مسعود بن برقی نے اپنے پاس سے خط لکھ کر انھوں کے پاس توجہ مبطلین لکھا۔

[illegible]

امیر منکبر سی: چونکہ امیر منکبر سی نے حکم مسعودی اس سے جس کا نام ہر جہاں قاضی کر لیا تھا اس وجہ سے حکم مسعود پر امیر منکبر سی کا اثر زیادہ تھا اور اسی کے دستور سے حکم مسعود تمام کام انجام دیتا تھا۔ امیر منکبر سی نے بغداد اولیٰ پولیس اسٹریٹ پر مقرر ہونے کے بعد علیا کے مالی عمارت پر دستہ دراز بنی شروع کر دی۔ عظمیٰ حسن بن کوثری مد باقی خدمت۔ ان عمارت کی غیر سلطان محمود کے کانوں تک پہنچی۔ بھی کافر مان لیا۔ امیر منکبر سی علیہ واولاد کے تہہ دم۔ باقاعدہ منکبر سی نے اہل بغداد کے خوف سے بنوا کر چھوڑ دی۔ دینے بہت وحقانی دہم۔

ملک طغرل بن سلطان محمد : ملک طغرل بن سلطان محمد اپنے باپ کی وفات کے وقت قلعہ سرجھان میں مقیم تھا۔ ۵۵۵ھ میں اس نے باپ کے سادہ گاہ و اور نہجھان جاگیر میں آقا خاں اور میر شیخ کیمر کو اس کا نائب (نائب) مقرر کیا تھا۔ امیر شیرگیر علی صاحب جس نے اسامیہ کے قلعوں کو محاصرہ کیا تھا چھ ماہ بعد کے حالات میں بیان کیا جا چکا کہ ملک طغرل کی عمر اس وقت دس برس تھی سلطان محمود نے تخت شہسوہ پر ہشمن جوئے کے بعد محمد بنی (نصرتی) کو اپنے نائبی (ملک طغرل) کا نائب اور اس کی حکومت کا وزیر اور شہنشاہ مقرر کر کے روانہ کیا اور یہ بدایت کرتا کہ میری قدر جلد ممکن ہو ملک طغرل کو شاہی دربار میں لے آئے۔

ملک منظر کی بغاوت چونکہ امیر کسہ کی کا دل حاکمان مجبور کی صورت سے عاف نہ تھا۔ چنانچہ ہی ملک منظر کو بغاوت پر ابھار دیا اور شاہی دربار میں منظر کی روئے دیا۔ پھر ملتان کو انک تھیلے۔ سلطان مجبور نے تائب کلوب کے خیال سے صلح کا خاکہ ابھریں زیادہ دینا۔ سرانجام قدر و ان کیے اور جاگیر میں دینے کا وعدہ لیا۔ لیکن اس پر بھی ملک منظر کا دل اپنے بھائی کی خدمت میں حاضر ہونے پر مائل نہ ہوا۔ امیر کسہ کی سننے پر اب اس میں مریدانہ خیال رکھ کر دیکھ کر ان کی شاہی

کے لیے تیار ہوں ان احوال سے غرض یہ تھی کہ دونوں بھائیوں (ملک مسعود اور سلطان محمود) میں بھگڑاچہ پانے لڑائی کا نتیجہ نہ ہو کہ کسی کی تہہ و تربت نہ ہو جائے جیسا کہ نہ کہ بروقی اور سلطان محمد کی لڑائی کے زمانہ میں اس کے باپ محمد کا باہر جال بچا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کا گناہ بھلے کی خیر خواہی اور دل پرستی کو بروقی کو قاتل کے خوف سے سزا دینے کے پاس چلا گیا۔ سلطان محمود نے فزیت اور قزاقوں سے خیر امانت راہروائی کی۔

وزیر ابو علی کی معزولی۔ اس نے بعد از دوا شعلیل یا حسین بن علی انصاری طبرانی ملک مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دوا شعلیل کا لڑاکا ہونا یہ نہیں دیکھا ابو شعلیل ملک مسعود کا طہرانہ میں تھا۔ اس نے ملک مسعود نے وزیر و سلاطنت ابو علی بن عمارانی طہرانہ کی معزول کر کے اسٹار و ہوا میں گولہ باز کرتے ہوئے وزیر و ہوا کے والدہ ۱۰۱۲ھ میں چکا ہے۔

جنگ سلطان محمود و ملک مسعود۔ اسٹار و ہوا شعلیل نے دیکھا کہ قزاق کی تائید شروع ہوئی۔ تب وہ سلاطنت حاصل کرنے کی ترقیب دینے لگا۔ چنانچہ ایک قبل مدت میں ملک مسعود کو اس کے بھائی سلطان محمود کی مخالفت پر ابھار دیا۔ سلطان محمود اس کی اطلاع دے کر اسے لکھ بھجوا کر خیمہ جہتی طہرانہ دفرانہ بارہی میں دے کے تو میں جاگیر میں روانہ کیا۔ قزاقوں سے منسوب ہوا حاذی گا۔ قزاقوں سے ساتھ حسن سوک سے چلی آگیا اور آگر کسی نے کہے تھے تو فزیت کر دے تو یا۔ دیکھ کر قزاقوں سے ساتھ دہی پڑا کیا گیا کہ جو ایک دھڑے کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ملک مسعود کے کان پر بول نہ دیا۔ لیکن اسٹار و ہوا نے سلطان کے خطاب سے غائب کیا۔ یہ وقت فزیت پہنچ گیا۔ اس نے اپنے قاتلوں نے یہی پرانہ نہیں کیا بلکہ سلطان محمود کی بھگڑائی کی کہ اسٹار و ہوا کے ملک مسعود کو سلطان محمود پر غصہ کرنے پر تیار کر دیا۔ چنانچہ مسعود چند روز قزاقوں کے کراہنے پر دلی سلاطنت محمود سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ مدت مقررہ سترہ یا دوا شعلیل کا دلی سلاطنت کو دونوں بھائیوں کا مقابلہ ہوا۔ سلطان محمود اسے قہر سے پیش پر جسم اللہ و ہر جہتی تھا۔ جس کے شام تک نہایت تھی۔ اس نے خزانہ ہوتی رہی۔ باقی خیمہ احمد و ہر جہتی نے ملک مسعود سے لشکر کو شکست دی۔ بعد ازاں لشکر کو ایک کرور قزاقوں کو لیا گیا۔ ان میں اسٹار و ہوا شعلیل وزیر و سلاطنت بھی تھا۔ اسے پانچ لاکھ سہاں محمود کے۔ اسے چھ لاکھ کیا گیا۔ سلاطنت محمود نے کہا کہ اس کی یہ اسٹار و ہوا اور احمد محمد پر فزیت ہو چکا ہے اسے بارہ لاکھ سے سبکدوش کر دیا۔ چنانچہ اپنی وزارت کے ایک سال کے بعد اسے لکھ کر لیا گیا۔

اسٹار و ہوا شعلیل اپنی اور احمد کا فتنی اور زور تھا۔ یہ پانچ لاکھ سے تھی تھی۔ اس فتنہ میں اس کی بہت سی مساعرت تھیں۔ چنانچہ (جو فتنہ ہو نہیں سکتا)

سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت۔ ملک مسعود شکست کے بعد ایک ہی دن چلا گیا۔ جو یہ اس جنگ سے بارہ لاکھ سے فاصلہ پر تھا۔ وہیں دوا ہوی ہو گیا تمام خیمہ و ہر داران لشکر مسعود کے پاس چلے گئے۔ چنانچہ یہاں سے یہاں آئے۔ یہی سلطان محمود نے مدت میں صلح اور امن کا یہ بھیجا سلطان محمود نے اسے مسکرت برقی کو امان دیا۔ دیکھ کر ملک

۱۰۸۱ھ میں اسٹار و ہوا شعلیل نے اسے کیم سے پانچ لاکھ دیا۔ سلاطنت اور سلاطنت کے ساتھ یہ مسعود نے قزاقوں میں غور کیا جاتا ہے۔

چونکہ ایک کی اطلاع تھی کہ سرحد سے فرار ہو کر موصل پہنچا، موصل کے قریب وجہ سے دھواؤں کا جمع ہونا
 فوجیں فراہم نہیں کیں جب اسے یہ خبر ملی کہ وہیں بیڑے میں بمبارت ہو چکی اور سلطان محمود نے انہیں اطلاع دی کہ وہ وہاں سے فرار
 آتا تو یہ خیال کرنے کہ آپ میں موجود حالت پر نہیں رہ سکتا، حکماً دیکھنے سے یہاں سے ناپ کی طرف روانہ ہوا اور دیکھا کہ
 عیسائی سے سفاقت ملے کہ اسے سلطان محمود کے خدمت میں ہوا مگر سلطان محمود نے اسے تائب و تائب اور عسکری
 اطلاع سے ڈھکے مارا۔

اگر شکست کی خبر دیکھیں کہ وہ حق میں یقینی ثابت ہو کر باطل و شر میں انھیں قہر غلبہ کا چارہ دے گا۔ یہاں قہر قہر بات
اب ہرگز کوہِ ایران کی ہے۔ سلطان کوہِ ایران نے اپنے انھوں سے باطل و شر کے لیے عذر لیکن دیکھئے کہ کوئی عذر بخدا۔

[illegible]

۱۰۰ میں سلطان محمود نے وہ طاہرہ اس کے صوبہ کی حکومت بھی آفسندہ برقی کو مقرر کر کے عاقبت کا پولیس افسر مقرر کیا اور قسطنطنیہ کے والدین کی نقل و حرکت کو اس پر قید کیا اور اس طرف سے عالم تہذیب و ادب کے مسائل سے آگاہ رہا۔

ہیں آج جب نصیبی ادا شہل قلاں میں سرگرمی آقستہ ارجمی والی مراد کو کشیدی کی سہکت کی خبر سن کر کہہ رہے تھے کہ کاش کاش
 واکس گیر ہوا ملک غفلت کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان محمود کی جگہ پر ابھارنا شروع کیا۔ پتا چلے کہ غفلت آقستہ
 اور کسی کے ہر کام پر اندھ کی جانب روانہ ہوا اور کھل چکا۔ مل اور کھل نے شیریں دامن ہونے سے روک دیا۔ شیریناہ کے
 اور اسے بند کر دیے۔ ۲۰ چاندی کی طرف کوئی کہتا تھا جو پہنچ کر یہ خبر سننے میں آئی کہ سلطان محمود نے امیر شیخ کی جگہ
 آذر باختران روانہ کیا ہے اور اس طلاق کی سند حکومت عطا کی ہے اور امیر شیخ کی جگہ کوئی قیام کرتا ہوا ایک بڑے لشکر
 انہری کے ساتھ مراۓ پہنچ گیا۔ ملک غفلت نے ہوئی جاتے رہے۔ حمزہ سے (فرخ) کی جانب کوچ کر دیا۔ جو سے بہت
 ہو گئے۔ اپنے خیالات کی جانب سے شک و شبہ میں پڑ گیا۔ امیر شیرگیر کے پاس کو محد بھیجا اور نہ وہ اتنی دیر دوست کی۔

امیر شیرگیر کی گرفتاری و رہائی۔ امیر شیرگیر بعد حکومت سلطان محمود میں ملک غفلت کا نائب قاسمہ دی (کشانی)
 ایک نے سلطان محمود کے انتقال کے بعد امیر شیرگیر کو گرفتار کر لیا تھا۔ سلطان محمود نے اسے قیدت تجات دی۔ امیر شیرگیر
 قید سے رہ کر اپنے مقبرہ جہاد امیر اور زبان چلا آیا۔ امیر شیرگیر نے ملک غفلت کے کہہ کر اب مرادقت میں رہا اور
 اس کے ساتھ ساتھ امیر کی طرف چلا۔ لیکن ان دونوں کا جو قصد واردہ تھا پورا نہ ہوا اور آئین دوست نے اتفاق ہو کر
 سلطان محمود کی خدمت میں تدبیرت نامہ روانہ کیا اور ملک غفلت نے سلطان محمود کی اطاعت قبول کر لی۔ بدحوالی فتح ہو گئی اور
 قندھار فتح ہو گیا۔

وزیر شمس الملک کا قتل۔ وزیر سلطنت شمس الملک بن نظام الملک کی قدر و خیرات سلطان محمود کی آنکھوں میں بے حد
 ہو گئی تھی اس وجہ سے اراکین دولت محمودی بیٹھ نکلے بھانے میں لگے رہے تھے۔ اتفاق یہ کہ شمس الملک کے چچا زاد
 بھائی شہاب شاہ قادیان وزیر سلطان بلگرام تھا۔ سلطان محمود نے اس کی خدمت میں عرض کی کہ وہ وزارت عہد کیا نہ حکام
 الملک کے قہر و ان کا پانی نہیں تھا۔ اب ظاہر نے شمس الملک وزیر سلطنت کی مخالفت پر سلطان محمود کو کہہ سن کر ابھار دیا۔
 سلطان محمود نے سلطان محمود کو وزیر سلطنت شمس الملک کو برقی کرنے کا حکم بھیج دیا۔ سلطان محمود نے اسے گرفتار کر کے
 قلعہ کے کواڑے زردیاں خٹایک نے قندھار میں قید کر دیا اور چند روز بعد وہ اتلا۔

معتز وزیر شمس الملک کا بھائی نظام الدین احمد خلیفہ مسعود بادشاہ ہوا اس کا وزیر تھا۔ خلیفہ مسعود نے شمس الملک کی
 معزولی کی خبر پائی کہ نظام الدین احمد معزول کر کے جلال الدین ابوالفیاضی صمدی کو جہاد وزیرت عطا کیا۔

گرج اور قلاں کی جنگ۔ گرج اور قلاں ایک ایک وچھڑا ہوا ہے اور شہر و دیہات کا سلطان محمود کی ہر کام میں
 لڑائی صورت بنا کے حاضر ہوا کرتے تھے سلطان محمود کی طرف سے قلاں کی اور حمایت وادہ کا خواجگار ہوا۔ سلطان محمود نے
 آرمین کر کے ان کی اہل اور پڑوانہ ہوا۔ گرج کے لشکر کے قریب پہنچا۔ لشکر گرج کی کثرت سے گھبراہٹا۔ وزیر سلطنت شمس
 نے دیکھ کر اپنے دلی افسوس و اندھ کے دست بستہ عرض کیا کہ گرج کو چاہیے کہ وزیر کے قتل کو سب حاجت وادہ کی اور اتو

سلطانوں کی شامت : ہونے لگی کہ ان کے دل کمزور ہو جائیں گے سلطانان اپنے لشکر کاہ میں یا سفر میں ہم کو یک میدان پر جو کر تھیں گے۔ سلطان محمود نے کرن کا خیال چھوڑ دیا۔ خوف و فطری حالت میں رات گزارنے کی نصیحت : لکھی۔ اس کی شب میں کرن اور چھپکت میں جھگڑائی۔ اسی عرصے میں کئے مرنے لگے۔ ممکن نہ ہونے پائی تھی کہ لشکر کھارہ خیل کر کے تھریہ کے مقابلہ میں ہمیں قسمت ہوئی اور وہ ہم پر آ پڑا۔ ابے جو کھلا سلطان کی توجہ دشمنوں کے مقابلہ میں راہد و جہاد میں آئی۔

برقی کی معجزہ دہی : ظیفہ مسز شدہ باندہ برقی اور ہمیں بن ہدایت والی حد سے تمام مہار کے (الحرف : عات) میں سر کر آواہن ہوئی کہ برقی خلافت مآب کی روک پش تھا۔ اس واقعہ میں ہمیں توجہ ہوئی تھی میرا یہ اس کے خلاف میں جان رہا تھا۔ وہیں حکمت پانہ فریہ (نجد) پہلی اہل نزیہ (حرب نجد) سے وہ وفات کا خراخرا کر نہیں انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ مشن کے یہاں پہنچا۔ یہی وال پیش کیا مشن نے ادا کا اقرار کیا۔ چنانچہ ہمیں ان کے ہمراہ ہمارے نئی طرف روانہ ہو۔ نتیجہ میں ہمارے کو لوٹ لیا۔ ان ہمارے قتل و پائی کیا۔ منان جا کر ہمارے کو مار ڈالا۔ ظیفہ مسز شدہ کو طبع ہوئی برقی سے بے حد ادا ہوئی کہ تھریہ آ میر فرما نا بھیجا کہ تمہاری سستی اور غفلت سے اہل ہمارے اس حال پر کہ بچے ہیں نہ سب بے گروہ بھی تھریہ کی حمایت پر مستعد ہو جاؤ ورنہ اس جانب کی راضی کی کوئی حد نہ ہوگی برقی فوجیں لے کر ہمارے کی حمایت پر روانہ ہو۔ وہیں ہمارے چھوڑ کر برقی گیا۔ جیسائیوں کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ طلب کے ہمارے پر آواہن طلب کی مستعدی سے جیسائیوں کے دانت کھٹے ہو گئے۔ کام راہیں ہوئے۔ دشمن ان سے ملکر ہوا ہوا۔ ملک فطری بن سلطان محمد کے پاس پہنچا۔ بیٹا میں۔ غراتی : فوج نکلی اور قہر کی توجہ دینے لگا جیسا کہ آپ ان واقعات کو پڑھا ہے ہیں۔

برقی کی تھریہ : ان واقعات اور تھریہ کی اور شکایت سے ظیفہ مسز شدہ باندہ برقی سے آئندہ دل میں برقی کی جانب سے خبر پید ہوئی سلطان محمد کو لکھ بھیجا کہ برقی کو عراق کی پولیس و فطری سے معذور کر دے سلطان محمود نے اس سے حکم لے کر برقی کو عراق کی فطری پولیس سے برطرف کر دیا۔ جیسائیوں پر جہاد کی غرض سے موصول جانے کا حکم دیا۔ برقی کو عراق کی پولیس فطری لے کر برقی۔ برقی کوئی کا نائب وارا خلافت باندہ برقی برقی سے چاروں پہاڑ باندہ اہل قیام پڑے ہو۔

سلطان محمود نے اپنے چھوٹے لڑکے کو برقی کے بی کام پکھنے کی غرض سے بھیجا۔ پانہ برقی سلطان محمود کے لڑکے کو اپنے غمراہیے مصل پہلا اہل مصل نے نہایت خوش اور سرت سے استقبال کیا اور برقی کو رزنی کے فرائض انجام دینے لگا۔

علاء الدین زنگی کی محمود برقی : ہمارے علاء الدین زنگی ناصر برقی کے حاشیہ نہیں صبا میں سے تھا جس وقت سلطان محمود کی بارگاہ سے برقی کو اس کی خواہش سے برقی نے علاء الدین زنگی کو اپنا نائب مقرر کر کے واسطہ روانہ کیا۔ ایک مدت تک علاء الدین زنگی اس کا فرماندار رہا۔ پانہ جہاد برقی زنگی کی خواہش کے لیے علاء الدین زنگی کو ہمارے چھوڑ کر چلا آیا تا برقی نے علاء الدین زنگی کو اس سے طلب کر کے ہمارے کی تھریہ سے علاء الدین زنگی نے نہایت خوشی سے

جان نہیں غنہ میں غنم ملحق بہ ذرہ زم زمی صاحبین
 بصرہ کا نظم و نسق درست کیا، عرب کے فیروں کی دست برد سے اسے محفوظ رکھا، جرجبہ برقی موصیل کا گورنر ہوا، قسطنطنیہ اور
 کنایہ شہر ہونے کی وجہ سے والدین نے جی کو موصیل طلب کیا۔ حماد الدین نے قیصر بادشاہ کی حویلی میں اور قسطنطنیہ کا گورنر کی
 مستغنی ہو کر سلطان محمود کے دربار میں بقیہ ماسلمان حاضر ہوا۔ سلطان محمود عزت و احترام سے قیصر آیا اور بصرہ کی سند
 گورنری عطا کی۔ حماد الدین نے جی کی دینی خواہش میں بھیجی۔ **۱۱۱۱ھ** میں بصرہ کی حکومت پر واپس آیا۔

حاجب بر برستی کا قبضہ: جرجانی نے شہر مصر کی تعمیر کے بعد دوسرے بلا واسطہ کو تعمیر کرنے کے لیے بہت بڑے
 لشکر سے حکم کیا۔ دیہی کے پہنچ جانے اور اس کی سازش نے سونے پر سیاہی کا کام دیا۔ (چہ آپ کو یاد ہوگا کہ وہی گنہ بصرہ سے
 شکست کے بعد عیسائیوں کے پاس چلا گیا تھا اور انہیں تعمیر طے کی ترغیب دے کر طے کے عیساء میں ان کے ساتھ تو
 تھا) عیسائی تو ہمیں طے پر آ کر رہے۔ بل طے نے ممانعت پر گھر باندھ دیا تھا۔ میں اوتوں والی کھنڈ نے برستی
 والی موصیل سے امداد طلب کی۔ برستی نے اس شرط سے امداد کا بندھ دیا کہ قلعہ طے بصرہ کے نائب کے حوالہ کیا جائے گا۔
 نے اس شرط کو منظور کیا۔ برستی غریب عیسائیوں کے طے کی طرف روانہ ہوا۔ عیسائیوں نے برستی کی آمد کی خبر پا کر عیساء و اٹھا
 کر کوچ کر گئے۔ برستی بلجک و امداد کے حوالے کے ساتھ طے میں آگے داخل ہوا۔ قلعہ کیا۔ اس کے بعد کفر غاب۔ کو کھن
 عیسائیوں سے چھین لی۔ قلعہ اعزاز پر وہ واپس آ گیا۔ قلعہ اعزاز جو عیسائی بادشاہ کے قبضہ میں تھا۔ برستی نے اس پر عیساء
 والا۔ جرجانی کو انکی جنگی چاروں طرف سے عیسائی مجاہدین جہرمت باجمہ کر قلعہ اعزاز کے چہانے کے لیے آئے سخت

۱ شہر میں قبضہ عرب احکام اللہ خوی مصری کی حکومت کا مکمل، باقی ممالک و زمین سلطنت امیر المومنین شہنشاہ کا تاجدار۔ کم قز
 جیالی مجاہدوں نے کی ہوا۔ ۱۱۱۲ھ کا تاریخ کیا۔ ۱۱۱۳ھ میں وندہ فرانس سے مصر کے مکر نے کے لیے بہت فوج روانہ کی۔ ممالک نے
 ایک عظیمی والی وحق سے امداد طلب کی۔ ایک عظیمی نے بصرہ کو اہل مصر کی کمک پر بصرہ کیا۔ عیسائی تو ہمیں اندر سمجھ آ کر کی
 پا کر لاکھ لڑائی کے واپس گئے۔ بصرہ کو صبر میں دھن ہوا۔ حاکم حکومت اچھے میں۔ لیکن طے اور کتا قلعہ طے مصری کی کام دلی رکھ۔
 قلعہ مصر کی اور امیر المومنین شہنشاہ کی فوج سے بھر سرت۔ ۱۱۱۴ھ تک مسعود صوبہ شہر میں روانہ کرنا رہا۔ امیر المومنین شہنشاہ کے
 کے بعد قلعہ مصری سے مسعود کو عہد و پیمان ملا۔ ۱۱۱۵ھ میں کر و امداد ایک دوسرے عظیمی مجاہد کی حکومت پر مسعود کا عیسائیوں کو اس
 کی فوج کی فوج فراہم کر کے مدینہ اہل اعزاز میں مسعود کا صبر کر لیا۔ نہایت شدت سے اہل خرواں کی ایک عظیمی والی وحق نے
 مصر کی حمایت پر کرنا دھن کی فوج پر واپس کیا۔ عظیمی نے قلعہ مصری کو اس سے مطلع کیا۔ اہل
 و خواست کی نصائح سے مدافعت۔ ۱۱۱۶ھ تک ۱۱۱۷ھ کی لڑائی نہ ہو کر میں عیسائیوں نے مصر پر قبضہ کر لیا۔ کالی ابنی امیر قلعہ ۱۱۱۸ھ
 ۱۱۱۹ھ ۱۱۲۰ھ طے لہو۔

۲ اصل کتاب میں ایسا ہی تھا۔

۳ چہ اند ۱۱۱۹ھ کا ہے تاریخ کالی ابنی امیر قلعہ ۱۱۲۰ھ ۱۱۲۱ھ طے لہو۔

۴ کمر پر کتب نام ایک نوے ۱۱۱۹ھ میں برستی نے قلعہ حاصل کیا۔ تاریخ کالی ابنی امیر قلعہ ۱۱۲۰ھ ۱۱۲۱ھ طے لہو۔

۵ سمرقند اعزاز میں آجے ہزار سے زیادہ مسلمان کام آئے۔ تاریخ کالی ابنی امیر قلعہ ۱۱۲۰ھ ۱۱۲۱ھ طے لہو۔

[illegible]

سلطان محمود کی بعد از کسی جو نب چیش تندی سلطان محمود نے اہلسنت کا کچھ خیال نہ کیا کہ وہ جس شخص کو انکی سے پیدا کیے خیال کی اس ۔۔۔ تمہیں کرنی اور نہایت غلط ہے بعد از کسی جو نب کرے کیا خلیفہ مسٹر شمس الدین اپنے ابا امیر اور نور او خانقاہ کے ساتھ جاپان وازاں خانقاہ بلحاظ بے باورگی القاعدہ میں ہو گیا تھا علی بن عمر کی طرف سے ہوا۔ اس بعد از خلافت تب تک ہی حد لانی کی تاب نہ آئے ۔۔۔ اور زارو نے لکھے۔

چنگ سلطان محمود و خلیفہ مسٹر شد **ابن اللہ**۔ یہ سلطان محمود نے اپنی بہ حد شوق و کرم خلافت ماب کی خدمت میں دارالخلافت و اہل بیت کو بلا کر بلایا تھا کہ ماب نے اپنی شرط پیش کی کہ سلطان محمود کو اس شرط کے پیش کرنے سے منع کر دیا گیا۔ ماب نے خلیفہ مسٹر شد کو خبر دی اور اس پر قیام نہ کیا اور خود وہ خلیفہ و ولایت کی اقدار کی خاطر حضرت محمود سے خلافت کی درخواست کی۔ سلطان محمود نے اس کی درخواست کو رد کر دیا۔ سلطان محمود نے اس کی درخواست کو رد کر دیا۔ سلطان محمود نے اس کی درخواست کو رد کر دیا۔

سلطان محمود کی بعد اویس آہ ۳۰ ذی الحجہ بروز جمعہ ۱۰ سلطان محمود نے ہوا درخش سے ماثہ بعد ارمین داخل ہوا۔ یہ وہ شہر ہے کہ قریباً نصف مسرتہ سے واصل اور صبح کا سورج دیکھ کر اس نے "فلا طیفہ" سے مراد انھوں نے ہوا سے دے رہا تھا۔ وہاں وہ جو اس سے ایک روز قبل تھے۔ سلطان محمود کی فوج واپس واپس ہوئے تھے۔ شہر میں انھیں کئی طاقت فوجوں سے ملے۔ یہ واقعہ یکرم ۱۰۵۷ء کے۔ باوجود ان ہندو لوگوں کے سخت غم اور اشتعال یہ ہوا "ہینا" پلا۔ اگلے روز کے جو ان اور پورے تھے تو اس کے لیے اس سے کچھ کرکٹ چاہے۔ فلیٹ مسرتہ ہندو باغی تھے جی پرندے گل آج۔ ہندو دانت "پاسی" اور "پاؤس" کا مسکن اور بگن جتنے لوگ جلا رہے تھے تو انہوں نے دیکھا۔ ایک بل میں سے کے سب نے "سے" سے انھوں نے ہندو فکٹر کل کرنے کے بعد "سے" اور اوروز کے مکے کی فوج میں مصروف۔ جو اگلے سال کے خلافت کے سال میں آئیے جڑا۔ یہاں جیسے تھے ان لوگوں نے ضبط نہ کیا۔ ان کے چاہے۔ سلطان محمود کے امرا کی ایک جماعت کو گرفتار کیا تو انھوں نے سلطان محمود نے وزیروں اور امیروں اور فوجیوں نے مکہ کی حکومت چاہی۔ ایک گروہ نے کہا کہ اس کے بعد مسرتہ

ماہنامہ انجمن خیرات

[illegible]

پدر الدور سیمہاں اور قلعہ اب کی جنگ۔ چار لاکھ ارمن شہر بچور میں رقی مطلب کا رہنے والا۔ وہ جس نے
 حکمران پیروز دہلی کو حیرت و حلقہ انداز میں شہر میں کئے یاں۔ جسے قلعہ اب نے دقت لہوئی شکست دی اور امر کے ساتھ ہمارا مت دل
 بیت کر کے قلعہ اب پر حملہ کیا، صلح پر قلعہ بند ہو گیا۔ اس صوبہ نے صمد کیا صیار وانی شیخ و زین الدین مواتہ اہل شر اور
 قلعہ اب سے مصالحت کرانے کے لیے آیا لیکن مصالحت نہ ہوئی۔ یہاں یوں کہلا کر کہ لہوئی جن میں پانی بھرتا۔ مطلب پر
 قبضہ کر لائی پیراز و اہل صوبہ اب کے باقی بچھڑے سے غارت گردا، چلا۔ بوہلین دہلی اب جو تھوڑا صوبہ اور صوبہ
 بچور میں کہ لیے مطلب کے پہنچے۔ اہل صوبہ نے زور و زبانی بوہلین کو مایوس کیا۔ انہ کو یہ مائل بادشاہ دہلی کوں سے بچنے
 کو۔ آخر نہ ہو کہ نہ مطلب کے ہاتھوں۔ بیکر ہاں دہلی صوبہ کا صوبہ رہا۔ یہ ہے۔

طلبِ رزق: والدین کی زندگی کا بھید جب خالی رہا، بی بی صاحبہ نے یہ دردمند خیران جو اوقاتِ صلیب سے ملنے لگے۔ والدہ صاحبہ اور نصیحتیں اپنے والدین کی زندگی پر اندر سے جن حاضر ہونے کے لیے محسوس ہوا۔ جو اس وقت قریب قریب طلبِ کار و مشن خیران تھے۔ والدہ پر بھروسہ نہ رہا۔ والدین کی طرف سے ملنے لگے والدین کی غیور ایک خدیجہ سے کر طلب کیا۔ قلم پر بھید یہ کہ شہر کا انتظام درست کیا۔ ان کے بعد بی بی صاحبہ کی زندگی اپنے لشکرِ مطہر کے ساتھ جو سب کی طرف روانہ ہو کر شاہِ سفر میں تھی۔ وہ مکتبہ پر قبضہ حاصل کر رہی تھیں۔ والدہ اپنے والدین کی زندگی سے بھید کر رہی تھیں۔ والدہ کی زندگی سے بھید کر رہی تھیں۔ والدہ کی زندگی سے بھید کر رہی تھیں۔

سلطان شہزاد اور بلیک پتھر ملک مغیرا اور دین سلطان نجفی نے مدت میں مقام خرمائن حاضر ہوئے۔ میں نے عراق پر قبضہ کرنے کی تیاریوں میں شہزادہ کو مدد دی اور سلطان نے جو آگ کی روک تھام اور مقابلے پر تیار ہوئے ہیں سلطان نے اس فریب میں آکر عراق کی طرف روانہ ہوا۔ اسے پہلے کہ سلطان محمود کو دیکھ کر (مکہ) سلطان محمود اس وقت وہاں میں تھا) سلطان محمود نے غصے سے اسے لے کر کے سلطان نجفی کے دست میں دیا۔ یہاں پر سلطان نے اسے ہتھکڑیاں لگا کر رکھ دیا۔ اسے برابر قید و بند آگے بڑھایا۔ سلطان نجفی نے مدت میں

رضوان اللہ علیہ کا ہے۔

سلطان مسعود کی بغداد میں آمد - شکست کے بعد سلطان مسعود نے خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی سے بغداد وائیک آئے اور باغہ بادی کی خلافت سے آپ نے اجازت دے دی اس وقت بطریق شاہ (سلطان مسعود کا بھائی) اہلسلامی، لب والسطنت کے ساتھ اصفہان میں قیام پر تھا سلطان مسعود کی شکست کی خبر سن کر شاہ بادی نے فرمایا کہ اس کے بعد باغہ بادی کی خلافت میں کیا خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی نے شیخ میرا میں ٹھہرایا۔ حضرت واضام سے سرفراز کیا جس کے بعد سلطان مسعود اس کے اکبر معاصین بھائی پر پٹیاں باندھ بیچے خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی نے اس کو محوئے آفات حرب اور روپے دیے۔ سلطان مسعود اشغال سے نہ گھر میں مل رہا۔ نہ شاہی میں داخل ہوا اور ملک طغرل نے بہمن میں قیام کیا۔

خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی اور سلطان مسعود میں کشیدگی - چھ روز بعد خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی نے سلطان مسعود کو ملک طغرل کی برخلاف اور ہنگ کے لیے روانہ جانے کا حکم دیا۔ یہ سن کر اس خیم میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا لیکن سلطان مسعود نے کسی وجہ سے اس حکم کی تعمیل میں تاخیر سے کام لیا۔ مسعود کے بعض اصرار اور سرداران لشکر خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی کے دامن رویت سے وابستہ ہو گئے بعض پر سلطان مسعود کو ملک طغرل سے سازش کا شبہ ہوا۔ سلطان مسعود نے چند لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے ہاں وہ اسباب کثرت پائے گئے اور ان کو خوف پیدا ہوا سلطان مسعود کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ خلیفہ مسرت شاہ نے سلطان مسعود کو ان لوگوں کو روک دیا۔ ان کے حکم دیا سلطان مسعود نے اس حکم کو قبول کیا۔ خلیفہ مسرت شاہ کو اس سے ناراضی پیدا ہوئی۔ رذوف کے دنوں میں کدایت بنی ہوئی کشیدگی اور ٹھنڈی جنگ خلیفہ مسرت شاہ نے اس سے بچنے کا کہا۔

ملک طغرل کی وفات - اس واقعہ میں ہرمجہم و جلال ملک طغرل کی وفات کی خبر پہنچی سلطان مسعود بغداد سے امداد روانہ ہوا شرف الدین نوشیرواں بن خاندک کو قلعہ انوار میں روانہ کیا۔ مسعود شرف الدین کو بغداد سے اپنے ہمراہ لیا تھا۔ رات رات نوچیں آگئیں امداد اور جیل پر کائنات ہو گیا۔

جنگ سلطان مسعود و خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی - آپ اور بڑا ہوتے ہیں کہ خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی اور سلطان مسعود میں قیام بغداد کے زمانہ میں ان اصرار کی بدولت رنجش پیدا ہو گئی تھی۔ بعد سلطان مسعود کا رنج چھوڑ کر خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی کے دامن دولت سے وابستہ ہو گئے تھے پھر جب سلطان مسعود ملک طغرل کے انتقال کے بعد قراقرم سے روانہ ہوئے ایک جماعت بن میں برتیش کوئی قزاقی قراقرم خوارزمی والی بیوان عبدالرحمن بن قطارک اور نوچیں بن صدقہ کا نام قصہ میریت سے پایا جاتا ہے۔ سلطان مسعود سے علیحدہ ہو کر خوارزمستان چلی گئی۔ والی خوارزمستان "ایم سن بن برکت" نے ان لوگوں کی روانے سے موافقت کی اور ان کا ہمدرد بن گیا۔ ان لوگوں نے خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی سے ایمان کی درخواست کی وہ باغہ بادی کی خلافت میں سلاطین کی اجازت سے چاہی خلیفہ مسرت شاہ باغہ بادی نے دہلی بن صدقہ کے علاوہ تمام اصرار کا ان کو دیا

[illegible][illegible]

سلطان محمود کا محاصرہ بغداد۔ اس کے بعد سلطان محمود نے بغداد کا محاصرہ کرنے کے لیے اپنی بہن سلیخہ خاتون
 زین العابدین علی (ع) کے والدین کے ساتھ جب کہ اس کا بیٹا بھی اس کے ساتھ تھا، اپنی بیوی کے ساتھ جو کہ سلیخہ خاتون کے
 ساتھ تھیں، اپنے والدین کے ساتھ بغداد کے لیے روانہ ہوئے۔ وہاں ان کی تمام محامات بغداد میں رہ گئیں۔ ان کے
 توجہ سے ان کی موت اور اس کے بعد ان کے انتقال کے بعد ان کے والدین کے ساتھ ہی رہ گئے۔ جب کوئی کامیابی
 نہ ہوئی تو پھر ان کے والدین کے ساتھ ہی رہ گئے۔ ان کے والدین کے ساتھ ہی رہ گئے۔ ان کے والدین کے ساتھ ہی رہ گئے۔

دوران سلطان محمود سلطان مسعود کی جانب سے مسلمانوں کے لئے اور جنگ کا خطہ پیش نظر تھے اور امیر تغلبریں والی کاوش بھی اسی خطہ سے ہے مگر نہ تھا۔ اسی وجہ سے یہ سب طاعن میں جمع ہوئے اور ساتھ ہو کر سامان مسعود سے جنگ کا عہدہ پہنچا کیا۔ پھر ان لوگوں نے یہ خبر پا کر کہ مغزوں خلیفہ راشد باللہ عباسی سے وصل سے مراد جلا آیا ہے۔ معزول خلیفہ کو خط لکھا اور سلطان مسعود نے مقابلہ میں اتفاق و حماد کا ہام دیا۔ وہ نہ وقت خلافت پر مسلمانوں کے لئے کاہد ہوا۔ معزول خلیفہ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور وہ دوست کو تولیت کا عہدہ عطا کیا۔ یہ خبریں سلطان مسعود تک پہنچیں۔ مسعود سے نائب امیر ابو ہاشم بن احمد میں روانہ ہوا۔ امیر تغلبریں جنگ کے دوران گرفتار ہو گیا۔ سلطان مسعود نے مزے سے اسے سوت دی فتح مند راہ کے لوٹ اور شہر و عمارت گری کے لیے لشکر خضیض بھیجا۔

سلطان مسعود کی شکست امیر یوزناپ اور امیر الرحمن بن تغلبریں ایک عہد کے قریب تھے۔ ان کو موقع نہ گیا۔ دونوں نے اتفاق ہو کر سلطان مسعود پر حملہ کیا۔ سلطان مسعود کی کاب میں اس وقت نہایت قابل فکرمند و حکماء رہتے تھے۔ اسے شکست ہوئی اس کے بعد اس لشکر کا ایک گروہ جس میں مسعود بھی تھے وہیں دلی علاقہ مغربی ابو ہاشم کا کہہ کر دانا ایک قراستہ والی آواز بانجھاں پھر دیوڑ ہوئے امیر یوزناپ نے ان کو قتل میں ڈال دیا۔ جب اسے امیر تغلبریں کے قتل کی خبر کی تصدیق ہو گئی تو سب کو مارا۔ شکست کے بعد سلطان مسعود نے آزار پہنچان چا کر دم لیا۔ سلطان داؤد نے یہاں پہنچ کر قید کر لیا۔ معزول خلیفہ راشد عباسی آگیا امیر یوزناپ نے ہزاران میں ہزاران سب کا سرواٹھ لٹا کر جانے کی رائے دی۔ چنانچہ سب کے سب امیر یوزناپ کے ساتھ دیوڑ میں پہنچے امیر یوزناپ نے غار میں پناہ لے کر رہ گیا۔

سلطنت شاد کی بغاوت و فوج کشی سلطنت شاد اس وقت وسط میں تھا جب اسے یہ خبر ملی کہ اس کا بھائی سلطان مسعود آواز ہو کر اٹھ رہا ہے۔ وہ انخلا سے پناہ لے کر دیوڑ روانہ ہوا۔ بعض امیر جو ہمیشہ بظاہر اور نظر قدام امیر ان مقابضہ کے لیے تیار رہے۔ اب ہاشم و دیگر ساتھیوں نے ان کی کھلم کھلاوت و اور عمارت گری شروع کر دی۔ شہر عباسی پایاوت لیا بعض امیر جو ہمیشہ بظاہر سلطنت شاد کی مدافعت سے فارغ ہو کر بظاہر آواز ہو کر اٹھیں۔ یہ سب سب کو آہستہ آہستہ قتل کیا اور ان کی جڑیں نکال کر پھینک دیں۔ اس کے بعد خود بعض نے قلم و ہتھیار شروع کر دی۔ عراق اور دوسرا کو یہ ساتھی اور نہ تری کا الزام کا کر کے قتل کر کے (جیسے کہ چلیں کہ دستور ہے) تباہی کرانی ہوئی۔ لوگوں کو اپنی عزت کی پاموشی۔ اکثر باشندگان بظاہر اور بعض کو کرمو صلی وغیرہ چلے گئے۔

مسعود بن ہاشم کے مارے جانے کے بعد صرف حکومت پر سلطان مسعود نے اس کے بھائی ابو بن دقن کو مقرر کیا۔ بھائی بن احمد نے معزول کے بھائی محمد بن دقن کو نائب بنایا جس کی کنیت کے حالات میں اب ہم لکھ آئے ہیں۔

قلی خلیفہ راشد باللہ عباسی امیر یوزناپ کا جس پر قبضہ حاصل کر کے قوز خان نے جانب داریں نہ مسعود خلیفہ راشد باللہ عباسی ملک داؤد و خوارزم شاہ نے جو یہ واقعہ کیا نیز یہ پہنچ کر مارا حاکم اور غارت گری شروع کر دی۔ سلطان مسعود اس سے مطلع ہو کر عراق کو ان کی دوستی سے بچانے کے لیے فوج بھی لے کر روانہ ہوا ملک داؤد و سلطان مسعود کو روانی سے مطلع ہو کر فوراً فوت ہوئے۔ خود یوزناپ کا چاہنے والا مسعود خلیفہ راشد باللہ عباسی نے انھیں

کی امداد سے مایوس ہو کر قس خواص مشائخ کا راستہ لیا۔ چند فرامانی غلاموں نے جو معزول خیرہ مرشد یا نہ مہمانی کی خدمت میں تھے انہیں معزول و معصوم میں اس کا کام تمام کر دیا۔ اس نجات کے یہ بے وفائی و بے

وزارت کمال الدین محمد : قریباً ذکر میں سلطان مسعود نے وزیر اساطفت ابوالبرکات بن صلاح فرامانی (ابو زینی) کو معزول کر کے کمال الدین محمد بن غازی کو عہدہ وزارت سے ممتاز کیا۔ کمال الدین عال خوش خلق اور عال امت تھا۔ بہت سے فوجی معاف کر دیے، غلام و ستمگروں سے نجات دہشتہ گروہ میں کیا یہی غلام و خزانہ سے بھر دیا اور انہوں کی دست درازی و وقوف تھی اور جب تمام گروہوں کو سرانجام دیا اور بہت سے خیرہ و غلامت ظاہر کیے جنہیں گورنر پر پکارتے تھے اس سے سلطان مسعود کی آنکھوں میں اور اساطفت نے حد مزید ڈال دیا۔ یہاں تک کہ قسوں کو یہ اسرار و آثار گورے ازیم اساطفت اور درویشوں کی دولت کا کاف بھگا کر قس بچا کر دی۔

وزیر کمال الدین محمد کا قتل : چند روز پہلے وقت ہے وقت سلطان نے قسوں نے اس میں سبب سے زیادہ دشمنی فرامان والی آواز پہنچانے سے روکا تھا۔ اس نے سلطان مسعود کو غلامت کی دھمکی دی۔ سلطان مسعود نے یہی اس سے بے حد ہنسنے لگے، قس کے خوف سے وزیر اساطفت کمال الدین نے قس کا حضور دیا۔ سلطان مسعود نے وزیر اور بادل باختریت وزیر اساطفت کمال الدین کو قتل کر کے سر کو تراش کر دیا۔ قس اس کی ناراضگی بخوشی اور رضا مندی سے قبول ہوئی۔ یہ واقعہ ۵۳۳ھ کا ہے۔ صحت یہی وزارت کی۔

وزارت ابو الخضر طاجر : کمال الدین وزیر اساطفت نے قس کے بعد عبداللہ وزارت ابو الخضر طاجر بن محمد بن زکریا وزیر فرامانی کے سپرد کی۔ کمال الدین کا خطاب دلا ہوا تھا۔ یہی وزارت سے اس وقت میں بد نظمیوں پیدا ہو گئیں۔ سلطان مسعود انہیں رفع کر کے انصاریوں کے گورنروں نے ملک کو دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان مسعود شاہ طاجر کی خراج صرف نام کا بادشاہ رہ گیا۔

دشمن سلطانی کا قتل : اس کے بعد سلطان مسعود کے محمد سے بخش سلطانی پولیس کو قتل کیا گیا۔ یہ بہت بڑا غلام کینہ دار اور صاحب قہ سلطان مسعود نے اسے قتل کرنے کے بعد سلطان مسعود نے وزیر محمد بن زکریا کو قتل کیا۔ چاندرا دلا اس نے قس کا کھمبہ سوڑ دیا۔ جناد جوں خرقہ کے امداد سے قس کو قتل کر بخش سلطانی نے اسے پس پہنچا۔ بخش سلطانی و جناد جوں کے درجہ فریب کر کر محمد بن زکریا سلطان مسعود کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔ سلطان مسعود نے عہدہ الدین بہرہ کو کثرت سے طلب کر کے بغداد کی خلق (اسکندر بن علی پولیس کا عہدہ و مقامی) عہدہ الدین بہرہ نے نہایت خوش اسطی سے اس عہدہ کے فرائض انجام دیے۔ ۵۳۶ھ میں سلطان مسعود نے اسے بھی معزول کیا۔ قس ابو الخضر سلطان محمود کا نام یزداد (یزدگرد) اور بھرہ کا نام کاسی خدمت پر مامور نہ تھے۔ وہ نہ سوا قالی احمد قہ۔

محمد خوارزم شاہ : شاہ بن خوارزم شاہ کی جنگ سے طوک خوارزم کی حکومت کی داغ بیل چلی ہے اور اسی زمانہ سے اس کی صورت اسطفت کا آئینہ ہوتا ہے۔ محمد خوارزم شاہ کی ویدائی صورت کا جلی ہم اوپر تحریر کرتے ہیں۔ محمد بن

[illegible]

بُٹک حشاشِ نجر و آفسر ملہ ہی نجر سے دو بار میں کی بہت بانی فلاح اور قریبوں کی خود نرم گیری اس کی صورت کو ایسا حاصل کر لیا۔ لگانے لگانے ہولوں نے حشاشِ نجر سے نکال دیا جو ناکارہ تھا سوچے پائے تھے۔ "ناظرین! غیب آسمان ہے خود بخود محسوس کا نام" اور ان کو اپنے سہلے کی وجہ سے اس کے دل میں بار بار جھنجھکی ہے۔ "مرغانِ نجر کا دل چاہتا ہے مجھ کو" یہ سن کر ان کے دل میں ہلچل مچ گئی۔ "میں نے ان کو اپنے سہلے سے روک دیا۔ انہیں بھی مقابلہ کی طرف سے سبک دیا۔ لڑائی ہوئی، انہیں مقابلہ پر شرم کا شکست کھو کر ہٹا دیا۔ ان کی فوج کا ایک فرد ہلاک ہوا۔ انہیں اپنے ہتھیار کا پتہ بھی نہ رہا۔ ان کے اے آفیسر کو جیل سے صدمہ ہوا۔ انہیں خبر کے فوراً میں اپنے لئے۔ یہاں پر مرغانِ نجر نے اپنے اپنے غیبات اور میں یہاں شاد و بھروسہ تھا کہ ان کا یہاں اور جلا بھروسہ ہے کہ چند روز میں ان کے ہلاک ہونے کا خبر دے گا کہ وہ کب مرے گا۔"

آئینہ کا یاد دہانہ اور نرم پر تشبیہ میں ہی سلطان قرآن نے مدد خواہزہ سے قدم باہر نکالا۔ آئینہ ہر موقع دل لیا نور سے آہٹا چھوڑ دینا خواہزہ کی برائی فوج سے اور افسر تھے نہایت ترقی سے آئینہ کے مطیع ہوئے۔ سلطان شاہ نے ان فوجیوں کے ہاتھ دوائیاں تراویح سے جان بکری خدمت میں یہ کہ ہمیں آئینہ نے کراہی سمجھائی ہے بلکہ خواہزہ نے یہ تشبیہ کی۔ حکمرانی کرنے کے لیے خاندان کے اندر بھی ہمیں سے انکار ہے۔

ایک قریبی دوست نے کہا کہ "اگر آپ نے اپنا نام 'ایم۔ ایم۔ ایم' رکھا تو آپ کو ایک ایسا ہی نام ملے گا جس کا نام 'ایم۔ ایم۔ ایم' ہے۔" آپ نے کہا کہ "اگر آپ نے اپنا نام 'ایم۔ ایم۔ ایم' رکھا تو آپ کو ایک ایسا ہی نام ملے گا جس کا نام 'ایم۔ ایم۔ ایم' ہے۔"

قرآن حکیم کا بلاغی رنگ پر قبضہ : یہ اسطیقت کے قریب ہے جتنا کہ سحر نے بلاغی قورس پر قبضہ کیا۔ محرم ۱۲۰۶ ھ کا واقعہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ یہ چھتر گئے تھے کہ ان کا ہاتھ بستر کے بلادہ رکھی یہ واقعہ قبضہ کر لیا۔ اس سر۔ یہ میں سے ایک تمام کتبہ تھیں ان کا۔ تھیں کسی وجہ سے ایک مرتبہ یہ چھتر گئے تھے کہ ان کا ہاتھ بستر کے بلادہ رکھی یہ واقعہ قبضہ کر لیا۔ اس سر۔ یہ میں سے ایک تمام کتبہ تھیں ان کا۔ تھیں کسی وجہ سے ایک مرتبہ یہ چھتر گئے تھے کہ ان کا ہاتھ بستر کے بلادہ رکھی یہ واقعہ قبضہ کر لیا۔ اس سر۔ یہ میں سے ایک تمام کتبہ تھیں ان کا۔

فراسٹر کی وفات۔ اس واقعہ کے بعد ایک فراسٹر والی آذر بائیجان واران نے شہر اور قلعہ میں ولایت پائی۔
 ۵۲۱ء تک فراسٹر ملک غفران کا ملک (ظلمہ تھا۔ اس کی جگہ ہارون الرشید کو آذر بائیجان کی حکومت عطا ہوئی۔

چہارواگئی کی بلا و قادیس پر فوج کشی ۵۲۵ء میں سلطان مسعود نے اپنے اعلیٰ چہارواگئی کو اپنے بڑے لشکر سے ساتھ امرتسار کی سرکاری اور بڑا نادری پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانگی کا حکم دیا۔ چنانچہ چہارواگئی قادیس کے اردو سے روانہ ہوا۔ امجد الدین بہروز نے روانہ چہارواگئی نے کوئی راستہ نہ پائی، بلکہ وہیں کر کے تہہ کیا۔ چہارواگئی نے بعض کشتیوں کو بنے کار کر دیا اور بعض کو جوہر میں ڈبو کر چہارواگئی نے مجبوراً اس کی طرف قدم بڑھایا۔ ان کی سرے بھی مہاراجہ پر کمر باندھی واسطی جانب جو حاضر غایب تھا نہ پر آیا۔ ان کی بھی کی طرف غایب کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کر فرار ہوئی۔ چہارواگئی نے واسطی میں داخل ہو کر اسے خوب تاراج کیا۔ غنائیہ اور اس کے قرب ارجو کے مقامات کو لوٹ لیا۔

شکست کے بعد سلطان غلیہ بچھا۔ حارواگئی بھیجے اور اس کے لیے تیار ہو گیا۔ اور چہارواگئی کی فوج چہارواگئی سے ملے۔ چہارواگئی سے مل گئی۔ چہارواگئی کمرہ۔ پڑا۔ مقابلہ سے جی چاکر کھڑے ہو گیا۔ سلطان مسعود کی خدمت میں حضرت نہ بچھا سلطان مسعود نے قبول فرمایا۔

جنگ سلطان خجھر اور ترکان خطا۔ ان واقعات کا خلاصہ جو تاریخ ابن اثیر میں ہیں یہ ہے کہ قاضی محمد نے قادیس پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد ترکان خطا کو اجلاس وقت تک باز و اسلام میں داخل نہیں ہونے دیا۔ اور انہیں ان کے ترکان کے بارے جو کہ سے تھے، سلطان خجھر سے قبضہ سرائیک پر قبضہ کرنے کی تحریک کی۔ ملک کامرہ پڑی کا ناٹک دیا۔ سلطان خجھر کی کمزوری کو بکا کر کیا اور اسے دیکھ کر کہہ دیا۔ جسے خجھر ترکان خطا میں لکھا ہوا اس کی سمجھت سے سلطان خجھر کے حکم پر خجھر کرنے کے لیے روانہ ہوئے سلطان خجھر بھی ایک بڑی فوج لے کر مقابلہ کے لیے نکلا۔ نہ کو جوہر کر کے ۵۳۰ء میں ترکان خطا سے تعلق ہو کر ہوا۔ تھساں کی پائی ہوئی فوج پڑی کر کوئی نہ رہی۔ اُن طرف سلطان خجھر شکست ہوئی ایک لاکھ فوج کشت ہوئی جس میں چار ہزار جوہر تھیں۔ سلطان خجھر نے جوہر دشمنوں نے گرفتار کر لیا۔ سلطان خجھر حال پریشان تر تھا چنانچہ ہر روز سے کادوہ لیا۔

سلطان خجھر کی شکست کے بعد اس نے شہر مرد پر حملہ کیا اور قلعہ کھس کر غارت کر دی اور پانی کی ضرورت کر دی۔ فقہاء علماء اور دہسار شہر کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔

سلطان مسعود کی ظلمی۔ سلطان خجھر کو اس شکست سے بے حد صدمہ ہوا۔ اس وقت تک کسی لڑائی میں اس کا ظلم نہ ہوچکا تھا۔ اپنے بچھے سلطان مسعود کو لکھ بچھا کہ تم اپنی فوج کے ساتھ دہسار کرنا چاہو۔ یہ سن کر دہسار حاصل کیا جائے۔ چنانچہ دہسار لیا۔ دہسار سلطان مسعود اپنے بچھے خجھر کے حکم کے مطابق دہسار سے روئے گیا۔

سپت قراخان کا قبول اسلام۔ بعض مؤرخین نے لکھ ہے کہ ہزار ترکستان میں کاغذیلا دسائون خن اور طراز

مرزبان بن عبداللہ نے بدروہی کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور چٹیل میں ڈال دیا۔ پھر جب ۵۵۰ھ کا دور آیا اور امیر یوزا یہ وغیرہ سے صلح ہو گئی تو امیر یوزا یہ کو ایک حد تک سلطان مسعود پر قابو پل گیا اور اس کی حکومت و سلطنت پر اسے طلبہ حاصل ہوا۔ اسی کا نتیجہ یہ تھا کہ یوزا بن بدروہی مرزبان کے بجائے عہدہ بدروہیت پر مقرر ہوا۔

عبدالرحمن طغاریک۔ عبدالرحمن طغاریک سلطان مسعود پر بے حد قہر یافتہ ہو چکا تھا۔ اس حد تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ سلطان مسعود شاہ شہر کی طرف صرف تخت حکومت کا مالک تھا۔ باقی تمام امور کے بارہ و سلیہ کا اختیار عبدالرحمن طغاریک کے ہند میں تھا۔ اس نے یک اور سلطان مسعود پر اپنی غاص یک دہی ہنگری کو سلطان مسعود کی خدمت سے روک دیا۔ یک اور سلطان سلطان مسعود کا خادم غاص اور بدروہ تھا۔ سلطان مسعود کی اس پر نگر عداوت رہا کرنی تھی غلوٹ اور جلوت میں سلطان مسعود کی خدمت میں رہتا تھا۔ طغاریک نے اس خیال سے کہ سلطان مسعود سے غلجہ رو جائے۔ یک اور سلطان کو کسی شہر کا امیر سرور کر کے چینیہ کا اور دوا سلطان مسعود کو اس سے بے حد عداوت ہو۔

قتل طغاریک۔ یک اور سلطان اور بعض سرداران فوج کو تنہائی میں طلب کر کے طغاریک کے قتل کا حکم دیا۔ کسی سرداری بہت نہ پڑی ڈنگی چاہے اس نے اس کام کا بیڑا اٹھایا یک اور سلطان نے اس سے موافقت نہ کی دیکھو دیکھی سرداران شہر کا ایک گروہ بھی قتل ہو گیا اس کے بعد ایک روز طغاریک اپنے چاہ و چشم کے ساتھ بہت جلد و جلا فوجی جان دار نے جو حاکم اور کیا طغاریک کو آئے سے زمین پر آ رہا۔ یک اور سلطان نے لپک کر طغاریک کا کام تمام کر دیا۔ سرداران شہر نے جو اس کا مرنے کی اطلاع دی کے لیے امراء شہر طغاریک کے سرداریوں کو شہر و شہر سے روک دیا۔

امیر عباسی وانی وے کا قتل۔ اس واقعہ کی اطلاع سلطان مسعود کو مئی سلطان مسعود اس وقت بغداد میں تھا امیر عباسی وانی وے نے فوج کے ساتھ بغداد میں شہر اچھا اور تھا۔ امیر عباسی اس واقعہ سے براخود ہو گیا اور سلطان مسعود سے بدھ لینے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔ سلطان مسعود نے تالیف قلب کی تھی اور عباسی سے چس آ یا۔ امیر عباسی کا خدہ فرو ہو گیا سلطان مسعود نے امیر عباسی کے قتل کی بھی تدبیر شروع کی بعض سرداران لشکر اور راہبوں دولت کو امیر عباسی کے قتل پر آمادہ و تیار کیا پھر سرداران لشکر اور امیران دولت امیر عباسی کے غلبہ حکومت سے تنگ آ گئے تھے قتل پر آمادہ ہو گئے امیر بخش اور خرمون تخت نے قتل کا جیزہ اٹھایا۔ ایک روز سلطان مسعود نے امیر عباسی کو گلہ مراے شانی میں طلب فرمایا امیر بخش اور خرمون تخت نے چند آدمیوں کو اس کے قتل کی بھیج دیں چھا دیں۔ امیر عباسی گلہ مراے شانی کے دروازے پر پہنچا دست فوج جان داران نے صرف امیر عباسی کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی اس کے ہمراہیوں کو روک دیا۔ امیر بخش اور خرمون امیر عباسی سے باتیں کرتے ہوئے لے گئے یہاں پر اس کے قتل کے لیے۔ یہیوں کو چھا دیا تھا دفعہ وہ سب گلہ پڑے اور امیر کا کام تمام کر دیا۔ اس کے خیمہ اور اسباب کو لوٹ لیا۔ اس واقعہ سے تمام شہر میں وادہ اور ایک شہر پرا گیا۔ لیکن پھر خراسانی اور سکون کا عالم ہو گیا۔ یہ واقعہ ۵۵۰ھ کا واقعہ ہے جس کا بیان آیا۔

امیر عباسی سلطان محمود کا از غلام تھا عادل ایک حیرت فرما باطنیہ پر کثیر الجہاد اور بدھ و عبادت سے بے

فیصلہ مقرر کیا اور سلطان مسعود اس مقررہ میں سے بعد سے امرامہ منتقل ہو گیا اور عراق چھوڑ دیا۔ شیراز اور مرہٹہ علاقے اور ان کے ممالک میں بجز بلوچانہ کے کسی ملک شادکان کی روئے کیا ملک شادکان کی روئے دروازہ سلطان مسعود ہاتھ لگے مالتو تھا علیہ مقرر کیا۔ سلطان شادکان مرہٹہ میں داخل کیے گئے کیا روئے اس کی خلیفہ مقرر کیا۔ اب اس کی بیوی چاہا تو بھی فراہم کیا۔ سلطان مسعود اس حال سے کہہ کیا لیکن عدنان مسعود نے اسے ہاتھ اپنے چچا سلطان شجر کی وجہ سے اسے وہ مدت نہ دیا۔

نہیں وہ ان کا تار و پود جس کو زکوٰۃ جب اس کی اطلاع ہوئی کہ خلیفہ عثمانی نے سلطان محمود کو لکھا ہے اور اہلاد
خدا کی ہے تو خدا کو کوئی پروا علی کا نہیں دیکھ۔ اسی حکم کو زکوٰۃ کا یہاں میں نے بعد سلطان محمود اپنے چچا سلطان عثمان سے سنا
کہ خیر باد روان ہو نہ شوال ۱۰۰۰ھ میں بغداد پہنچا۔ طبرستان میں مرحوم جو کہ قزوینی ہو گئے کیا سلطان خوزجہ عثمانی خیرباد کی کہ کوچ
کر آیا۔ عثمانی سلطان دیکھ کر پھر زکوٰۃ علی کا نہیں دیکھتا بلکہ زکوٰۃ علی کی سن کا خیرباد کو مقدمہ کی سلطان محمود کو بھی نہ کیا۔

”جو کئی دقات میں میرا مقام پر اس سلطان مسعود نے دقات پائی۔ جو دندوں نے سخت سے ہاتھیں مانی صورت کی ان کی خدمت کے زمانے تک کو قید کا ستارہ اقبال ان پر پڑا۔ اس کے بعد قریب شرمع ہوا۔ اس کے مرنے۔ جو کہ باطلت ملو کی کھوت آگئی۔“

اس سلطان محمود بن خلجی کا زمانہ تھی۔ یہ افسوس ہے کہ اس کتاب کو ۴۵ برس پہلے ہی خریدی۔ تاہم مصلحت غرضی حاشیہ نگار نے اس پر ایک حوالہ دیا ہے۔ اس کتاب کے حاشیہ نگار نے اس کتاب کو ۴۵ برس پہلے ہی خریدی۔ تاہم مصلحت غرضی حاشیہ نگار نے اس پر ایک حوالہ دیا ہے۔

[illegible][illegible]

ایضاح کی وضاحت۔ سلطان محمود اور موہ نے اپنی اہمیت کا بڑا بھروسہ شہر کی طاقت پر کیا اور صلاحیت برقی سے رہنے کی حاجت کی ابتداء سے نہ ابھی نہ اسے بے دشمنی رکھنا پر قائم رہا۔ سلطان محمود کو، جو بہادر بادشاہ مسلمانوں میں سرکاری کے لیے روانہ ہوئے، اپنا رخ یہ خبر پا کر بھرپور کھینچا۔ سلطان محمود اور اپنا رخ نے اتفاق کیا کہ شہر شاہ زادہ ان کے سلطان محمود اور موہ کی خدمت میں نہ آمدنی کا طریقہ بھیجنا گذرانے کو نہ تھا، ایک پیش کیے سلطان محمود کو دروازے سے اتر کر آیا۔ اپنا رخ نے یہ جنگ دیکھ کر اظہارِ اہمیت کی غرض سے اپنے کڑے کلموں، حالتِ سلطان محمود کی خدمت میں بھیج دیا۔ سلطان محمود کا فخر فرو ہو گیا۔ پھر پیش بندی نہ کی، موہ کے ساتھ واپس آیا۔ اپنا رخ نے زبانِ اہستان ورامن کے صوبہ پر قابض ہو گیا۔

جنگ موہ و ستر غریز کی۔ ستر غریز بنی سلطان شہر کے اکرا کیوں، دولت میں سے تھا، یہ کاروں بھی موز۔ یہ صاف نہ تھا۔ جس وقت موہ جنگ اپنا رخ میں مشغول اصراف ہوا تو ستر غریز بنی سلطان محمود بنی کے شہر سے چھوڑ کر ہر گز نہ چلا گیا اور قید کر لیا۔ بہت سی ترکوں کا ایک گروہ رہتا تھا۔ اس نے ستر کو حسین بادشاہ غوری سے مل جانے اور اس کے مہم حکومت کے ذریعہ خصوصیت کرنے کی رائے دی جو جنگِ سلطان محمود کی حکومت کو روک دینا چاہتی تھی۔ اور گورنر بنی سو۔ چات لک کو روک دیتے جاتے تھے۔ ستر کے داغ میں یہ بات نہ آئی خود بخود حکومت کا ختم ہوا۔ موہ کو اس کی اطلاع ہوئی فوجیں آراستہ کر کے ہرات پہنچا کر لیا۔ پہلے بنی کا سر ہٹا دیا۔ ستر کے سرخس ترک موہ سے مل گئے اور اہمیت قبول کر لی اور ستر کو دھوکہ دے مار ڈالا۔ سلطان محمود کا ہر دست پر قبضہ ہو گیا۔ ستر کے لشکر کا بقیہ ماندہ نصرا رخ کے کچھ پر چھ گیا۔ فوجوں اور ان کے ذرائع سے طاقت گہری کا ہزارہ ترکوں کو یورپی فوجی اور بریڈی کی کوئی جھڑپ نہ ہو سکتی تھی۔ وہ اپنے فوجی۔

موہ اور ترکوں کی جنگ۔ ترکوں نے پہلے بنگار کے بعد بھڑے آپ اور پڑھ آئے ہیں بلخ میں قیام اختیار کیا۔ فراسان کی غارتگری اور اس سے دست کش ہو گئے اور ترک گروہ نے سلطان محمود بنی خان محمد کے حکومت کی اہمیت قبول کر لی۔ وہ اس کی دولت و حکومت کا بڑا راہ تھا۔ شہنشاہ مسلمانوں میں ترکوں کے ہاتھ میں پھر چلی پڑا ہوئی رٹا سے مروی طرف طاقت گہری کے لیے ہوئے سلطان محمود بنی وقت سرخس میں تھا۔ موہ چھوڑ کر بنی فوج کے ترکوں کی روئے تمام کے لیے روانہ ہوا۔ ایک مقام پر مقابلہ ہو گیا جس میں موہ کو کامیابی ہوئی، اتفاقاً کرنا ہوا اور پڑا۔ ترکوں کا ایک گروہ گروہ کام آ گیا بہت سامان، اسباب فوج کے ہاتھوں کا مظہر و منہور سرخس واپس آیا۔

ترکوں کی سرخس میں غارتگری۔ اس کے بعد موہ اور سلطان محمود نے ترکوں کی گرفتاری پر کوہ پاندھی فوجیں عرب کر کے سرخس سے نکلے۔ شہر ان سے مذکور میں ترکوں سے مقابلہ ہوا، انھیں باہر اٹھائی، دلی ہر گز ترکوں سے مقابلہ ہوا۔ نین ہارڈی ہوئی ہر گز ترکوں کو شکست ہوئی، چھوٹی لڑائی میں ترکوں کا لشکر کا صیاب ہوا، سلطان محمود بنی فوجی میدان جنگ سے بھرپور تفریق ہوئی، اپنی ایک گروہ کام آ گیا، ترک مرویں داخل ہوئے۔ اس گروہ کے ساتھ فوجی سے چلی آئے علماء اور اہل وقت کی تقصیر۔ عہدہ کی ان کے بعد سرخس اور طبرستان کی طرف پہنچے۔ یہ زور غارتگری کا ہزارہ ترکوں کا ہوا، گروہ کیا دیر پاتے

ہرگز نہ ملے گا۔ یہ سچ ہے۔ _____ (۱) _____
 فحشیت، شرب، بران، دھوئے (اس واقعہ میں برصغیر کے مقتولوں کی تعداد دس چار لاکھ بتائی گئی)۔ اسے اپنی اور گھر سے
 ہرگز نہ ملے گا۔ یہ سچ ہے۔

[illegible]

سلطان محمود کی رودادگی خراسان: سلطان الدین عراقی، جو درحدیچ، خراسان سے تھیں، وہ یہاں
 تاجدار امیر سکریہ دہلی تھے کہیں ملائیں کیا سوچ دیجئے کہ کراتا براسان اور پھر وہیں چلا اور مہرینا جو تھیں تو ان کی
 حکومت پر تھیں کیا اس پر نہ ملے بلکہ وہ ان کو دیا تھا تو تھیں کی حکومت وہاں کی۔ حوت مارا نہ تھیں بلکہ سلطان محمود
 نے اس پر کیا سوچا ہے۔

طغوس کی تباہی: چونکہ اس طغوس نے ترکوں کی اطاعت نہ کی تھی اس وجہ سے ترکوں نے قذرفہ و سادفہ: قذرفہ: ذہور کو نیٹا چڑھے طغوس کا قصہ کیا اہل عرب نے بھی گوت و طاقت کے ذریعہ جنگی مقابلہ کیا مگر جماعت بہت ہو گئے ترکوں نے طغوس سے واپس ہٹ کر قتل و غارتگری کا مونی۔ قتل و غارتگری کا سہارا لیا۔ تاہم اگر کسی فیضان چور و ابلج نے لے لے جلال الدین خوارزمی کا سامنا کرنا پڑا تو کفر و کفر کے خلاف انتہائی طاقتور نہ ہو سکتا تھا۔ قذرفہ و سادفہ: قذرفہ: ذہور کو نیٹا چڑھے طغوس کا قصہ کیا اہل عرب نے بھی گوت و طاقت کے ذریعہ جنگی مقابلہ کیا مگر جماعت بہت ہو گئے ترکوں نے طغوس سے واپس ہٹ کر قتل و غارتگری کا مونی۔ قتل و غارتگری کا سہارا لیا۔ تاہم اگر کسی فیضان چور و ابلج نے لے لے جلال الدین خوارزمی کا سامنا کرنا پڑا تو کفر و کفر کے خلاف انتہائی طاقتور نہ ہو سکتا تھا۔ قذرفہ و سادفہ: قذرفہ: ذہور کو نیٹا چڑھے طغوس کا قصہ کیا اہل عرب نے بھی گوت و طاقت کے ذریعہ جنگی مقابلہ کیا مگر جماعت بہت ہو گئے ترکوں نے طغوس سے واپس ہٹ کر قتل و غارتگری کا مونی۔ قتل و غارتگری کا سہارا لیا۔ تاہم اگر کسی فیضان چور و ابلج نے لے لے جلال الدین خوارزمی کا سامنا کرنا پڑا تو کفر و کفر کے خلاف انتہائی طاقتور نہ ہو سکتا تھا۔

اوپر کا محاصرہ پیش پور آپ نوید ہو گا کہ درہان سے مسجد وقت - جائزہ محو قضا مانا دینے اور ہاتھ - ساج اس کے ہمراہ نہیں تھے۔ تمام جہازیں بھی وہ لے گیا تھا۔ چاہے محو کی دیوانگی کے بعد برہان سے قراقرم اور نواح پشاور و تاجیک ترکوں سے کسی کا تعلق نہ ہو۔ یہاں تک کہ جو یہاں سے پڑاؤں رکھ کر رہا تھا۔ یہ ترکستان سپاہی نے گرفتار کر لیا تھا یہ ایک دے اس کے قبضے سے نکل گیا۔ کہ نہ پناہ پیش پور - چیتا۔ پھر سلطان محمد ترکوں نے ساتھ لادشہاں سیدہ گورنر پیش پور پناہ تو یہ پیش پور چھوڑ کر چلا گیا۔ ترکوں نے پیش پور میں داخل ہو کر اس پیش پور سے تھوڑے وقت میں نکل گئے۔ خود احمد شہزادہ کے مرض اور سر کی طرف کوئی نیا سونچا ہوا شہر پہلے تو سے پھر پیش پور پہنچا۔ اگلے پیش پور واقعہ پر آتا ہوں تو مزید اس کے بعد یہاں اور یہاں پہنچ کر اس سے متعلق کیا - شہر بن گیا۔ بہت سے تو اس کو کھل گیا۔ فوج جو کچھ بھی حملہ و ختم کر رہا تھا۔

[illegible][illegible]

میرید اور محمود کی مصافحت : خان محمود بن ملتان جو اس وقت تلہ ٹوبہ کے ساتھ تھا ان واقعات کو بھی فراموش نہ ہوا۔ مزید کے پاس چلا گیا۔ پھر پراپر مولوی کی صفہ گورنی میں اس جہت خان کو لکھا کہ تو اور کوہر کے درمیان مصافحت ہوگئی تو ان اور مجھ سے کائنات پر کیا ہے۔

[illegible]

تک ان کے تھے محض، اور جنگ میں مزید کام نہ پایا۔ ان کو گرنے کا اس نے اس کے تصور زوال دینے قسم کھائی تھی اس واسطے کہ یہ مزید بے یار و مددگار نہ رہے۔ اس نے طرف برحق اس کو اس نے اعانت کی تھی۔

فتح اسفراین اسفراین کے شہر کے لیے فوج روانہ کیا۔ وائی انہیں عیدار میں نہ ہو کہ قلعہ بند نہ کیا۔ وہ یہی فوج نے محض ورمزید۔ آخر کو دربار میں نے بھی تھکوا، اس نے اور اپنے کو اس سے جدا کر لیا۔ قلعہ نے اسے پاہنچے تھا۔ باغ بھیج دیا، انہیں بطور صلہ الیہ بھیجا اور اس نے آخر قلعہ میں بار ڈال گیا۔ فتح اسفراین کے بعد سوزہ نے قلعہ اور نیٹاپور کے گورنران پر قبضہ کر لیا۔ غلامت و سلطنت مستحق ہوئی۔ جیسا کہ اس سے پہلے اسکی دواں کا تھا۔ یہی طریق قائم ہو گیا۔ یہ اسے شہر و ایران کے تھے دونوں کا شاہ کیا گیا۔

یونین و برات پر فوج کشی اس کے بعد مزید کو یونین اور برات کے فتح کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ فوجیں مرتب کر کے حاصرہ کر لیا۔ بدوہان مقامات تک پہنچیں، بادشاہ خود اس کے قلعہ میں تھے پناہ لے کر کھڑے ہوئے۔ قلعہ کی مدد سے پر فوجیوں کو اس نے سوزہ نے یہ خبر پہنچا کہ حاصرہ و غنائیا۔ یونین اور برات جیسے کہ فتح کرنے کے بعد اس کے قلعہ میں تھا اس کے بعد میں رہے۔

گرج کی شہرانی پر فوج کشی گرج نے، شہر میں اس کے میں شہرانی (صوبہ اران) پر فوج کشی کی، اور یزید و فتح اس کے فتح کرنے کا پامال کیا۔ بہت سے دروغے درگاہ قید کر لیے گئے۔ شہر و اس میں ابن ابی اسحاق بن ضحاکہ والی غلام نے ایک بڑی فوج جمع کی، اس میں کچھ بھی تھے، اور یہ کہ وہ فوج بھی تھی کچھ دیگر کام کرنا تھا اور گرج کے صوبہ پر چڑھا۔ جنگ پھر فتح شہر و اس میں برائیم و شکست ہوئی۔ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ قتل کر لیا گیا، اور بہت سے شاہ جنگ شہید ہو گئے۔

جنگ اجتناس و گرج اس کے بعد وہ شعبان ۷۵۵ھ میں تیسری بار یونین کے شہر نے ہلا۔ اسلام پر مصداق شہر و یونین (صوبہ) اور باجیان اور بادامی اور صنیان کا کچھ حصہ و اپنا ایلدز اس کی اٹھائے ہوئی فوجیں مرتب کیں اور اس سے بدلہ لینے کے لیے فوجی پناہ و ایلدز میں ابن ابی اسحاق بن ضحاکہ والی غلام و دروغے اور اس کے بھی ایلدز کے ساتھ تھے۔ چالیس ہزار جنگ آرمیوں میں تھے۔ وہ دفر ۷۵۵ھ میں گرج کے شہر میں داخل ہو کر میدان بزرگوار قتل کر دیا۔ گرجیوں میں ہر ہر کو لے لیکن کامیاب نہ ہوئے، فتح نہ کی، کاسہ انگ، اسلام کے سر پر نہ تھا۔ یہ شہر مدحور تھیں اور اس کے شہر و گرج لے گئے اور گرج میں اسے آئندہ اور مشرق پر سلام ہو گیا۔ لشکر اسلام ایک دستہ کے تیسریں قلعہ میں بند کر دیا۔ گرج نے لشکر اس میں قتل کیا اور فتح نہ کی، اس کے قلعہ سے لڑا اور بڑا۔ لشکر اسلام بہت آہستہ پیچھے ہٹا۔ اس میں گرجیوں کا وہ دستہ جو گرج سے آئے تھے۔ امیر زہرا گرج نے اس کے قلعہ سے قتل کر دیا۔ گرجیوں کو گرج کے قلعہ سے لے کر باغے لشکر اسلام نے قلعہ و اس میں رہا کیا۔ اور جب قلعہ تباہ کرنے چاہے تھے اور بہت سے گرجیوں کے قتل ہوئے اور بے شمار قید کر لیے گئے۔ لشکر اسلام مظفر و نصیر و مال نصرت سے کروا لیا ہوا۔

میرزا علی محمد بن شہزادہ قاجار نے سب سے پہلے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ کر سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

میرزا علی محمد بن شہزادہ قاجار نے سب سے پہلے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ کر سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

میرزا علی محمد بن شہزادہ قاجار نے سب سے پہلے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ کر سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

میرزا علی محمد بن شہزادہ قاجار نے سب سے پہلے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ کر سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

میرزا علی محمد بن شہزادہ قاجار نے سب سے پہلے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ کر سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس کے بعد وہ قسطنطنیہ پہنچے اور سلطان عبدالعزیز کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

ہارن بنی ہندوں سے بدسلوکی۔ بلوچان، فرماہم شاہی، ولسی۔

ہندوان کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ آقسنگر سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ مختہ جنگ کے بعد آقسنگر کو شکست ہوئی۔ مراد علی قلعہ بند ہو گیا۔ ہندوان مراد کا ماسرہ کر کے روزانہ جنگ سے آقسنگر کو شکست کرنے لگا۔ آقسنگر نے پھر ہوشیار پور کا بیام بھجیا۔ فرخین میں آقسنگر بیام ہوئے۔ بیام مصالحت ہوئی۔ ہندوان اپنے باپ ایدکر کے پاس چلے گئے۔

جنگ زرگی و خصل: چنگیز دینی بن دھاروالی فارسی نے اپنی فوج کے ساتھ فتحی اور بدھ لٹائی کا راز شروع کر دیا تھا۔ باد بے جا نہیں دیا تھا اس وجہ سے فوج نے آکھڑے کو وہی خودستان سے خدا و کتابت کر کے ایدر ہانے کے لیے بلایا۔ چنانچہ زرگی فوج نے مراد کی طرف روانہ ہوا۔ زرگی دس سے ستر سو لڑنے کے لیے لگا۔ دونوں نے خوب خوب زور آزمائی کی۔ انیم بھجیا پر ہوئے آخر زرگی کو شکست ہوئی۔ اگر دھاروالی کے پاس جا کر پناہ لی۔ خصل نے فارسی پر قبضہ کر لیا۔

خصل کی پسپائی و مراجعت: قبضہ فارسی کے بعد خصل کا راج بھی پھر تباہی، فارسی ہر طرح طرح کے مظالم کرنے لگا۔ اس کا نتیجہ نرسنگا نوت مار کرنے لگا۔ دیہات اور قصبہ کو وہاں کر دیا۔ کوئی فریادیں خاورد نہ کی۔ علی۔ اہل فارسی کو اس سے خیریت پیدا ہوئی۔ لشکر دس کا چھ حصہ رہی۔ کس پاس پہنچا۔ خصل کی زیادتیوں کی شکایت کی۔ زرگی کو بدلہ لینے کا موقع مل گیا۔ خصل کی فوج فرما کر کے فارسی پر چڑھا۔ خصل فارسی چھوڑ کر خودستان چلا گیا۔ پودا تھا کہ ۱۲۵۷ء کے ہیں۔

جنگ ایلہ کر و اچانچ: اچانچ متحدہ بلوچین اور جھگڑوں کے بعد سے پرانی شرط پر قہر پڑا۔ ہوا کی ایلہ کر و فریق قاب۔ کوسلا نہ راج جو باہم فرمودہ تھا ادا کرتے رہے چند روز بعد جب اچانچ کی قوت ذرا بڑھ گئی تو قہر میں مصروف کا بہانہ کر کے راج ایلہ کر دیا۔ ایلہ کر نے ایلانچ پر چڑھائی کر دی۔ ایلانچ مقابلہ کر دیا۔ مہمان کی لڑائی ہوئی۔ ایلانچ شکست کھا کر ہوا کا قلعہ طبرک میں قلعہ بند ہو گیا۔ ایلہ کر نے کامرہ کیا۔ مدلوں کا ماسرہ کیے رہا۔ مگر کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ ایلہ کر نے ایلانچ کے غلاموں کو مائے کی گاری۔ سمجھا بھگا کر باہر دینے کا لالچ دے کر ایلانچ کے قتل پر تیار کر دیا۔ چنانچہ ان تک حراصول نے ایک روز موقع پا کر ایلانچ کا کام تمام کر دیا۔ پھر یہ تھا ایلہ کر نے دے اور طبرک پر قبضہ کر لیا۔ علی بن عمر و باقی کو گورنری دھائی اور ان تک حراصول کا زبانی لشکر یہاں لایا گیا۔ چانچم دیا اور پوجا گھر دی۔ زور دینا کیا تھا۔ مجبوراً یہ سب مستنکر ہو گئے۔ جو غلام ایلانچ کے قتل کا بانی سمجھے تھے وہ قتل اور پینٹیاں خوار زم شاہ کے پاس پہنچا۔ چونکہ خوار زم شاہ اور ایلانچ میں اتحاد تھا اس وجہ سے ان تک حراصول کی پاداش میں خوار زم شاہ نے اس غلام کو سولی دے دی۔ راج

نتیجہ کار بد کا کار ہے

لنگ ظفر کی وفات: لنگ ظفر میں لنگ ظفر بن فاروق بک دلی خزان نے سزا آخرت اختیار کیا اس کو بڑا پایا اور سلطان شاہ کرمان کا حکمران بن لنگ ظفر کی چھوڑ کر کامرہ شاہ شہنشاہ کے سلطان و حکومت کا دھوکا کیا۔ اور سلطان شاہ نے جنگ کی اور اسے شکست دی۔ بہرام شاہ و بھل پریشان حویہ کے پاس خیشا پور پہنچا۔ مگر وہاں سے فوج اور فوج سے اس کی مدد کی۔ چنانچہ اپنے بھائی اور سلطان شاہ سے لڑنے کے لیے روانہ ہوا۔ اس لڑائی میں اور سلطان شاہ کو شکست ہوئی۔ بہرام شاہ

نے کرمان پر قبضہ کر لیا اور اسلطان شاد امداد کی غرض سے ایلدیز کے پاس اصفہان پہنچا۔

اسلطان شاد کی وفات : ایلدیز نے ایک فوقانی نئی اداۃ جنگ شعلت کی۔ اسلطان شاد کو اس کی جانب سے دھمکائی
نہانے پہنچے تھے لہذا وہ کانیزہ کا دیوار کرمان پہنچا اور شاد کے قبضہ سے نکال کر اسلطان شاد کے ہر اکروہ۔ جو بہ شاد
فرمانی صورت بنائے اور کچھ تیار کیا اور میں ایلدیز کے پاس پہنچا اور یہ سب کچھ کیا افعال یہ کہ وہ شاد کے بعد اسلطان شاد کا
انفال ہو گیا بہرام شاد کرمان واپس آیا اور کاغذی ہو گیا۔

خلافت مستغنی یا سرافندہ : اس کے بعد مسیحہ بائبل میں غلطیہ بعد اوائے وقت پائی۔ اس کا مینا مستغنی یا سرافندہ
خلافت پر منتخب ہوا چونکہ ہم خلفاء عباسیہ کے حالات بالخصوص ایلدیز کے ہیں اس وجہ سے یہاں پر ان خلفاء کے اور
حالات نہیں لکھنا چاہتے۔ مسیحہ اور مستغنی کے پیش رو خلفاء کے حالات اس وجہ سے تحریر کیے گئے ہیں کہ وہ خلفاء و زمرات
خلافت مستغنی عباسی سے تخت خلافت پر منتخب ہوئے و شاد شریعت کے حقہ خود مختار تھے۔ ان پر کئی ملکان کا اثر و برکات
قائم تھا۔ ان کے دلوں کی حالت کے بعد ملایطت کو قریب کر رہا۔ ان کی حکومت کو اس کے بعد سے کوئی شریعت اور مغرب
میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں اس سے خلفاء عباسی کو بعد امداد اس کے ساتھ ملحق میں خود مختار حکومت حاصل ہو گئی۔
اس سے بیشتر خلفاء عباسیہ کے متبوعہ ملایطت کے حالات کا غلطہ چھوٹا ہوا تھا۔ لیکن اسلطانین ملایطت میں باہر ملایطت و
چھوٹے ہونے کا باعث ہوا حکومت سے ملکی کرنے کی غرض سے باہر ملایطت و پھر ہوئے۔ چنانچہ بعد کے خلفاء عباسی نے ان
کے مخالف پر قبضہ کر لیا اور جہاں ان کے مخالف ہو گئے خلافت کے علاوہ حکومت کی ملایطت بھی انہی کے قبضہ وقت میں رہی۔
یہاں تک کہ غلطیہ مسیحہ عباسی کی حکومت و خلافت کا پلاؤ کے ہاتھوں ختم ہو گیا۔

خوارزم شاد کی وفات : جس وقت خوارزم شاد (اسلطان) ابن تیمر ترکوں سے شکست کھا کر خوارزم واپس آیا
میں سے قاضی کا کہ آپ اوپر چڑھ آئے ہیں ۵۵۵ھ میں اس نے وفات پائی اس کا چھوٹا بیٹا سلطان شاد نے قاضی حکمرانی
زیر دہن کیا اس کا بیٹا امداد الدین عقیق خوارزم میں موجود تھا یہ خبر پا کر ترکان قضا کے پاس چلا گیا۔ امداد کی
دور حکومت کی ترکان نظام اس کی اداۃ پر کمر، دھمکی خوارزم آئے اور قبضہ و لاویہ سلطان شاد کرتا چلا آیا۔ اس کے پاس
نیشاپور پہنچا علامہ ابن عقیق نے مقابلہ میں امداد چاہی مگر وہ اپنا لشکر راستہ کے خوارزم روانہ ہوا۔ ملاوندین غرض
مقابلہ پر آیا وہاں فریقین کی کھول کر کے ملایطت ہوئی۔ جنگ کے دوران ملایطت کو ہار ہو گیا۔ باوجود نیشاپور و ملاوندین
عقیق سے سامنے نہیں آیا وہ جلی کر دیا گیا۔

ایارست کی وفات کا ردوالی : شکست کے بعد ملایطت کا لشکر نیشاپور واپس آیا اور اس کے بیٹے سلطان شاد کو تیمر بن ملایطت کو
تیمران بنایا۔ سلطان شاد و ملاوندین عقیق میں جو واقعات رونما ہوئے ان کو ہم ان کی حکومتوں کے مکرر سے ملایطت پر
تکرمیں ملایطت کے قتل کا واقعہ اور طریقہ سے بھی بیان کیا گیا ہے اسے بھی اسی مقام پر لکھیں گے۔

اس کے بعد خوارزم شاد (عقیق) نے ایلدیز کو نیشاپور پر چڑھائی کی اور یہاں سے واپس آیا اور یہی وہ سلطان شاد

کہا کہ اگر تم نے مجھے دے گا۔ کہہ کر وہ اٹھ کر چلا گیا۔ ان لوگوں نے اسے دیکھا کہ وہ چلا گیا۔

قرآن قبول از سلطان : اس کے بعد ایک روز شب کے وقت جماعتِ خواب بھی نے قولِ سلطان کا کام تمام کر دیا۔ بہت جستجو کی گئی تو نہ پا پڑا۔ اسی کے بعد سولہ ایک جماعت کو اس شب کے کچھ کچھ لوگوں کے محراب ہوئے ہیں مگر نہ پڑا گیا۔

قول از مسلمان : میرے معلم عادل ٹینک سیرت اور خوش خلقی تھے ایرانی کا بارہ بیٹے کو زور و دست دے رکھا تھا۔ ان کے مرنے کے بعد قرآن بھی پڑھا۔ (قول از سلطان کا جھگڑا) حضرت ان صاحب نام شہر میں جو قول از مسلمان کے بعد میں تھے قابض ہو گئے۔

بہارِ انیر سلطان مغرل کا قبضہ : قول اہل ان کے نقل ہونے کے بعد سلطان مغرل اس قلعہ سے ہر میں قول
 اہل ان کے قید کیا تو قتل کیا۔ شاہی قیدیوں میں سے جو کسی بہارِ ان کے قبضہ کرنے کیلئے نہ آیا تھا، بلوچان کے مہاراجت
 و سرکار کا ایک دوسرے سے تھا وہ یہ کہ جس کی شکست کا حکم دے چا گیا وہ سلطان مغرل نے بہارِ ان کے قبضہ کیا۔

[illegible]

سلطان طغرل اور خوارزم شاہ: خوارزم شاہی واپسی کے بعد سلطان مغرل نے رے کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ خوارزم شاہی فوج پرورد سے سراسیمہ تھا۔ شہنشاہ نے رے کا قلعہ پریشان ہو کر جہاں سلطان خوارزم شاہ کی خدمت میں ابرود کا وہ پہنچا۔ جہاں افسدہ کی اتفاق سے جس وقت کھلب کا کھد تو خوارزم شاہ کے رہبر میں حاضر ہوا۔ اس وقت فیض علی کا بھی یہی فرمان لپے ہوئے پہنچ گیا۔ خلافت مآب نے سلطان مغرل کی یہ تیاری کی شکایت تحریر کی تھی اور یہ تھا تھا کہ کہ ان شہروں پر قبضہ کر دیا کہ وہ اپنی قاصر ہو جائے۔ خوارزم شاہ نے خلافت مآب کے فرمان کو براہ راست ابرو اٹھوں پر رکھا اور بیشاپور سے روانہ ہوا۔ کھلب نے اس کی اطلاع کو پہنچا۔ مآب نے اسے سخت سمجھا اور اس کے ساتھ ہوا۔

جنگ سلطان قطزل و خوارزم شاہ۔ سلطان قطزل روس کی نگرانی میں شریعت پر قائم رہا۔ اس کے بغیر سلطان پر اس میں۔
 ۱۰۹۱ء میں اس نے قزاقوں کی فوج بھیجی جو سلطان قطزل نے طلب خوارزم شاہ پر حملہ کیا اور اسے
 خوارزم شاہ کے قبضہ میں لے گیا۔ خوارزم شاہ کی فوج نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ دیکھی ہوئی تھا۔ گھوڑے سے زمین
 پر آ رہا۔ کسی سپاہی نے سر اٹھایا۔ خوارزم شاہ نے اسے مارا اور تمام سپاہیوں پر قہر کر لیا۔ اسے اس اور اس کے صوبہ پر غلبہ
 میں پہلے ہی کہ جسے خوارزم شاہ نے اپنے قابض کو چھوڑ دیا۔ اس نے اسے اس کے تمام اور اس کے سلطان قطزل کے

امیر خسرو نے یہ کہیں یہ کہیں کا نام نہ لیا اور اپنا مقصد یہ اور پایا کہ وہ اپنی اپنی غرض کو حسب قوت حاصل کرنا ہی نہ کر سکتا تھا، بلکہ اپنی غرض کو یہ کہیں اور اسے قائل کرنے کا مقصد یہ کہ وہ خود اپنے مقصد کے لئے قائل ہو کر نہ لڑا جس میں جہاں وہ اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

از ایک اور وائی از ملک: آپ نے بھی یہ کہیں یہ کہیں کا نام نہ لیا اور اپنا مقصد یہ اور پایا کہ وہ اپنی اپنی غرض کو حسب قوت حاصل کرنا ہی نہ کر سکتا تھا، بلکہ اپنی غرض کو یہ کہیں اور اسے قائل کرنے کا مقصد یہ کہ وہ خود اپنے مقصد کے لئے قائل ہو کر نہ لڑا جس میں جہاں وہ اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

خود از زم شاہ کا با اثر تھراؤن پر قبضہ: مرام نے یہ کہیں یہ کہیں کا نام نہ لیا اور اپنا مقصد یہ اور پایا کہ وہ اپنی اپنی غرض کو حسب قوت حاصل کرنا ہی نہ کر سکتا تھا، بلکہ اپنی غرض کو یہ کہیں اور اسے قائل کرنے کا مقصد یہ کہ وہ خود اپنے مقصد کے لئے قائل ہو کر نہ لڑا جس میں جہاں وہ اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

از ایک کا مرام اندر پر قبضہ: مرام نے یہ کہیں یہ کہیں کا نام نہ لیا اور اپنا مقصد یہ اور پایا کہ وہ اپنی اپنی غرض کو حسب قوت حاصل کرنا ہی نہ کر سکتا تھا، بلکہ اپنی غرض کو یہ کہیں اور اسے قائل کرنے کا مقصد یہ کہ وہ خود اپنے مقصد کے لئے قائل ہو کر نہ لڑا جس میں جہاں وہ اپنا مقصد حاصل کر سکتا تھا۔

آپ غمیں اور تنگی۔ ایہ غمیں کے ابتدائی حالات اور حکومت حاصل کرنے کے واقعات آپ اپنی پڑھ آئے ہیں اور بارہ گیسٹ کی سرورہت تھیں ہے جس وقت اس کا قدم استقلال کے ساتھ حکومت پر جم گیا بعد ازاں اصلاحیات اور سوسائٹی کے قیام میں ہو گیا۔ کثیر السعد اور فوج بھی منع ہو گئی نشان و شوکت بھی بڑھ گئی تو خود مختار حکومت کا ہی ہوا۔ عرصہ اس قدر بڑھا کہ اپنے آقائے نعمت بھوان (جس نے اس کو برہمن کو حکومت عطا کی تھی) کے لڑکے ایک بچہ چڑھائی کر دی، نزدیک اس وقت آذربائیجان میں تھا۔ بھوان کے خاندان سے ایک شخص منگلی نامی ایہ غمیں کے روک تھام کے لیے اجماع جمایا کہ بھوان کا ایک بڑا گروہ ساتھ ہو گیا۔ بات کی بات میں کثیر فوج فراہم ہوئی اس واقعہ میں ایہ غمیں دیکھتے ہوئے منگلی نے قاتلہ ہوں پر قبضہ کر لیا۔

وہ ہمیشہ شکست کھا کر ہتھیار چھوڑ دیتا تھا۔ آپ نے اس کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔ عزت و احترام سے طاقت کی۔ یہ واقعہ ۱۹۷۹ء کا ہے۔ ہمیشہ کے بعد اس میں تمام اعتبار کیا۔

قتل ایہ فحش خلافت مآب نے ایہ فحش کو مخصص دیا اور حکومت طاعتیہ جس قدر بلا واسطہ کے قبضہ میں آئے ان کی منہ حکومت حرمت فرمائی اور فحش کے خلاف ایسے جس شخص سے کیا۔ ایہ فحش بلند اس سے ہزاروں کی جانب واپس ہو اور بلند اس کی افواج کے انتظار میں سلیمان بن ہرجم و ہرجم ایسی نہ ترکاں کے پاس قیام کیا۔ سلیمان نے غیہ طور سے شکل کو ایہ فحش کے حالات لکھ بھیجے اور ایک روز صبح پا کر ایہ فحش کا کاسہ نہر نہر دیا۔ سرانکہ نہر شکل کے پاس بھیج دیا۔ ایہ فحش کے تمام ہر اسی منتظر ہو گئے۔ شکل نے ایہ فحش کے تمام جھوٹے شہودی برہنہ کر لیا۔

سنگھ کی سرکشی: خلافت مآب کو اس واقعہ سے محنت و غماختی پینے لگوئی، سنگھ کو تو یہ ہے: یہ تو اور ناراضگی کا عکاس تھا۔ سنگھ نے کچھ بھی سمجھ نہ کی، خلافت مآب نے اس کے آقا زاد یک بن ببولان والی آؤر بانجیان کو اس کی شکایت کھس فوج کھی کی ترغیب دی، اداؤ کا وعدہ کیا۔ جلال الدین بن اسلمی والی کلمہ موت کا فربک کی موافقت اور ان کے ساتھ بیکو سنگھ سے لڑنے کا پیمانہ کرچکا اور باہم پیرا دیا کہ کاشیانی کے ہر مساد کی طور پر تینوں خرقیوں میں ممالک جھوٹ تقسیم کر دیے جائیں گئے، خلافت مآب نے فوج کی روانگی کا حکم دیا اپنے خدام سکر مسروی پ چپ اسع کو سپہ سالار مقرر کیا، مظفر الدین کو کبریٰ بن زین الدین علی کو جب والی ارطل و شہر زور کو کھی شریک جنگ ہونے کا حکم صادر کیا اور یہ ان جنگ کا سپہ سالار، مظفر الدین کو مقرر فرمایا۔

سنگی کی شکست و فرار: چنانچہ یہ فرحیں دل بادل کی طرح بہ ان کی طرف چہمیں: سنگی میں مقابلے کی قوت نہ تھی۔ یہ ان چھوڑ کر ہماک نکلا چھاؤں میں جا کر چھپ گیا۔ حملہ آور راج نے تعاقب کیا دامن کو وہ پر چاؤ ڈالا۔ یہ بھاگ کر چلی پر سنگی تھا اور نیچے حملہ آور فرح تھی۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ انہی کی فرح میدان جنگ سے ہماک کھڑی ہوئی۔ سنگی پہاڑ کی چوٹی پر چلا گیا۔ رات ہوئی تو انہی کے سپہ سالار چہمیں وائیں آیا صبح کو پھر دونوں طرف ہما چلے وہ پہرے ہوئے۔ ان جنگ میں سنگی کو شکست ہوئی۔ میدان جنگ سے ہماک کر پہاڑ کی چوٹی پر چہمے نمودار ہوا تو لہم کی فرح چارے کی دودھ بھانگ

باب : ۷

ملک خوارزم محمد بن انوشکین و اسنر بن محمد

انوشکین غرشی۔ حکمران خوارزم کا دورہ اعلیٰ اور جہانگیر "انوشکین" ترمی السی اور غرشیان کے رہنے والے ایک شخص کا غلام تھا ان کی ستائش سے انوشکین غرشی کہا جاتا ہے اسراہیلجو ترمی سے ملا ایک آدمی ایک سردار نے سے فرمایا۔ چونکہ انوشکین میں تحریر معمولی جماعت اور عقل و فراست تھی اس لیے اس سے بہتر کا ایک اسے بہت زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ انوشکین کا بیٹا محمد اپنے باپ کی طرح خیانت اور دانی میں یکساں تھا انوشکین نے اسے نہایت عمدہ تعلیم دلائی۔ چنانچہ آداب اور اخلاق کے زہور سے مزین و آراستہ ہو کر میں شہر ہو پہنچا اسراہیلجو ترمی میں مل جل گیا بعض مساجد کی حکومت پر متعین ہوا نہایت کفایت شعار و انتظام بخاطر اسے ہی دونوں میں شہرہ آفاق ہو گیا۔

ارسلان ارغونیا۔ جب سلطان برکیاروق اس سلطان ملک شاہ نے ترمین حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور ارسلان ارغون (برکیاروق کا بیٹا) مخالفت پر تھا اور قراہان پر قبضہ کر لیا تو وہ بھی اس کے قیدی بن گیا اپنے بھائی بھرتی سرکاری میں ارسلان ارغونی کے سرگرمی کے سہارے وہ ان کے نوکی فون کے بعد خود بھی روانہ ہو گیا۔ شاہ ارسلان ارغونی کے در سے جانے کی غرض سے ارسلان ارغونی کے ایک خادم نے شک ہو کر مار ڈالا تو جینا کڑا چھ اوپر پڑھائے تھے برکیاروق نے اسے بھرتی سے مطلع ہو کر ارادہ تبدیل نہ کیا بلکہ طرف قراہان اور مارڈالا ان کے نزدیک سرے سے دوسرے کچھ بچان ڈالا۔ ارسلان ارغونی کے ہاتھوں نے حکومت بھرتی لی۔ اپنے بھائی بھرتی کو مار ڈالا۔

محمد بن سلیمان کی بغاوت۔ محمد بن سلیمان میرا میران نے جو کہ برکیاروق کا قرابت مند تھا بغاوت و مخالفت کا بیڑا بٹھایا۔ بھرتی نے حاکم ہے کہ بربانگن اور کامیاب ہوا۔ محمد بن سلیمان کو گرفتار کر کے اس کی آنکھوں میں تلخ کن سے نکال پھروا دیا اور برکیاروق کو قراہان پر قبضہ کر کے قراہان سے عراق و اسیان کے بادشاہان فارسی میں "شاہ" سلطان کو کہتے ہیں خوارزم کو شاہ کی جانب منصف کر کے حسب عادت منصف الیہ کو منصف پر مقدمہ دیا۔ اس نے شاہ ہو گیا۔

قودز کی بغاوت اور قتل۔ برکیاروق کی والدہ کے بعد سرداران فطرت میں سے امیر قودز اور امیر بارکشاں جو کسی وجہ سے موگب شاہان کے ساتھ قراہان میں تھے بغاوت اور مخالفت پر چڑھ گئے اور ان کے شاہ و امیر خوارزم پر جب کہ وہ سلطان برکیاروق کی خدمت میں بارگاہ ہوئے بارگاہ مقام سرد میں محمد کو دیا اور اسے مار ڈالا اور خوارزم پر قبضہ کر لیا۔

کی شکایت کی امداد کا خواہش بولا اور یہ ظاہر کیا کہ اہل خوارزم کچھ سے زیادہ باتوں میں تیزی صورت کو دیکھ کر ملال و اندیشہ
تکلیف کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ علاء الدین بخش سے بدلے لینے کا یہ موقع اچھا ہے۔ اس نے آپ کے ساتھ بھی بد چہرہ کی ہے
بادشاہ تھا پہلے ہی سے خار کمانے بیٹھا تھا۔ فوراً تیار ہو گیا۔ ایک بڑی فوج لے کر خوارزم پر چڑھا۔ باقاعدہ کیا۔ علاء الدین
بخش قصہ بند ہو گیا۔ مہاراجہ کی تدبیریں کرنے لگے۔ فوج نے علاء الدین بخش کے حکم سے نہریں میں پانی جاری کر دیا۔ چھوٹ
کے بند کھول دیئے گئے۔ سیلاب عظیم برپا ہو گیا۔ نیچے کے دیے پڑ گئے۔ بادشاہ قتل کا لشکر اڑے ڈوڑے چلا ہوا حاضر و انصار
کا کام واپس ہوا۔ بادشاہ کھانے سلطان شاہ کو بھی دھوکہ دینے پر بے حد ملامت کی۔ سلطان شاہ نے نہ راست سے سر جھکا لیا۔

سلطان شاہ کا سرخس اور مرو پر قبضہ: اس کے بعد سلطان شاہ نے بادشاہ کھان کے سپہ سالار و عظم سے کہا: "آپ
میری سمیت میں ایک فوج مرو کے قبضہ کے لیے روانہ کیجئے۔ میں قبضہ داروں و چاروغزلی اس زمانہ سے مرو پر قابض
ہے۔ جن دنوں تارا میں اور سلطان خرمی جھگڑا ہو رہا تھا۔ وہ چاروغزلی ایک کڑوا دہائی ہے۔" آپ سارا نے فوج کو روانہ کیا تو
عظم و سلطان شاہ نے سرخس کی طرف قدم بڑھایا اور ان کا۔ چوٹی سے جو اس پر قابض تھے کچھ دھڑکے ہوئے تھے۔ اس
سے انہیں کچھ پامال کیا۔ چاروغزلی نے سرخس چھوڑ کر ایک قصہ میں پناہ لی۔ سلطان شاہ نے مرو کا قصہ کیا۔ انہی سردوں نے
مہاراجہ پر کمر باندھی لڑائی ہوئی آخر کار سلطان شاہ نے اس پر بھی بڑے درخت قبضہ حاصل کر لیا اور وہیں قیام اختیار کیا۔ بادشاہ
کھان کی فوج دارو و تیمار و اس کی دیکھ بھال میں سلطان شاہ خرمی میں تارا میں (ترکان خرم) سے بڑے درخت پر اکثر مقامات پر
تدبیریں کرتا رہا۔

سلطان شاہ بن متوین: ریہ و غزی نے آئے دن کی لڑائی سے تھک آ کر سرخس سلطان شاہ بن متوین و اہل تربیہ پر سے
حوالہ کر دیا۔ سلطان شاہ نے اپنی طرف سے قراقرش نامی ایک امیر کو سرخس کی حکومت عطا کی۔ سلطان شاہ بن متوین چلا گیا
سلطان شاہ اس سے مطلع ہو کر سرخس پر چڑھ آیا۔ قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان شاہ کو اس کی خبر ملی تو فوج متحہ کر کے ہمسرہ
انھانے کے سپہ سالار متوین کو بھی دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ سلطان شاہ جنگ سے ہٹا جا کر نیشاپور چلا گیا۔ یہ واقعہ
۶۷۵ھ کا ہے۔ قراقرش نے پھل پھل ڈال دیئے۔ قلعہ خانی کر کے اپنے آقا سلطان شاہ کے پاس نیشاپور چلا گیا۔ سلطان شاہ نے
سرخس پر قبضہ کر لیا۔ اسی کے بعد وہیں کوئٹہ نے یہ نیشاپور کی زمین بھی سلطان شاہ پر سلطان شاہ کی آئے دن کی لڑائیوں
سے تھک ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ وہیں سلطان شاہ مر گیا۔

سفر شاہ بن سلطان شاہ: سلطان شاہ سے مرنے پر اس کا بیٹا شہر شاہ نکھر ہوا۔ منگی نکھیں (سفر کے دور کا غلام) کو
حکومت سطر پر طلبہ حاصل ہو گیا۔ سیاد و سفید کا مالک و تارا بن گیا۔ امراء اور راہبیں دوست کو دے گا۔ گورنر نا اسٹر و سوار
ترک رفاقت کر کے سلطان شاہ کے پاس سرخس پہنچے۔ چاروغزلی کا خان کا ایک کرد و اپنے ساتھ لے کر کہہ کر ان چلا گیا
اور اس پر قبضہ کر لیا۔ منگی نکھیں نے حکومت و دولت پر قابو کر خوب رنگ کھیلے۔ نیشاپور کے حامی باشندوں پر ضرب و سحر
کے مقام کرنے لگا۔ اراکین دولت کو با کسی جرم کے قتل کر دیا۔ اس سے ایک شور مچا گیا۔

دوسرے کے مقابلہ پر پڑا ادا لے رہے تھے۔ یہی غرض تھی کہ غرضیوں میں آتے تھے شہر کے لئے نہ تھے۔

صلح نامہ کی مخالفت۔ صلح نامہ اور سلطان غیاث الدین میں صلح نامت کی طرہ و کتابت جو دینی تھی آخر کار غرضت الدین نے پہنچی اور بادشاہ کے لئے سلطان غیاث کو دے کر صلح کرنے پر آمادہ ہوا۔ علاء الدین نے صلح نامہ لیا باہمان اور دانی جستان نے اس سے مخالفت کی۔ جنگ پر آمادہ ہوئے غیاث الدین ان لوگوں کو دیکھ کر راکھ رہا۔ اس لئے میں سلطان شاہ کا اپنی غیبت الدین کے دربار میں مجاہد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاضر ہوا اور انھوں نے خود سر داران لشکر مقرر کئے۔ اگرچہ یہ سب مجاہد صلح کے مخالف تھے لیکن غیاث الدین کے دربار سے کوئی دم نہیں رہا۔ یہ تو دل آویز ہی تھی کہ وہاں کھانا کھا رہے تھے۔ محمد بن غزنوی جو غیاث الدین کی آغوش بول بنا ہوا تھا اور اس کا اس وقت کہ وہ کھانا کھا رہا تھا نہ جانتا کہ شہر زور غیاث الدین دم بابت انھیں کرپش و غضب کے لیے بھیج دیا۔ اس طرح سے صلح پر آمادہ نہ ہو کر نہ لے جاتے تھے۔ چنانچہ سلطان شاہ نے انہوں کو کہا۔ "ابنا خفا چلاؤ کہ کھانا کھا رہے ہو۔" سلطان غیاث الدین نے صلح کر دی ہے۔ لیکن غزنوی بر دل آگے سے تھک و پھر ہوئے۔ کہ لے جاؤ۔ "اس کے علاوہ وہ جو تھک و پھر میں آجاتے تھے کہ وہ غلبہ الدین کی طرف تھک رہے تھے۔ حضور والا! جن لوگوں کو ہم نے خود سے اپنا غرضی بنا کر رکھا ہے اس طرح اس سے حاصل کیا ہے۔" یہ یاد رکھنا کہ ہم اس شخص کو دے دیں جسے اس کے بھائی نے قاتل دیا ہے۔ تو ہمارا دھرم اور ادا بھرتا ہے اور جب ہم اسے اپنے مقصد پر پہنچیں۔ تو اس کا بھائی باوجود خوارزم غزنوی اور چند و حسن کا طالب اور فوہاں ہو گا۔ علی سے یہ نہ ہو گا۔ غیبت الدین نے نہ کوئی اختیار کیا۔ نہ یہاں کی اور نہ یہیں۔ "شہاب الدین نے فوج کو تیار کیا اور فوجیوں کو اپنی واپس آیا

جنگ شہاب الدین غوری اور سلطان شاہ۔ سلطان شاہ کو تمام واقعات سے مطلع کیا۔ غوری لشکر سے قتل نہ کی کی "مرزا" میں پہنچ کر جنگ جھینڈی سلطان شاہ کا لشکر جھینڈ پڑا۔ باجگاہ کا رزا اور ہم ہو گیا سلطان شاہ کی فوج میں ان جنگ سے بھاگ کر لڑائی ہوئی اور اس کی ایک بہت سی فوج اور کھانا کر لی گئی۔ سلطان شاہ جس سواریوں کے ساتھ جان بچا کر روہتجا اس کے بعد بچے۔ انھیں فوج بھی مروا گئی۔ غیاث الدین نے قید ہو گیا اور کھانا کھا۔ اس وقت کی خبر نہ والدین غرضت کے بچے فطرت سے اچھل پڑا۔ سلطان شاہ سے چلے گئے۔ سلطان شاہ کو فوج نے نہ سلطان شاہ کی فوج کو دے دی اور جنگ کی غرض سے روانہ ہوا۔ غرضت سے سلطان شاہ کو اس کی خبر نہ گئی۔ سلطان شاہ نے فوج لے کر سلطان شاہ کی فوج کو دے دی اور غوری کی طرف روانہ ہوا۔ غرضت الدین غوری نے بڑی قوت سے بھگت سے یہاں سے واپس آئے۔ سلطان شاہ نے اپنے محل میں اس کے ہمراہ اور اکین دولت کو جو جس مرتبہ کا تھا اسی کے ہمراہ لے کر یہاں بھجوا دیا۔

علاء الدین بخش اور غیاث الدین۔ موسم سرد ہونے کے بعد علاء الدین غرضت نے غیاث الدین غوری کو ایک مراسلہ بھیجا۔ "میں میں سلطان شاہ کی ان زبانوں کو جو اس نے تم سے غوری کے لئے مطالبے کی تھی تم کو کیا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اسے قید کر کے میرے پاس بھیج دیجئے۔" اور "میں سلطان غیاث الدین کے گھوڑے پر آتے ہوئے تھا کہ "اگر

سلطان غیاث الدین ہرے مراد کا خیال نہ کرے گا اور سلطان شاہنشاہ کو فراموش کر کے میرے پاس نہ بھیجے گا۔ میں کوئی خیال کیے بغیر غیاث الدین پر ہرے مراد میں بھی شک نہ کروں گا۔" اتفاق سے جس وقت علاء الدین غزنوی نے غزنوی غیاث الدین سے دربار میں پہنچا، اسی وقت گورنر ہرات کا قاصد بھی اس خط کے ساتھ جو علاء الدین غزنوی نے اسے لکھا تھا حاضر ہوا غیاث الدین نے دونوں مراسلات کو بخیر پڑھا کہ جواباً غزنوی نے یہ لکھ کر بھیج دیا کہ میں سلطان شاہ کو گورنر ہرات کے قہار سے پاس بھیج دوں گا میرا یہاں ہے اسی نے میرے پاس آکر پہنچا ہوا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ تمکات خوارزم کا نصف حصہ سلطان شاہ کو دے دو۔ خوارزم میں میرے نام کا نصب ہو۔ میرے شریعتی اور کسب کرم کو اور میرے بھائی شہاب الدین سے اپنی زمین کا نصف کر دو۔"

نشاہ الدین غزنوی کی فوج کی فتح کی روشنی خوارزم شاہ (علاء الدین غزنوی) نے اپنے بہت سے جنگجو فوجیوں کو اپنے ہمراہ لے کر دہلی پہنچا دیا۔ انہوں نے منہ منور کر کے میرے پاس لکھا: فوج غزنوی کی فتح کی روشنی غیاث الدین نے ہرات کی چکاڑھے پھیر کر دہلی کو غازی (دہلی) کا غازی اور ہمایاں الدین وانی بھٹان کی سرکردگی میں غوری فوج کو خوارزم کی طرف بڑھنے کا قسم دیا۔ ان دونوں سپہ سالاروں کے ساتھ سلطان شاہ کو بھی روانہ کیا اور مزید فوجی تحریک پر دیکھا کہ اس کی سیاست دہلی پہنچا کر دہلی کی فوج کو ہرات کا غازی (دہلی) کی فوج کی غیاث الدین کی طرح تھی۔ مزید فوج بھی منہ منور کر کے دہلی پہنچا کر دہلی کے رستم کے راستے پر آگیا۔ خوارزم شاہ علاء الدین غزنوی کے لشکر غوری سے مقابلے کے لیے خوارزم سے روانہ ہوا۔ شاہ رستم نے فوج کی فتح کی خبر سن کر دہلی پہنچا کر دہلی کے رستم کے راستے پر قیام پذیر ہوا۔ فوج میں فخر پور ہوا اور خوارزم دہلی کے ہمارے فوجیوں اور غزالیوں کے گرد و بے نیچوں میں ہونے کے بادشاہ خٹاکے پاس چلا گیا اور خوارزم کو فتح کر دیا۔

دعوت سلطان شاہ دہلی خوارزم کو اس سے سخت تر دو کاماں ہوا اور اس کا شہر کاغذ سفارت شاہ اور غازی کی خدمت میں حاضر ہو۔ اس وقت فرمانہ داری کا قرا کیا۔ گورنر مقرر کرنے کی درخواست کی اس نے میں آخر ماہ رمضان ۶۵۵ھ کو وقت کیا۔ سلطان شاہ کی موت سامنے آنے لگی۔ دہلی کی دہلی میں رہ گئی اور آخرت کا سفر اختیار کیا۔ سلطان شاہ کی موت کے بعد دہلی اور مضافوں کے ساتھ رہنے لگا۔ سلطان غیاث الدین نے سلطان شاہ کو سرکار دہلی کو اپنی خدمت میں رکھ لیا اور دہلی کی سرپرست فرمائیں۔

علاء الدین غزنوی اور غیاث الدین غوری میں مضبوط دوست علاء الدین غزنوی اپنے بھائی سلطان شاہ کی خبر سن کر خوارزم دہلی کو اپنے سرکار اور جو پانچ چھ لاکھ سوار بھرتی کر لیا۔ میرے پاس ایک دست فوج بھیج دیا جس نے علاء الدین غزنوی کے فوج کو ہر قسم اور ہر دہلی میں دہلی کے جب تک سلطان غیاث الدین کی اجازت نہ ہوئی نہیں اور مراکی سرزمین میں تو نہیں رہ سکتے۔ خوارزم شاہ (علاء الدین غزنوی) نے غیاث الدین کی خدمت میں پیام بھیجا۔ میرا یہی ارادہ تھا کہ تم نے دہلی کو ہر دست کی فوج کے ساتھ بلور و دھنیا فرمایا اور دہلی کے علاقے کے

۱ اصل کتاب میں نام نہ لکھا ہے ایک ایسی جگہ صرف ملتی ہے کہ وہاں لکھا ہے۔ میں نے کچھ دیکھا ہے۔ میرا دہلی میں ہے۔ دہلی کے چاروں طرف

وہ اپنے تبار کے لوگوں نے خباثت الہیہ کو سمجھا یا اور یہ نہ ہو گیا تو خدا از م شاہ سے مسالحت کرنے میں وجہ سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہے۔
 کہ دو مسلمانوں کی حمایت کرنے سے ترکواں اور بادشاہ خطے کے مظالم سے بے دخل دلاویہ کو بھیغلا کر کشتاہ اور گمراہ بادشاہ سلطنت سے
 مسالحت فکری سمجھتے ہیں جو ہر دو کو ہرگز کھوس نہ سکتا کہ خطے کے کافر ترقیوں سے بلکہ اسلام سے بھگتوں یا مصلحتوں میں
 چنے ہوئی بات نے غلام الہیہ بھی بھگتوں سے مسالحت کرنی اور اس کے بھائی کے بچے مرہٹوں سے بلکہ ان کے توالہ کر دیا۔

نہایت غور سے غور کیا۔ پھر یہ بات اور نہت ٹرنی کا بازو دیکھ کر دیا۔ دن بازار سے اوتھے تھے۔
دیہات اقصیات اور دیہاتوں کو ہوائی کرنے پر تکریمات علی غلہ علی ملک (خوارہ شاہ) نے فوجی فرما کر بحریہ سرسبز امرزا
نہا دی اور روکا شیرازہ غم اسے درستی کیا۔ غلطی پر فوج کشیم کیا کہ کفر کا دہشتناک چاب دیا۔

جنگ علاء الدین خلجی اور غوریدہ ترکوں کے خلاف اس کا مددگار کر کے طغیوں کو سرکونے کاغذ بن دیا انھیں پر
مبارکباد و بھروسہ ملا۔ انھیں غوریدہ ترکوں کے ہندو فتح پاکر طغیوں کے پانے لگے۔ طغیوں نے آبرو اور اعزاز خدو والے بن گئے۔ تو ان
سے مطلع ہو کر غوریدہ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ غوریدہ ہم کی طرف واپس آوا اور راستہ میں جس قدر کھوٹے اور خشکے ملے سب کا کافی
تراپ کرتے رہا۔ وہ چوتھے تائب میں پڑ پڑا۔ ملے سے سخت پریشان ہوا۔ جس وقت کتبہ دہلی میں پہنچا اور وہ جہاں
کی شدت سے پہنچا۔ انھوں نے علاء الدین خلجی نے اپنے ترسہ گرد پاؤں کی فوج متاثر نہ کر سکی۔ قسمت کا گھبراہٹ اور غوریدہ کو تار
دو گیا۔ علاء الدین خلجی کے سامنے غوریدہ علاء الدین خلجی کے غوریدہ ترکوں اور دیو ملک و حضور غوریدہ واپس آیا۔

خلاۃ النساء کی تحریک کی بنیاد پر یہ فوج کشی نہیں ہو سکتی تھی۔ جس سے قبل کے بعد اس کا کیا مفاد تھا؟ یہ وہی حکمت ہے جو ان کے لئے
 مانی جا رہی تھی۔ (خداوند شہداء) نے یہودیوں پر یہ چڑھائی کی تھی کہ ان کے لئے یہودیوں نے جو کچھ کیا تھا وہ ان کے لئے
 قسمت میں تھی۔ گھنٹہ گھنٹہ کی طرف سے ان کا خلاۃ النساء میں نہ تھا۔ یہی دور و زمانہ تھا کہ ان کے لئے یہودیوں نے جو کچھ کیا تھا وہ ان کے لئے
 شہداء اور ان کے اہل و عیال اور ان کے اقارب اور ان کے لئے یہودیوں نے جو کچھ کیا تھا وہ ان کے لئے تھا۔ یہودیوں نے جو کچھ کیا تھا وہ ان کے لئے
 کی خاطر ہے جسے آپ اور پڑھائے ہیں۔ اگر ان دونوں دواہیوں میں تعلیم کا امکان ہو تو ان میں سے کسی ایک کو تعلیم کی کوشش کرنا۔
 میں نے دونوں دواہیوں کو اس لئے لکھا ہے کہ یہ تعلیم کی طرف سے جو کچھ اپنے دماغ میں فیصلہ کر لیں کہ وہ تعلیم کی طرف سے
 احمد و سے۔ اس لئے یہودیوں کی وجہ سے یہ تعلیم لے کر نکالنا اور ان کے لئے۔

[illegible]

جاوہر اس کے تھیں اسے ظالم سے جھگڑنے کو روکا، آخر فتنے میں چڑھ کر ایک ہی قہر سے خلافت آج محمدی کی فوج اسٹیشن پہنچ گیا، لوگ نہایت خوش اور متحرک تھے، فوج والے اس سے کہہ رہے تھے کہ ہم پر بہت زیادہ ہوشیاری ہے۔ اسے یہ خبر ہوئی کہ اسٹیشن کے قریب پہنچا، خوارزم شاہ کی فوج نے اسٹیشن چھوڑ دیا اپنے ہاتھ کے پاس چل گیا، صرف الدین علی نے فتنہ کر لیا۔

وجہ کار سے پرستش اس نے بد بھلاؤں کے غلاموں سے بیچ کر اپنے سر و سر میں سے ہونے والی ایک سرور اور ان کے ہتھیاروں سے اس کی طرف ہتھیار کرنے کے لیے پڑے۔ اسے یہ خبر ہوئی کہ اسٹیشن پر دو دیا گیا اور اسے بھی لے لیا اس سے فوج کے حصے سے جاتے یا دہشت کی مہمیں اور خلافت بغداد میں یا زعمی کی کامیابی پر اسے جوار سے کام لیا تھا۔ اس میں اس نے فتنے کی مدد سے طلب کی اسٹیشن بعد ان فوجیاں اور مرد و چاروں طرف کو خود کرنے کے لیے لے گیا۔ خلافت سے اس نے اس فتنے کو منظور کیا، نہ کہ نہ روکا۔

ملک شاہ بن علاء الدین گھنٹس: ہم اپنے فتنے میں کہ خوارزم شاہ (علاء الدین گھنٹس) نے اپنے بیٹے ملک شاہ کو فوج میں نیشاپور کی حکومت سونپی تھی، خوارزم شاہ کی گورنری میں شامل کیا تھا، اور اپنے بعد تخت و تاج کا سہ وارث قرار دیا تھا، تاہم ۱۲۵۵ء تک ملک شاہ نیشاپور پر حکومت کرتا رہا۔ اسی سہ سے دارالخلافہ خراسان میں گئے، جس کا نام بعد ازاں محمد بن محمد بن خوارزم شاہ نے اپنے دوسرے بیٹے قطب الدین محمد کو نیشاپور کی حکومت پر سونپ دیا۔ اسی کو خوارزم شاہ نے اس سے پہلے ہی گورنری دی تھی۔

خوارزم شاہ اور قطب الدین: اس وقت خوارزم شاہ نے اپنے اہل خانہ اور اسٹیشن پر قبضہ کر لیا، اسے قصاب اور دھارے دینا، اور حکومت کی ظلمت و سہمی کی خدمت میں وضع میں کام لگ کر نے کی، اور نہایت سختی سے اسے مصرع میں لکھی دیکھا۔ جو غیبات الدین خوری، جو وہ فوجی کو لکھ بیچ کر، اور بہت وقوف کا فائدہ ہے، ہم خوارزم شاہ پر حملہ کرنے والے تھے، اور اس سے قبضہ کر لیا، کہ خوارزم شاہ دہلی کا اردو ترک کر دے، "فہم الدین خوری نے خوارزم شاہ ملک بھگین لینے اور جنگ کی دیکھی، وہ خوارزم شاہ کو گریں پر کیا، پائے دفن نہ ہوئے، مانوں کا ٹھکانہ برہمانہ سجالے کی قوت تھی، اور اسے ایک تار سے بٹا کر، اور دیکھ کر کہے، پادشاہ نے فتنے کو نہایت شرمندگی کی غیبت الدین خوری کے مقابلے میں اور اس کا اور اس کے ساتھ یہ بات اٹھائی کہ اگر وہ فتنے سے روکا جائے، چنانچہ اس کی جانے کی توقعات الدین خوری نے خوارزم شاہ پر اپنی غریب فتنہ کرنے کا فیصلہ کر لیا، اس وقت بہادشاہ کا کوئی فتنہ پیش آئے، کہ اور بار بار اس پر قبضہ دینا، اور اسے نہ کرنا۔

شاہ خطا کی طرح پر فوج کشی: اس بار بہادشاہ فتنے نے حکومت خوری پر چڑھائی کر لی، بہاد الدین خوری، وہاں کو اسے فوجیں بھیج کر بھیج دینے کو کہتا تھا، وہاں اسے اس بات اور شہر میں پہلے سے تھی، کہ اس نے اسے اور فخر خوارزم شاہ نے اس کی طرف سے اس کی شریعت کی دفعہ فوجوں میں بھیج دیے، اور خود یہ بھیج دیا، کہ اسے اس کا اہل خانہ اس میں

کر کے مرد جوان نہ رہا۔ غیاث الدین غوری کو خوارزم شاہ کے ستیخانات خراسان پر بلند کی طرح، امن کی ہوائی جیسا کہ آپ ابھی ہو چکے تھے، غیاث الدین نے اپنے بھائی شہاب الدین کو خراسان پر قبضہ کرنے کے لیے بلا بھیجا۔ غیاث الدین نے اپنے نائب عمر بن محمد غفری کو ہرات سے خراسان پر چڑھائی کرنے کی ہمت مشورہ کیا۔ عمر بن محمد غفری نے مخالفت کی۔ انھیں میں شہاب الدین غفری، خوارزم شاہ کی فرمائش لیے ہوئے آگئے۔ احمدی الاول علیہ السلام میں خوارزم شاہ کے متعصب ملاقات کرنے کے لیے بڑھا ملاقات کے قریب جھڑکی دئی، مرد کا خط موصول ہوا، لکھا تھا کہ "میں قدر جلد ملکیں، یوں مرد پر آ کر قبضہ کر لیجئے۔ خوارزم شاہ میں اس قدر وقت نہیں ہے کہ وہ مقابلہ کر سکے۔" شہاب الدین نے اپنے بھائی غیاث الدین سے اجازت لے کر مرہ پر دھڑا کیا، خوارزمی، پادشاه کی وقت مرہ میں تھی، مقابلہ ہوئی، اہل مرہ میں خوارزمی فوج کے ساتھ لانے کے لیے نکلے، لڑائی ہوئی، شہاب الدین غوری نے انھیں مغلوب کر کے اپنی فوج کو شہر میں داخل کر دیا۔ پھر جھڑکے، تیرہ ہزار کے حاتمے کو بڑھلا، اہل شہر نے یہ دیکھ کر اطمینان نہ کیا، شہر چھوڑ کر دور دورہ کھول دیا، جھڑکی شہاب الدین کی خدمت میں حاضر ہوا، مرہ چھوڑنے کے بعد غیاث الدین غوری، مرہ میں داخل ہوا۔ جھڑکی کو ہرات بھیج دیا، مرہ و ہرات میں ملک شاہ کے حاتمے کو لے کر دیا جیسا کہ آئی ہے، وہ وہاں پہنچا۔

سرخس اور طوس کی تسخیر: مرہ کو مرکز کے غیاث الدین غوری نے سرخس کا قصد کیا۔ سرخس صلح و امن سے فتح ہو گیا۔ اپنے بھائی شہاب الدین سے ملے، سرخس کی حکومت دینی، شہاب الدین اور ابوبکر کو ملے، اس کے ساتھ تھائی کر دیا، طوس کی طرف تہہ بہ تہہ، انھیں دین کے کامروار، جس کے بعد اہل طوس نے ان کی درخواست کی، شہاب الدین نے انھیں ان کی دی اور طوس پر قبضہ کر لیا۔

جنگ خیمہ شاد اور علی شاہ بن خوارزم شاہ: اس کے بعد علی شاہ بن خوارزم شاہ، علی شاہ (علی الدین محمد کا نائب نے) کوالی، نیشاپور کے پاس شہر حاتمہ کرنے اور اطاعت و خراسان پر دینے کا یہاں بھیجا، علی شاہ نے شہر حاتمہ کرنے اور اطاعت و خراسان پر دینے سے انکار کیا۔ غیاث الدین نے حاتمہ کا حکم دیا۔ نیشاپور میں کوالی کا نذرہ لگا گیا۔ ایک طرف غیاث الدین نے حملہ کیا۔ دوسری جانب سے علی کا بھائی شہاب الدین اپنا رگاب کی فوج لے کر بڑھلا۔ باغات کاٹ ڈالنے، کھیتیں برا کر دینے، دیہات اور قصبات کو تباہ کر دینا، تجارت کا بندھنا، یہاں ہو گیا۔ بڑھتی نیشاپور میں غوری نے بھی دھمکیاں دیں، اہل انکاران و خوارزمیوں کو ان کی غیاث الدین غوری کی خدمت میں پیش کیا۔ غیاث الدین غوری نے نہایت تپا کے سے لیا۔ دقت و حرام سے پیش آیا، امر و خوارزمیہ کا سرور، حاتمہ کے انتہائی طرف وادائی۔

ہرات خراسان پر خیمہ شاد: علی شاہ کا تقرر: خراسان کی حکومت پر اپنے بھائی اور داماد، خیمہ شاد الدین محمد نے غوری کو مامور کیا۔ خیمہ شاد کو کچھ روز حکومت دینے کا حکم دیا، علی شاہ الدین کے خطاب سے ملاحظہ کیا۔ مرہ، انھوں نے ایک طاقتور و طاقتور ملک پر کچھ خدمت دی، رہنے کا اشارہ کیا۔ انہوں نے نیشاپور کے ساتھ حسین سلطان سے بیعت کر لی، حاتمہ کا مال، سہا ب کوٹ لپٹا، خاس کا کالی، حاتمہ، حاتمہ، دینے جانے دینے ان کا سامان سے خراسان کو ہرات گیا، غوری

مکہ کو اپنے بھائی شہاب الدین غوری کے سپرد کیا۔

قرطبی کی قتل عام: شہاب الدین غوری نے ہرات سے جہان کی طرف کوچ کیا۔ رفتہ رفتہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ جہاں کے رہنے والے وٹھیلہ مذہب رکھتے تھے۔ کسی نے یہ خبر دی کہ اس گاؤں کے رہنے والے وٹھیلہ فرقہ کے ہیں۔ شہاب الدین نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ پھر یہاں پہنچتے لڑنے والے تھے، ہار والے گئے، لڑنے والے غور میں لوہڑی اور غلام بنائے گئے۔ مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ مکانات منہدم کر دیے گئے گاؤں ویران ہو گیا۔ اس کے بعد ایک دوسرے قلعہ کی طرف قدم بڑھا دیا۔ جہان کے نواح میں تھا۔ یہ قلعہ بھی فرقہ وٹھیلہ کا تھا۔ چند دن کے محاصرہ کے بعد امان کے ساتھ فتح ہوا۔ سرداران غور یہاں سے ایک سردار کو اس کا حکم مقرر کیا۔ بدعات دار ہو گئیں، شہنشاہ اسلام قائم ہو گئے۔ اسی وقت میں والی کھان کا محل سلطان غیاث الدین کی خدمت میں موصول ہوا، لکھا تھا: ”آپ کے بھائی شہاب الدین نے ہمارے خصوصیات میں دست درازی شروع کر دی ہے۔ جھوٹا مذاکرات کر رہا ہے۔ ہم نے کوئی جدوجہد نہیں کی، پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کے بھائی نے عہد شکنی پر کمر باندھی ہے۔“ سلطان غیاث الدین نے اپنے بھائی شہاب الدین کے پاس اپنے ایک مستر علی امیر کے ذریعہ کہا: ”جنگ کا فرقہ وٹھیلہ کے خصوصیات پر دست درازی نہ کرو۔ محاصرہ اٹھ کر میرے پاس چلے آؤ۔ اس وقت شہاب الدین فرقہ وٹھیلہ کے ایک قلعہ کا محاصرہ کر رہے ہیں۔ بھائی کا کام یا کر بچ کر واپس آنا۔“ اس وقت غریب حکم سے انکار کر دیا۔ غیاث الدین نے فرمایا: ”امیر نے کہا: ”آپ کو سلطان حکم کی تعمیل کرنا ہوگی اگر آپ قتل نہ کریں گے تو میں آپ کو قتل کر دوں گا۔“ امیر نے یہ کہہ کر شہاب الدین کے قیام کی طمانینہ کاٹ دیں۔ شہاب الدین کو اس سے بعد ہرج کا قصہ پتا ہوا مگر بھائی کا حکم تھا، سوچا ہو گیا۔ محاصرہ اٹھا کر ہندوستان کا راستہ لیا۔

جلال الدین محمد بن بکٹک کی شہنشاہ پر فوج کشی: جس وقت غلام الدین محمد بن بکٹک صرف چاروازم شہنشاہ سے خبر چننے کے غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کی فوجیں فرما سونے سے واپس چلی گئیں، اور شہاب الدین اپنے بھائی سے فارغ ہو کر ہندوستان چلا گیا ہے، اسی وقت غیاث الدین کے پاس خط دروازہ کیا اور جن شہزادوں پر غوری فوج نے قبضہ کر لیا تھا ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ واپس نہ کرنے کی صورت میں یہ ممکن دلی کہ میں تیرکان خطا سے اہل حاصل نہ کر کے آپ کے بتایا۔ یہ آؤں گا اس وقت آپ پر عرصہ زمین تنگ ہو جائے گا۔ چونکہ سلطان غیاث الدین عارضہ تخریب میں مبتلا تھا۔ نقل و حرکت نہ کر سکتا تھا۔ یوں آپ کے پیچھے میں شہاب الدین کی واپسی کے انتظار میں باخبر کی۔ خوارزم شاہ نے غلام الدین غوری صاحب سلطان غیاث الدین کو جوینہ پور میں قید کر دیا کرنے کے لیے تھسا اور جنگ کی، جسکی دلی تلاء والدین غوری نے غیاث الدین کو اس سے مطلع کیا۔ غیاث الدین نے جواب میں لکھا: ”تم گھبراؤ نہیں، بیش پور میں قدم نہ جمانے، کچھ نہیں۔ کافی طور پر مددوں کا“ خوارزم شاہ نے آخر (۱۵ ذی الحجہ) ۵۹۷ھ میں فوجیں فراہم کر کے بیش پور کی طرف قدم بڑھایا۔ کوئی وقت نہ تھا کہ ۱۱ جون کے قریب پہنچا۔

بھی جائز نہیں ہوا، شہاب الدین بھی ہندوستان سے غزنی آیا ہے، مگر کیا لینے کے دینے پڑ گئے۔ اس خوف سے کہ مہاراجا
میں ایسے محاصرہ میں نہ آ جاؤں کہ جس سے خلاصی ناممکن ہو، ہرات کا محاصرہ خالی کر دیا اور غزنی سے صلح کر کے مراد چلا آیا۔ یہ
واقعہ مارچ ۱۲۵۸ء کا ہے۔

معرکہ مرو: اس کے بعد شہاب الدین ہندوستان سے واپس ہو کر غزنی پہنچا۔ خوارزم شاہ نے خراسان میں جو کچھ دست
ورازی کی گئی تھی اس سے مطلع ہوا، تو جس آراستہ کر کے غزنی سے رخ آیا، شیخ سے خوارزم شاہ سے جنگ کے لیے اس میں پہنچا
اس کے برادر سے خوارزم شاہ کی مرو میں غلبہ ہو گیا۔ دونوں حریف جی تو زور لڑنے کے تھے، مگر بہت سے آدمی کام آ
گئے۔ خوارزم شاہ نے مرو چھوڑ دیا، خوارزم کا مارا۔ انتہا پار کیا، امیر تیرہ راتوں میں شہر کو اس واپس لے گیا، اس نے غیاث الدین
سے سازش کر لی ہے، کل کر ڈالا۔

جنگ محمد بن خرک و منصور تری: خوارزم شاہ کی شکست کے بعد شہاب الدین میں طعن چلا آیا اور اس خیال سے کہ
موسم سرما گزر جائے، پر خوارزم پر حملہ کیا جائے، قیام کر آیا۔ اس انجام میں یہ خیر گوش گذار ہوئی کہ غیاث الدین (اس کے
بھائی) کا انتقال ہو گیا ہے، طعن سے ہوا، واپس آیا، خوارزم پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا، مگر حکومت پر محمد بن خرک کو
امور نہ خوارزمی سرداروں کی ایک جماعت اور جو جس مرد پر حملہ آور ہوئی..... محمد بن خرک نے ان پر شیخ مارا
گئی کے پھر افراد جائز ہو سکے، خوارزم شاہ کو اس کی خبر مل گئی، طعن سے کاتب اٹھا، منصور تری کو ایک بڑی فوج کے ساتھ محمد بن
خرک کو پیش میں لانے کی غرض سے روانہ کیا، مرو سے وہیں کوں کے قاصد پر دو فوجیں لے کر صف آرائی کا۔ نہایت
جستجاری ہوئی، خوارزمیوں نے غزنی کی فوج کو شکست دی۔ پہلے ہو کر مرو میں داخل ہو گئی، شہر بھاگنے کے روز لے کر ہٹ گئے۔
خوارزمی لشکر نے محاصرہ کیا۔ ہندو روز کے محاصرہ و جنگ کے بعد منصور خوارزمی نے لشکر کی درخواست کی۔ ٹوٹنے میں
نے لشکر دینے اور قتل نہ کرنے کا صف کیا۔ منصور خوارزمی نے شہر بھاگنے کے روز لے کر ہٹ گئے۔ خوارزمیوں نے سب
کو رو ڈالا۔

شہاب الدین کو اس خبر سے نہایت صدمہ ہوا، مگر چار ماہ کچھ نہ تھا۔ خوارزم شاہ سے صلح کا نام و پیام کیا۔ لیکن صلح نہ
ہو سکی، ہرات کی حکومت پر اپنے بشیر زادہ بھائی کو بغیر دوزخہ ملا، اور جو بھات خراسان کی حکومت پر ملک علاء الدین بن علی
علی خوارزمی کو مامور کر کے اور جو جس غزنی واپس آیا اور غزنی سے ہندوستان پر چھا کر گئے، کی غرض سے لاہور روانہ ہوا۔

خوارزم شاہ اور حسن بن حرشیل: شہاب الدین بھی کی واپسی کے بعد خوارزم شاہ نے دو آج کے خلف میں ہرات پر
بغیر فوج کی گئی۔ بھائی بشیر زادہ شہاب الدین سے صلح کے لیے تیار ہوا، آخر شہنشاہ نے دیکر کہ محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ
جاری رہا، دونوں طرف کی ایک بڑی جماعت کام آگئی۔ تائی گرائی مرو وادوں کی زندگی کا تھک گیا، لیکن غزنی کا سلسلہ
کسی طرح ختم نہیں ہوا تھا۔ حسن بن حرشیل خوارزمستان میں تھا جہاں پر اس کی جائز بھی خوارزم شاہ کو دھوکہ اور غریب دلی

مالی و اسباب لغت میں نقار

شہاب الدین کی مراجعت غزنی: اس واقعہ سے سارے ملک میں شہاب الدین کے سرکاری فوجی مشہور ہو گئی، حسن و حیکمت والی حکمتان نے شہاب الدین کی وہی عزت کی جو اس کے شان و شوکت تھی اور اسی نیاز و محبت سے ملا ہوا کہ اسے ملنا چاہیے تھا۔ سب تکلیفیں دور کر کے تمام ضروریات مہیا کر دیں شہاب الدین چند روز آرام کر کے غزنی روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت حسن بھی حرمیل کو اس خیال سے کہ مجاہد انوارہم شاہ سے مل جائے اور اس کا مطہان ہو جائے اپنے ساتھ لیا اور امیر صاحب کا عہدہ عزت کیا۔

شبابِ الدین کے مرنے کی خبر سے امراء اور مرداء اہلِ غور و مجلسِ سیدھا اختلاف پیدا ہو گیا۔ منصفہ پر دو تہ درجن کی جلیں آئی، چاروں طرف آتھ جگہ پر بچے ہو گیا جیسا کہ ہم اہلِ طرفِ غور کے حالات کے سلسلہ میں تحریر کر آئے ہیں۔ شبابِ دین نے نہایت مستعدی اور مرداء و غنی سے غرضی اور ہندوستان کی مخالفتوں اور ہنگاموں کو فرو گئے اور خوارزم شہ کی کوشاں کی طرف دو بارہ توجہ دیا۔

شہاب الدین غوری کی شکست کی وجہ: ترکانِ خلاصہ مقابلہ میں شہاب الدین کی شکست کا یہ جب اہم بھی
 تھا جسے ہم پہ بیان کر آئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت شہاب الدین خواندہزم سے ترکوں کی سرکوبی کے لیے چلا-
 اٹھا۔ تو اس میں ایک سیارہ بڑھ گیا کہ جہاں پر پانی کا نام و نشان نہ تھا اور نہ کسی حق تعالیٰ کا۔ اس وجہ سے
 شہاب الدین نے اپنی فوج کی متعدد ٹکڑیاں کر کے دوہرے روئے کیا۔ ترکانِ خلاصہ نہ کسی سمجھ سے واقف تھے: روئے کے
 دوسرے سر پہ پرکھڑے ہوئے جوں جوں شہاب الدین کا لشکر متحرک ہو رہا تھا وہاں سے کھٹ کھٹ ادا دتے گئے اور جو
 باقی رہا وہ بوجہ غریزی ہر گم جاتے تھا۔ لوگ شہاب الدین کے پاس نہ آ سکا تھا۔ لہذا ایک کورہ سے کی غریب ہوئی تا آخر
 میں شہاب الدین حالت کے ساتھ اس دورہ سے ہرگز رافترکانِ خلاصہ لائے ناکامی کی طرف ٹوٹ پڑے۔ چار روز تک
 مسلسل لڑائی ہوئی تو شہاب الدین نہایت استقلال اور طاقت قدسی سے لڑا رہا۔

شہاب الدین غوری اور ترکانِ خطا میں مصالحت : پانچویں روزہ والی مسرت نے جو سلطان قلیقن ترکانِ خطا کا ولی تھا اور غمی سے لشکر میں تھا۔ پاشیدہ و خور پر شہاب الدین کو پیام دیا کہ جب تک ترکانِ خطا آپ سے عداوت نہ ہوں گے جتنے سے باز نہ آئیں گے۔ انہیں باز نہ آنے کے لیے یہ چارہ بھیجئے کہ اپنے لشکر کے ایک حصہ کو آج میں جب کسی طرف بھیج دیجئے، صبح کو اسرارِ لشکر گھڑے اڑاتے ہوئے میدانِ جنگ میں حضورِ پاک کی صورت میں مختلف راستوں سے آجائیں، میں ان و تھانِ اسلام کو یہ خبر پہنچاؤں کہ شہاب الدین کی فکر پر باز رہو، فرماؤ آج بھی ہے اب تیار ہی نہیں نہیں ہے۔ صاحب ہے کہ صلح کرنا چاہتے ہیں شہاب الدین نے یہاں کیا اور۔ اہل سرحد نے ترکانِ خطا کو ڈرایا۔ دھمکا یا۔ ترکانِ خطا مصالحت پر راضی ہو گئے۔ پانچویں روزہ والی مسرت نے کہا کہ اس کو اس خوفناک اور جان لیوا واقعہ سے نجات مل گئی یہ واقعہ ۱۰۰۰ھ کا ہے اس کے بعد ہی شہاب الدین نے وفات پائی۔

امیر ابن قیصر کی معزولی: اس کے بعد گورنر خالقان "امیر ابن بن قیصر" کو قتل کا فریضہ روایہ کیا اس نے بھی
ہ فریضہ کیا غیاث الدین نے خالقان کی حکومت اپنے باپ کے خاتم "سویحی" سے روایہ کیا "امیر قیصر" کو قتل کیا
حسن بن حریس جو حجت پوری کرنے کے خیال سے "انڈیا" کی طرف متعلقہ روانہ نہ ہو حکومت ہرات کی سند بھی اپنے نام
کا قلم پڑھنے کا حکم دیا "حسن بن حریس" خوارزم شاہ کے لشکر کے انتقام میں خیلو سے رقت گھا اترتا رہا یہاں تک کہ
غیاث پور سے خوارزم شاہ کا لشکر آ گیا۔

خوارزم شاہ کی پیش قدمی و مراجعت: اس کے بعد خوارزم شاہ بھی اپنے جو "حکم" کے ساتھ آ بیچا بلخ سے چار
کوس کے فاصلہ پر پہنچ کر اسے جنگ شروع کر دی "حسن بن حریس" کو اپنے کچے پر چڑھائی ہوئی "مچھلیا" کو خوارزم شاہ کی سمیت
بیکر نہیں ہے "حسن بن حریس" ہوا پاؤں اک اور سب سے مست وال تھا۔ کسی ذریعہ سے خوارزم شاہ کو یہ پتہ لگا گیا کہ "حسن بن حریس"
نے غیاث الدین محمود سے مصالحت کرنی ہے اور اس کا صلح ہو گیا ہے اور غیاث الدین محمود نے اسے ہرات کی گورنری پر
مائل رکھا ہے۔ "لشکر خوارزم" اپنا اپنا غیرہ انھما کو خوارزم شاہ کے پاس چلا گیا "حسن بن حریس" نے بہت سے نذرانے اور
شمال کی لشکر کو ہرات کی طرف متعلقہ ہرات سے روانہ کیے۔

حسن بن حریس کی اطلاع کی اطلاع: غیاث الدین محمود نے یہ خبر پائی کہ خوارزم شاہ کا لشکر ہرات آ گیا ہے "حسن بن حریس"
ان حریس کی جو "مچھلیا" اسباب اور خوارزم شاہ کو لایا اس کے ہونے والے اور "مچھلیا" کو لایا اس کے ہونے والے اور "مچھلیا" کو لایا
رہا۔ "حسن بن حریس" نے بھی اس امر کو محسوس کر کے کہ اس کا مائل ہرات کا سلطان غیاث الدین محمود کی جانب سے ہونے والے کے خلاف
سے غیاث الدین محمود کی مصالحت کا اظہار کیا مگر جب اعلیٰ شہر کو یہ معلوم ہوا کہ غیاث الدین "حسن بن حریس" سے ناراض ہے
اور اس نے اس کی جائیداد "اسباب" اور خزانہ ضبط کر لیا۔ متعلق ہو کر غیاث الدین کی خدمت میں عرضداشت بھی "شہر خوارزم"
کو دینے کا اقرار کیا۔ "حسن بن حریس" نے اس سے اور اپنی جائیداد "مچھلیا" کو دینے کی خبر سے متعلق ہو کر خوارزم شاہ کو "شہر خوارزم"
اپنے کچے پر چڑھائی ظاہر کیا معافی چاہی اور یہ کہہ کر کہ "خوارزم شاہ" کے لشکر کو ان کے پاس سے ہٹا دیا جائے گا
اطاعت کی فرض سے ایک عرضداشت سلطان غیاث الدین محمود کی خدمت میں روانہ کر دی "حسن بن حریس" نے یہ بیان کیا
تھہر ہن میں ایک "فریضہ" دیا "دوسرا" شہر نے اسے روانہ کو پسند کیا "حسن بن حریس" نے کہا اور چاہا "عرضداشت" لکھ
کر "حسن بن حریس" کے "مدتی" سے روانہ کی۔

خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ: "حسن بن حریس" نے "محمد" کو "پردہ" نہایت کر دی تھی کہ تم فیروز کوہ کی جانب روانہ
ہو لیکن جب شب کی سیاہ چار سے دن کی روشنی ٹھپ ہو گئی تو دوسری رات سے "غیاث پور" سے چلے جاؤ اور خوارزم شاہ کے لشکر کو
ہرات واپس لے آؤ۔ چنانچہ "محمد" نے اپنا ہی کیا۔ چنانچہ دونوں قاصد اور خوارزم شاہ کا لشکر واپس آیا۔ "حسن بن حریس" نے
شہر بناہ کا دروازہ کھولی دیا۔ خوارزم شاہ کا لشکر "محمد" سے مل گیا اور "شہر" میں داخل ہو گیا۔ "حسن بن حریس" نے "حسن بن حریس" کو بہر

ایلا اور اپنی طرف سے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ایک قلعہ کو قلعہ کا سرکار بنایا۔

اس کے بعد خوارزم شاہ نے قلعہ جات کا لوہا اور مہار پر دھار دیا۔ شام اور ہندوستان میں اس کے قلعہ جات کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت و تعجب سے دیکھا۔ اس کے بعد خوارزم شاہ نے قلعہ جات کا لوہا اور مہار پر دھار دیا۔ شام اور ہندوستان میں اس کے قلعہ جات کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت و تعجب سے دیکھا۔

اسفہان پر قبضہ : اس خوارزم شاہ نے اسفہان پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد اس نے قلعہ جات کا لوہا اور مہار پر دھار دیا۔ شام اور ہندوستان میں اس کے قلعہ جات کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت و تعجب سے دیکھا۔

قاسمی صاحب کی گرفتاری : خوارزم شاہ نے زمانہ قیام ہرات میں قاسمی صاحب کو گرفتار کیا۔ اس کے بعد اس نے قلعہ جات کا لوہا اور مہار پر دھار دیا۔ شام اور ہندوستان میں اس کے قلعہ جات کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت و تعجب سے دیکھا۔

خوارزم شاہ کی محرم : صاحب الملک بن اردشیر باقی ماندہ ان کے انتقال پر اس کا جانشین بن گیا۔ اس کے بعد اس نے قلعہ جات کا لوہا اور مہار پر دھار دیا۔ شام اور ہندوستان میں اس کے قلعہ جات کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت و تعجب سے دیکھا۔

ترکانِ غلا (۳ چار) : یہاں وہاں کے لوگ جس وقت سلطان بن محمد بن ملک شاہ کو حکومت دینی تو وہ چار تھے۔ ان کے بعد اس نے قلعہ جات کا لوہا اور مہار پر دھار دیا۔ شام اور ہندوستان میں اس کے قلعہ جات کو دیکھ کر لوگوں نے حیرت و تعجب سے دیکھا۔

گورنروں کی خود مختاری: کرکک خاں والی ٹیٹھ پور ہرات کا محصور کیے قیام والی نذرین بھی شریکِ محاصرہ تھا۔ قتلِ غیر ملکی سرداروں نے محاصرہ خالص کیا اور اپنے قبوۃِ علاقوں میں داخل آئے۔

کرکک خاں والی ٹیٹھ پور نے ٹیٹھ پور کا شہر پناہ دے کر اپنی ٹیٹھ پور سے فرار ہو کر ہرات میں آکر سامانِ خور و نوش اور قلعہ حرب جمع کر کے خودی حکومت کا طعن کر دیا۔

خوارزم شاہ کا فرار: جس وقت ۵۴۲ء میں خوارزم شاہ کو گرفتار کیا گیا تو اس کے ساتھ ایک ایسے کبیرہ امین مسعود نامی بھی گرفتار ہو گیا تھا۔ امین مسعود نے خوارزم شاہ کی قید خانہ میں خلاصی کی یہ صورت نکالی کہ اس نے اپنے کو سلطانِ خوارزم شاہ کا دہریا اور خوارزم شاہ کو اپنے دام ۵۴۲ء میں جس نے ان دونوں کو گرفتار کیا تھا اس دھوکے میں کیا۔ چنانچہ امین مسعود سلطانِ خوارزم شاہ کو شہرِ شمسِ احرار سے بچنے پر آمادہ کیا۔ پھر دہریہ بن مسعود نے جو سلطانِ خوارزم شاہ کو ہوا تھا ۵۴۲ء سے کہا "فریق کی ٹکلی ہے تیرا۔" تبھی خالی ہے اگر تم اجازت دو تو میں اپنے خادم کو فرار ہو چکیوں۔ اٹھا مجھے یہ تیرے امین الی، امین کو مطلق کر دو یہ ضرور یہ منکر اگر نہیں بھی۔ دوسرے دن بھی روزانہ کی قاف سستی سے نجات پاؤں۔" تاکہ تاری وہی بکھر میں آجین اجازت دے، کی انہی مسعود نے ایک خط لکھ کر خوارزم شاہ کو دیا جو خادم کا ہوا تھا۔ وہ خوارزم شاہ کو فرار دیا۔ خوارزم شاہ کو فرار دیا۔ خوارزم شاہ نے بے حد خوش منانی کے ساتھ ملک میں خوارزم شاہ کے آنے کا خطبہ دریا دیا۔

اور انہیں ہرات نے خوارزم شاہ کو جوئے و خمار سے بھلی ملی شاد نے بھڑکتا میں اور شکستہ شاد نے بھڑکتا میں کین تھا اس سے مطلع کیا۔ ان دونوں کو بھی خوارزم شاہ کی قید خانہ سے نجات دلائے۔ انہیں بے خوارزم شاہ نے کی خبر ہو گئی۔ یہ دونوں کے نیچے سے زمین ٹکس گئی۔ کرکک خاں کو بھی جلا تیا اور اسی شاد نے فوٹ الہین نمود کی خدمت میں چکر لگایا۔ فوٹ الہین نمود نے ان کے لئے عزت و احترام سے مقرر کیا۔

خوارزم شاہ نے ٹیٹھ پور کی اصلاح کی یہ سب قیام کی۔ خوارزم شاہ نے ٹیٹھ پور میں چھوٹی شہر کی حالت پر نظر کر کے وہاں طرف سے ایک گورنر مقرر کیا۔ اس کے بعد ہرات کیسے اس طرف تک اس کا لشکر ہرات کا محاصرہ کیے خوارزم شاہ کی فوجوں کو اس حسن خدمت پر کہ وہ کثرتِ القیام سے حاضر نہیں ہوتے اور ان میں کسی جسم کی تہذیبی و فنی دنیا انعامات دیتے۔ یہ واقعہ ہے۔

امین حرمیل کی گرفتاری: خوارزم شاہ کو فکر (جو ہرات میں امین حرمیل کے پاس تھا) صریح طرح قیام میں اس کو کرنے کا ارادہ نہیں کرتے۔ یہ فطرتی پیمانہ ہے۔ یہاں سے انتِ خوارزم شاہ ۵۴۲ء میں بھڑکتا میں ۵۴۲ء میں سے قلعہ دہریہ ہوا۔ امین حرمیل نے خوارزم شاہ کے سارے لشکر کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ خوارزم شاہ کی خدمت میں ان کے افعال و کردار، شاد کی شکایت لکھ چکی اور حضرت قیام خوارزم شاہ کو ان حرمیل کی فطرت کو جان کر ان صحت وقت کے خیال سے امین حرمیل کو لکھ دیا۔ جو پیمانہ ہے کیا نہ سب کو اب فرمایا۔ پھر حرمیل نے پانچ سو دو سو ۵۴۲ء میں اس کے مقابلہ میں اس سے بہت زیادہ فائدہ دیا۔ اس کے جانے میں انہیں ملنے ہی لشکر الی حرمیل کو قتل کر دیا۔ اس کے جانے کے لیے لکھتوں امین

غیاث اللہ بن محمود اور علی شاہ کا قتل: خوارزم شاہ نے خوارزم میں پہنچ کر اپنے ماموں امیر ملک کو روزِ بڑا کو
 فیروز کو مجبوراً حکومت سلاطین خوارزم کے کر کے کافر بنانے کا حکم دیا۔ اس وقت فیروز کو وہ سنے تختہٴ خلافت پر غیاث اللہ بن محمود بن
 غیاث اللہ بن رقی، فیروز تھا۔ خوارزم شاہ کا بھی فیروز کو وہی فیروز کو کہہ کر غیاث اللہ بن محمود کے یہاں پناہ دینے اور ہتھیار
 پناہ پر امیر ملک تک ایک ہوشی فونی نے فیروز کو کہہ دیا کہ غیاث اللہ بن محمود اس کی آواز نہ کرے اور نہ کھڑا ہو۔ غیاث اللہ
 غرض سے امیر ملک کی خدمت میں نہ دیتا نہ کہتا۔ اس کی درخواست کی۔ امیر ملک نے درخواست منظور نہ کی۔ غیاث
 اللہ بن محمود اور علی شاہ برابر فیروز شاہ امیر ملک سے ملے آئے۔ امیر ملک نے دونوں کو گرفتار کر کے دارِ حیات سے
 سیدوشی کر دیا۔ یہ واقعہ ۱۰۶۱ء کا ہے۔

فتح خیرد کوہ خیرد کوہ کے فتح ہ جانے سے خوارزم شاہ محمد بن غزنوی نے ملک خراسان پر قبضہ ہو گیا اور سلطنت و حکومت خوارزم کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ ملطین خوارزم کی حکومت و پادشاہی اور خوارزمیوں میں ختم ہوا۔ وائے تعالیٰ اہل التوحید۔

[illegible]

طے ٹیکو شاہ تاتا کی شہر قریبی: جہاں نہ جنگ کے بعد کو تازہ شادی کا ٹیکوہ: طارق بادشاہ کو خوار و سر ہات کر دیا اور خود بدولت بادشاہ کی طرف دہائی طرف نہ جا۔ کچھ جہاد ٹیکے شہر میں کو قریبی کرنا اور نہ کب تک پہنچ کر کیا اور نہ کسی دہائی طرف نہ ایک شخص کو حکمران کے دوازم و ایلی آج۔

خوارزم پنچ گزانی سرحد سے اپنی مملکت کو دیا اور اسے بحرِ اربعہ سرحد والیں جانے کی اجازت دی اور
 جبکہ سرحد کی تہذیبوں سے ملانے کی تہذیبوں کی طرف سے ایلیہ سیانہ انہر ہماقہ ایسی طرف سے اپنی طرف سے
 ایک افہر کے بر کیا والدہ ویر ہر کی تہذیبوں

خود کو زم زم شہ کی ماوراء النہر پر فوج کشی۔ اس طواف اسی کی قبر کو زم زم شہ کو پہنچا جس کی طرف کوئی نہ جاسکتا تھا۔ فوجیں فراہم کر کے جہازوں میں بٹھوا کر کیا اور ایک فوجدار، ام اسلم اور ترکوں کی سربراہی طرف روانہ کی۔ قوسس پہنچ کر بارہ ہزار سواروں کے ساتھ کوفہ سے پیچھے ہٹ گیا، اس کا مقصد الجیش کے ساتھ قریب پہنچ گیا، مگر دشمنی کے ساتھ باہر ناپید ہوئے۔ اس ناپید ہونے کے بعد قحطی کے پانیوں کے کہ یہ اسی کے کاٹنے کے بعد میری طرف تمام کے نیچے آجائے سوار ہوا۔

لڑنے لگا اور ترکوں کی جیڑی۔ غلین جب ۱۔ یہ یہ مصر ہوا کہ یہ خود زم زم شہ کی طرف سے میری طرف نکلی اور یہ خود اسی

شہر کے کھانا کر لیا۔

[illegible]

فخر از مرشدان او برخلاف اصحاب این اشیر جمیع وقت را در خدمت او بگذرانید و خدمت او را بجا آورد.

دور محمد بن محمد کی روایت۔ وزیر مملکت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے اور اس کے باپ معاویہ بن ابی سفیان کے حالات میں لکھا ہے کہ خوارزم شاہ نے ولی عہد کے روادے پر پانچ نمازوں کے بعد نوبت جمعہ کی اجازت دی تھی جو یہ نماز کے بعد پڑھائی جاتی تھی اس نوبت کو از آخر چھٹا کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ یہ نماز کے بعد اور پھر پانچ تھے۔ سونے اور چاندی کے بنے تھے جو اہل بیت کی پہلی کاری تھی۔ نماز کے بعد کی روایت کو اسروں کی روایت پر اس وجہ سے ترجیح دی ہے کہ یہ ان دونوں کے حالات سے اردوں کی یہ نسبت زیادہ واقف ہے۔

غیاث لدین تیر شاہ کی گورنری۔ کرمان، سمرقند اور تیس پر یہ ملک تمام الدین کا حصہ تھا اور اس میں مقامات کا بعد متقل عکس تصور کیا جاتا تھا۔ سلطان خوارزم شاہ کی داخلی عراق کے بعد سید الملک تمام الدین نے سمرقند، غیاث کی خوارزم شاہ نے اپنے بیٹے غوث الدین تیر شاہ کو اس کی جگہ مقرر کیا جیسا کہ آپ بھی اوپر مذکور آئے ہیں۔

سویہ الملک قوام الدین۔ سویہ الملک قوام الدین جب معین بزدلی آئی تو قسمت نے یاروں کی بادشاہت سے درجہ تک پہنچ گیا۔ اس کی مالک حضرت الدین محمد بن ایزد ملی بزدلی کے محل سرانیں دایہ کی خدمت پر مامور تھی سویہ الملک وہیں پہنچا اور وہیں منتہی پائی اس مشورہ کو پہنچا حضرت الدین کی خدمت میں پہنچا۔ چند روز بعد حضرت امیر نے یہ خبر خوارزم سلطان خوارزم شاہ کو پہنچا تو حضرت امیر نے اس سے فرار ہوا اور فرار ہونے سے پہلے یہ خبر دیکھ کر خوارزم شاہ نے اس کو بارہ گیسوا سو قلعہ پر کر اور سلطان خوارزم شاہ سے جڑا کہ حضرت الدین فرق باطلین کا ایک نمبر ہے۔ "اور وہ بارہ خوارزمی"۔ یہ دیکھ کر حضرت الدین کو سلطان کی ملامت اور جہاں سے وہاں سے فرار ہوا حضرت الدین و سلطان کی طرف سے خطرہ پیدا ہوا فرقہ و فتنہ (استغیثہ) کے دوستانہ قیامت پیدا کر کے خوارزم میں قلعہ نشین ہو گیا سویہ الملک نے اس خبر کو دور شاہی تک پہنچا دیا سلطان نے بیٹے علی آغا کو بلا کر حضرت الدین کو معزول کر کے سویہ الملک کو اپنا نایب کا عہد و عہدیت فرمایا۔ "خوارزم حضرت الدین سویہ الملک کے دام فریب میں پھنس گیا۔ قلعہ اور دار و کھوس لیا۔ سویہ الملک نے خراسان سے فرار کیا۔ پانچ روز بعد سلطان خوارزم شاہ کی خدمت میں پہنچا اور سلطان نے اس کی آنکھوں میں گلی کی سلاخیل چھروائی۔

سویہ الملک کا خطاب۔ اس کے بعد سویہ الملک کو کرمان کا قاضی و امین مقرر ہوا اس وقت کرمان میں ملک و یار کے فتنہ کا ایک مجمع نکو سے کود رہا تھا۔ سویہ الملک نے سلطان کو اس کے خلاف تھا۔ "یا سلطان نے خراسان سے فوجیں بھیج دیں اور وہی امیر امینی دی سویہ الملک نے کرمان پہنچ کر قلعہ کر لیا خوارزم شاہ کو اس سے بعد سب سے بڑی فتنہ اور کارکنوں کی کے محلے میں بڑا ملک کا خطاب کیا اور کرمان کو یہاں مقرر کیا۔

سویہ الملک کی وفات۔ سلطان خوارزم شاہ کی داخلی عراق کے وقت شہزادی امینی کے چچا سویہ الملک نے چار بار اپنی اذیتیں حاضر کر دیں سلطان بعد خوش ہوا۔ "تو اس سے اس زمانہ میں سویہ الملک کی موت کا یہ خبر آگئی۔ دنیا کی ساری فتنوں کو یہ خبر ہو گئی۔ خوارزم شاہ نے اس کے مقبرہ میں اپنے بیٹے غیاث الدین کو مامور کیا جیسا کہ

سلطان محمد بن گلش کی وفات : چنگیز زالی جتار یوں نے خوارزم شہاد کو یہاں بھی نہیں لے لے بیٹھے دیار دیوار د
 پھاپ۔ رفا خوارزم شہاد بھی پر حاد ہو کر ہو کر ہو کر گیا اور خوارزم جتار یوں نے خوارزم شہاد کو یہاں بھی نہیں لے لے بیٹھے دیار دیوار د
 خوارزم شہاد نے ایک بے نظیر ہستی کے ایک جزیرے میں بیٹھ کر حکامات اٹھائی تھیں اور پھر رہنے لگے۔ مرض الموت نے آکر
 قہر کیا اور انہیں باندھ رہا تھا۔ وہ رداوی کرتے تھے۔ اسی میں کہ اس زمانے سے چلا تھا تا اس خدمت کے سلسلے میں
 خوارزم شہاد کو انہیں چھوٹے دے گا۔ صحت کی توفیق پر ماسور کرے گا۔ لیکن خوارزم شہاد کو اس کا موقع نہ ملا۔ وہ
 میں موت کی فحش میں بیٹھتے لیے چلا گیا۔ اور اس کی توفیق سے اس دن کو دیا گیا۔ انہیں مال صحت کی۔ جلال الدین
 غفری (خوارزم شہاد کا بیٹا) نے میں۔ خوارزم شہاد کی تمام اسیران کو خوارزم شہاد سے قطع کر دیا گیا۔

مراۃ کی بیانی: مغربی دنیا کی خبر سچ سے فارغ ہو کر سرحد کی جانب لوٹے تھے یہاں پر ان کے ساتھ جو بیسیاں اس کی طاقت میں اسی طرح پیش آیا۔ جو طرف اور اندر لے پیش کیے۔ جو کچھ ہو گا۔ وہ جس جگہ تک نہ گیا۔ اسی مقام پر نہ رہے۔ جو مراۃ پہنچے۔ مراۃ کی دایہ ایک عورت تھی۔ چنانچہ ان کے ساتھ لڑائی دی۔ اور فریضہ شروع ہو گیا۔ اور ان کے ساتھ یہ لڑائی ہوئی۔

جانداروں کی اور بل پر فوج کشی: مراۃ سے فارغ ہو کر ارشدی پر حملہ کیا۔ مقررہ بین میں۔ اس خبر کا حکم تھا۔ ان کے بددعاؤں میں الٹی ہو کر سے اور طلب کی۔ یہ واقعہ بین کے غلط انداز کی ملک پر فوجیں بھیجیں اور خود سرحد کی طرف کی حفاظت کی۔ جو حق سے تیار ہو۔ اسے منہ خفیہ کا سر کا فرمان آجیچا تھا۔ کہ "شہابی فوج نے سرحد کو تو میں جان کر فوج تیار اور عورتوں میں تیار ہیں کو ٹھیک نہ رہا۔" چنانچہ اسلامی فوجیں روانہ ہوئیں۔ ان میں خلیفہ نے اپنے حکماء کو "خبر" اور "کرم" سمجھا دی۔ اور ان کی سرحدوں کی ہیئت سے غلط انداز کی ملک کو روک دیا۔ اور تمام فوج کی قیادت مظاہرہ بین کو دست لڑائی۔ بلکہ دایہ ایک دوسرے سے ناخف۔ اور محب ہو کر باہم پیچھے نہ ہوئے۔

اہل نجد ان کا تعلق: اسی فوج کے خلاف ہونے کے بعد۔ اسی طرف ان کی طرف سے حالات میں ان میں ان کی طرف سے ایک شخص اسی زمانہ سے رہنا تھا۔ جب ان میں سے کچھ مجاہدین ان پر قبضہ کیا تھا۔ شخص کو قسم دیا کہ اہل نجد سے دل واسباب اور رشتہ وصول کر کے حاضر کریں۔ یہ اس کا کہ جس ایک مجاہدین شریف شخص نے اہل نجد کا تھا۔ اہل نجد میں روئے پٹنے دیکھ ہو ان کے پاس گئے۔ تمام حالات بتائے۔ ان کے ظہور و سحر کی شکایت کی۔ کہیں ہوئی۔ نہ جواب دیا۔ ان کے سامنے کہ ان کا نام یوں کا ہے۔ پورا کیا جائے کوئی چور کو نہیں ہے۔ اہل نجد میں گڑھے کے لئے وہ سے کہا اور ان میں سے شخص وہ ان سے کمال دیا۔ اور ان سے نہ لے کر آیا۔ ہوئے۔ اور نہیں ہوئی کہ یہ بات چند دنوں میں وہ ان کے قریب ایک مقام میں حاضر تھا۔ یہ ہو گیا۔ ان میں نے شہر فتح کیا۔ اور جز اور فتح شہر پر قبضہ کر کے خواجہ کا۔ یا جانا دینے کی ان کو حکم دیا۔

اردن میں کی تباہی: یہ ان سے فارغ ہو کر ان کی آذربائیجان کی جانب واپس سے۔ اور اہل پر قبضہ کر کے اہل اردن میں ان کے حکامات کو۔ ان کے کھیتی اور بنات کو برباد کر دیا۔ اس کے بعد ان کے پاس آئی۔ ان میں ان کی خبر یہ کہ میں پہنچے تھے۔ ان کی ایک میں بددعاؤں اور ان کے ساتھ ان کے طرف سے جو مجاہدین یا کچھ ان کی طرف چلا۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی لے کر گیا۔ ان میں اہل نجد کی طرف سے مقابلہ کر کے پانچ کھڑا ہو۔ تیسری میں ان کی قیادت دیکھیں۔ ان میں شہر فتح کر کے تھیں وہی۔ ایک ایک شہر کی حفاظت کا بندہ رہ گیا۔ ان میں غارت کر کے ان کی پہنچ گئی۔ اہل شہر کی مسعودی اور حفاظت و حال میں کہ جس سے ان کے اور اہل شہر کے پاس مصالحت کا پیام دیا۔ اہل شہر نے ایک مہینہ مقرر کیا۔ اسے ان کے حکم و حکم سے اپنے کو بچا دیا۔

زور و بے کے ساتھ سے مرتے۔ اور پھر مال نہ دینے کی وجہ سے زہرہ تیرہ دن میں قتل کر دیے گئے۔ اصول زور کی آرزو نہیں سرواں کی قہر نہ خود اٹھیں۔ غرض کہ وہ یہ حال کرنے کی غرض سے جو جو مظالم کر چکے تھے۔ عوام الناس کو نہیں بھروسہ بھی تھے۔ اور تہیں بھی نہیں اور پہنچے بھی تھے۔ حکمرانوں پر شکیم کر دیا۔ ان کے ہم نواز نہ کرتے تھے۔ قلعہ دار کو جو شیر میں لکے لکائی۔ جسے کہہ کر خاک میں مٹا دیا۔ اس کی تہاں اور جو کس سلطان نے کئی قہر کو کھو دیا۔ اور واقعہ کے چوتھے دن ہائی قائد اس شہر کو جس کے ہوا سے وقت تک ان تاجداروں کی کھواروں سے لے گئے تھے۔ پانچویں دن نے ان لوگوں کے بھی غم نہ ختم ہوا۔ جن کی تعداد سات ہزار سے کم تھی۔

غیر شاہیوں کا تاراج کر کے مرنے والوں کی طرف بھاگے۔ پانچویں روز تک کا صبر و مجاہدہ پہلے روز توار کے زور سے شیریں نہ کر پایا۔ مرنے والوں کے ساتھ وہی سلوک کیا۔ جو انہوں نے اہل ہندو کے ساتھ کیا تھے۔ بلکہ بعض بعض مظالم کا بیان اور اضافہ ہوا۔ چند روز پیشہ پور میں بھی بے رحمی کے ساتھ قتل و مارت کر کے بازار گرم رہا۔

حکمرانوں کا اقتدار عام: تین پازے اور باغیہ کہ چنگیز خاں نے اپنے اقتدار کا ایک حصہ جس کی جانب روئے کیا طویل شدہ بھی وہی مظالم کیے جس کے وہ عوامی طور پر تھے۔ شہر کو ہلا کر خاک میں کر دیا۔ امام غنی بن سوری رشتہ کے شہد کو تاراج کیا۔ خانہ شیعہ کے مہتر۔ گزرتن روز کر دیا۔ قتل و غارتگری کرتے ہوئے ہر اہل کی جانب بھاگے۔ ہر اہل ایک تھوڑا سا مقام تھا۔ دن دن کے فساد کے لیے رہے۔ آخر کار یہ بھی سر ہو گیا۔ بہت سوں کو قتل کیا۔ جو باقی رہ گئے انہیں ان کی ہوا سے پر ایک شہر مقرر کر کے سلطان الدین سلجوقی سلطان غورازم شاہ سے پیشہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

اہل ہرات پر مظالم: تاجداروں کی راہ گئی۔ کے بعد اہل ہرات نے ان کے تختہ گوہ رو ڈالا۔ جس وقت ان کی ہر حال الدین سے شکست کھا کر واپس ہوئے اور تختہ کے قلعہ کو واقعہ سا بھرائے۔ ہرات میں تھیں کہ قتل عام شروع کر دیا۔ مکاروں میں آگ لگادی۔ شہر بنا کو تاراج کیا۔ ہرات کے تاجدار ہیں تارکری ہا بازار گرم ہو گیا۔ پھر ہرات اور اس کے قریب کے باغیہ خاں کے پاس سلطان پنے کے چنگیز خاں طاقتور میں قاسمی نہیں بیٹھا تھا بلکہ سب قہر اسان کے قہر شیریں کو مارنے کرنے کے لیے قہر میں بھیج رہا تھا جو کچھ بعد میں نے شہر میں خود راہ کر دی تھی یہاں تک کہ تمام صوبہ زراعت پر بادلوں ہو گیا۔ یہ صوبہ بڑے تاراج کے لیے ترس میں بھی کے ہوئے۔ اہل زراعت ان کا کھڑا ہو گئے۔ جو بی رو گئے وہ دوسرے شہر اس میں ہاتھ قہر میں پڑے ہوئے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

سلطان جلال الدین سلجوقی: جس وقت سلطان غورازم شاہ کی تلخی نے دریائے بلخستان کے ایک بڑے موضع میں جوں کی ہوا کی اور سلطان الدین سلجوقی کی مانتی میں جو کہ ان میں سے ہے۔ سلطان غورازم کی طرف روانہ ہوئی۔ غورازم بہت دیر تک انہوں کو تاراج کر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے بد حالیاں میں۔ یہ ایک شخص کا بیٹا جو تاراج تھا اور اس نے غورازم پر چڑھ کر اسے قہر میں کر پاتھا۔ رہا پانچ کے ساتھ نہ سلطان شروع کر دیا اور پانچوں کی ہوا کی۔ لوگوں

کے دل اور ہر دست و پاؤں کی حرکت سے اسے میں شامل و چمکتے ہوئے ہوں۔ میرا غم و غم بچنے اور غموں نے سلطان فی موت کی نذر
میں آتی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ جلال الدین اور اس کے بھائی خواجہ غلام آریف نے اسے اپنے لیے لیا تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
جلال الدین اپنے بھائیوں کے ساتھ خود غم و غم بچنے گیا۔ چاروں طرف سے یہاں تک کہ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
کچھ ایسی حالت میں دیکھا کہ یہ وہ ہے جسے میں نے اپنے لیے لیا تھا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
دل و جان کی طرف سے اسے اس کا سب سے زیادہ پسند آیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔

۳۴ غزلوں کا خواجہ غلام آریف نے جلال الدین کو اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔ اسے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔

۳۵ غزلوں کا خواجہ غلام آریف نے جلال الدین کو اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔ اسے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔

۳۶ غزلوں کا خواجہ غلام آریف نے جلال الدین کو اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔ اسے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔
اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔ اس نے اسے لے کر چلا گیا۔

رخشاہ الملک شرف الدین کا قتل۔ غزنوی برقریبت و اہل کواہس زمانے کا عنصر ہو گیا تھا جب کہ اہل غزنوی جلال الدین کے پاس اہل ہمسائیگی کی زیادتیوں کی شکایت کرنے کے لیے گیا تھا۔ صلاح الدین نے اس سے مطلع ہو کر غزنوی پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ کلمہ غزنوی پر قبضہ حاصل کر کے برقریبت کو دہراوا اور شیر غزنوی پر بھی قبضہ کر لیا۔ رخشاہ الملک شرف الدین ان امور نے اس سے مخالفت کی اور اسے بھی نچا دیکھا کہ غزنوی کا حکم بت گیا۔ وہ جلال الدین کو ۱۱۸۰ تاریخوں پر بمقام قندھار کامیابی ہوئی اور مظفر و مسعود غزنوی و اہلس آفات و رضا الملک کو قتل کر کے غزنوی پر قبضہ کر لیا اور وہیں حکومت اختیار کی۔ یہ واقعہ ۱۱۸۰ھ کا ہے۔

تاتاریوں کا خواہزہم برقعہ۔ ہم اوپر جان کرتے ہیں کہ جنہوں سے خواہزہم شاد کے ہاتھ کے بعد چنگیز خاں نے اپنی فوج کو ملک گیری اور تاراج کرنے کی غرض سے تمام ملک میں پھیلا دیا۔ چنانچہ ایک بڑی فوج خواہزہم، سرگرد کے لیے بھی روانہ کی خواہزہم خواہزہم شاد کے پاس تھے: ہرے کی عزت حاصل تھی۔ فوج بھی کثرت سے تھیں راتنی تھی۔ تاتاریوں نے چنگیز خاں کے بیٹے نہ کی اور ایلان کی آغز میں خواہزہم کی طرف: چلا: چلا: کال کا مہرہ کا سلسلہ قائم رہا۔ تازی برابر ہوتی رہی۔ تھیں شب و روز چلتی رہیں لیکن کامیابی کی صورت دکھائی نہ دی۔ چنگیز خاں سے ایلان کی درخواست کی۔ چنگیز خاں نے پھر پھر ساتھ تو نہیں ملک پر بھیجیں۔ سب نے مجموعی قوت سے مل کر کیا اور شہر کے ایک جانب کو گھٹ کر لیا۔ اس سمت کا سر: دھماکا کے بعد دیگرے علامات اٹھ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ پھر: شہر خواہزہم پر: تازیوں کا قبضہ ہو گیا اس وقت اس تازیوں نے اس کھڑکی کو کھلی دیا جو جنوں نے پالی کوشہر میں آنے سے روکنا تھا۔ کھڑکی کا کھولنا تھا کہ لہذا سیلاب: گیا۔ سارا شہر فرق ہو گیا یہی اہل شہر: تازیوں کی تلواریں زور مینا جہنوں پر تسلیم ہوئی تھی بھی حاضر نہ ہوا۔

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ فساد کا تلب کیا ان ہے۔ وہ فرماں بن یقین خان نے اہل خوارزم دکان دین حق و مل فخر نے اس دھیمان پر شہر کا دروازہ کھولا۔ اور اس کے پڑا آئے۔ اسی نے ان سب کو قتل کر ڈالا۔ چونکہ باوجود عمر بڑھ چکا ہے۔ قصہ شکر کا تاری تواق خراسان اور خوارزم کے درمیان سے شروع ہو کر اپنے ہاتھ دھتیز خان کے پڑا خالقان و الجس آئے۔

آجائے خالص اور اختیار والدین۔ آجائے خوارزم شاہ کی حکومت کے زمانے میں ممتاز امرہ اور ارکین دولت میں سے خوارزم شاہ نے اسے دوبارہ بخارا کی گورنری پر مامور کیا تھا جبہ تاہم یہیں نے بخارا کو ترک کر لیا۔ جیسا کہ فہرست ابھی اوپر چھ آئے ہیں تو آجائے بخارا محمود حسن مہدی کی طرف بھاگ گیا۔ بحال پریشان مرتاکھتا توجہ نہاد میں چائے دم پایا۔ اختیار والدین والی نساء نے کھانا بہت شہوانی کی نساء میں داخل ہونے کے درخواست کی آجائے نے صاف انکار کر دیا۔ اختیار والدین خود آجائے سے ملنے آیا اور ضروری چیزوں سے اس کی مدد کی۔

غیاث الدین تیر شاہ بن خواجہ نذیر شاہ۔ آپ اوپر پڑھا آئے ہیں کہ خواجہ نذیر شاہ نے بوقت تقسیم ملک اپنے بیٹے غیاث الدین تیر شاہ کو نذرانہ اور کھیتی کی حکومت دے رکھی تھی لیکن وہ کسی وجہ سے اپنے باپ سے عمدہ حکومت میں کرمانا نہ کی۔ جب تاجداروں نے قندھار پر حملہ کیا تو غیاث الدین تیر شاہ نے فروغ اصفہان علیہ روت مانا لیکن جس جا کہ راجہ داری و دانی قلعے کے عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ چند روز بعد اصفہان واپس آیا جس وقت ٹھہرے تاہم کسی آزاد راجہ کی طرف سیلاب کی طرف رخ نہ رہے تھے۔ اصل یہاں تو نذرانہ دے اور اس پر عمارت کی اہل اصفہان نے قندھار کی طرف رخ کر لیا۔ تاجداروں کی کچھ خوش آمدنی اور خواجہ نذیر شاہ کی غیبت کہ تیر شاہ یہاں مقیم رہا۔ جب اس کا بھائی ارغون الدین بن خواجہ نذیر شاہ کرمان سے اصفہان آیا تو غیاث الدین تیر شاہ نے ارغون الدین کو غزوہ سے منع کیا اور کرمان پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اور جو کچھ فی۔ چنانچہ ارغون الدین بن خواجہ نذیر شاہ نے کرمان پر قبضہ حاصل کر لیا مگر جب ارغون الدین بن خواجہ نذیر شاہ دارالامان گیا تو غیاث الدین تیر شاہ کو رانی چلا گیا۔

امیر بھٹائی کی اسیرنی و رہائی: جس وقت رکن الدین غور شاہ کو اس کے باپ خوارزمشاہ نے عراق کی حکومت
 عطا کی تھی تو اسے بھٹائی و رکن الدین غور شاہ کی ذراوت کا عہد و رحمت فرمایا تھا۔ امیر بھٹائی نے حکومت پر قابو حاصل
 کر لیا۔ رکن الدین غور شاہ نے اپنے باپ خوارزمشاہ سے شکایت کی اور گرفتار کر کے بیٹل میں 12 لاکھ کی اجازت طلب کی
 چنانچہ رکن الدین غور شاہ نے امیر بھٹائی کو قیدی نہ لے بلکہ ہر جہاں میں قید کر دیا۔ جب رکن الدین غور شاہ دارالامانیہ
 نائب حکمرانہ الدین عربی نے امیر بھٹائی کو رہا کر دیا۔ امیر بھٹائی کا ایک خیمہ فتح ہو گیا۔ غیاث الدین خوارزمشاہ کو فخر
 بھر ہوا۔ اسے جول پیہر دیا اور اپنی بہن سے عقد کر دیا۔ لیکن اپنی بہن کو بھی دے جانے سے رکن الدین غور

جنگ امیر بھٹا لہستانی و ازبک خاں۔ رکن احمد بن غور شاہ کے قتل کے بعد امین اللہ بن غور شاہ نے ازبک خاں کی ایک فوج کو بھیجا تھا۔ ایک فوج اس کی دکان میں جمع ہو گئی تھی۔ امیر بھٹا لہستانی نے ازبک خاں پر حملہ کیا۔ ازبک خاں نے غلامیاء الدین تیر شاہ سے اس کی درخواست کی غلامیاء الدین تیر شاہ نے اپنے ایک امیر دولت الملک کی قیادت میں ایک فوج ازبک خاں کی کمک پر بھیج دی۔ یہ کمک نہیں پہنچنے پائی تھی کہ امیر بھٹا لہستانی نے ازبک خاں پر حملہ کر کے غصے سے وہی دریا بہا دیا۔ وہ دیکھ کر امیر بھٹا لہستانی کے باہر میران جنگ جس اور امیر بھٹا لہستانی پر قبضہ کر لیا۔

غیاث الدین تیر شاہ کا مخالف مصرہ اصفہان: دولت الملک غیاث الدین کے پاس راہیں آ یا غیاث ویرین کو امیر
 جہاںپستی کا یہ گمراہ راہنما بھیج آ راستہ کر کے اصفہان پہنچے جہاں کر دیں۔ قاضی اصفہان اور مصرہ الدین نے
 قیامت تو سائی۔ امیر جہاںپستی بھی پہنچ گیا اور غیاث الدین تیر شاہ کو راستی راہ۔ غیاث الدین تیر شاہ نے اپنی بہن کی

جہاں اندین میدان جنگ سے واپس ہو کر نہایت پریشان ہوا۔ تمام امراء اور سرداران کو جو اس سے خوف ہو گئے تھے۔ اپنی ملک پر چلا بھاگا۔ اچھی پہنچی واپس نہیں ہوا تھا کہ چنگیز خاں نے جلال الدین پر تھک کر دیا۔ جس شب روز جنگ کے بعد جہاں اندین شکست ہوئی۔ دین الملک اپنے باپ کے پاس نقل ہوا۔ سلطان فون میں جگہ ڈیج مئی۔ ۶۴۴ء میں نے سرحد پر چڑھنے سے روک رکھ کر شروع کی۔ بہت سے گھوڑے خور و نہر میں ڈال دیے گئے۔ بہت سوں کو قتل کر دیا۔ اپنی خوں آشام کار کے باعث مارا۔

جلال الدین منکبر کی شکست و فرار۔ سلطان جلال الدین کا بیٹا جس کی عمر سات برس کی تھی۔ تاتاریوں سے ہاتھ بچ گیا۔ تاتاریوں نے اس بچہ کو کھنڈر والا۔ جلال الدین میدان جنگ سے بھاگ کر کھار و نہر پر پہنچا اور ۶۴۵ء کی قاتل میں سے جلال الدین نے اپنی موروثی توکل کر کے کھار واپس ڈال دیا۔ تیر کر دوسرے کنارے پہنچا۔ اس کی فوج سے صرف تین سو چار سو چار۔ اور چند مرد و جوان بچے گئے تھے ان کے بعد کرتے پڑتے سلطان کی خدمت میں پہنچے۔ سلطان کے بعض خاص اہل اہل امیروں نے اس واقعہ جاس کو از سے مطلع کر دیا کہ کچھ جہاں میں تھا پڑے اور تمام ضروری ہتھیار جیسے نشان کی خدمت میں روانہ کی۔ جس سے ان لوگوں کی جان بچ چکی۔

اعظم ملک کسی ملک میں جو کر دینا چاہے۔ چنگیز خاں نے مطلع ہو کر حاکم دیکھا اور تلوار سے تلخ کر کے اور تمام اس لوگوں کو جو اس کے ساتھ قتل ہوئے تھے بھیل بھری کی طرح ذبح کر دیا۔

غزنی کا تاراج۔ اس سے بعد تاتاری لشکر۔ غزنی کا قلعہ پر غزنی بھی فتح ہو گیا تو ان کو قتل کیا۔ جسے جہاں پناہ دلا۔ شہر میں آگ لگا دی۔ جو کچھ بچا ہوا اب۔ غرض یہ کہ غزنی اور تمام غزنی ایسا تاراج ہو گیا کہ وہیں کوئی چیز نہ رہی تھی۔ یہ واقعات تاریخ کے ہیں۔

ان واقعات کی اطلاع ملی جہاں جردی (بابہ بہرستان) آئی ہوئی۔ جلال الدین سے اپنے پرانا کینہ ٹاٹے سے لے اٹھ کر ہوا۔ چونکہ جلال الدین اور اس کے ہمراہی تاتاریوں کی جنگ سے تھک گئے تھے اس وجہ سے جنگ کے موقع پر نہ آئے۔ دانی پٹی جردی کا کام واپس ہوا۔ جلال الدین کے ایک صحابہ نے موقع پا کر حرم و باہر میں شکست لاش دے ران پر مسلح ہو گیا۔ محدود ران کا نائب و سلطنت پر نئی اور ہمراہی پیش آیا۔ جو قتل و زانیہ کر کے واپس لوٹ کر دلی ہو گیا۔

جلال الدین منکبر کی ہندوستان میں۔ جلال الدین منکبر کی سرداران لشکر کا ایک گروہ فوج کے ساتھ دو چارے سندھ کو گھوم کر کے ہندوستان میں کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس میں سے امین الملک کی بیٹی شمس الملک (جو جلال الدین منکبر کی بیٹی کے باپ کے زمانے میں وزیر تھا) اور غزنی خاں امین ملین ملک و کر کے قاتل ہیں۔ قول خاں شہر گلو را میں جا کر پناہ گزین ہوا۔ گلو را سے گزرنے سے قبل کرالا۔ اور قباچ نے شمس الملک کا کام اس وجہ سے ترک کر دیا کہ اسے خطرہ پیدا ہوا تھا کہ یہ جہاں اندین واپس کی حرکات و سکنات سے مطلع کر دے گا۔ امین الملک نے جلال الدین کو اس کی اطلاع کر دی۔ تھوڑے دن بعد اس کے چینی (غیاث الدین) کے سرداران لشکر اس کی خدمت میں آ گئے۔ اس کی

بھانپے۔ جہاں الدین نے اس کے بھائی جانے سے اس کی بات پر بے حد مارا، مگر بھائی نے اس نے اپنے اپنے غیاث الدین کو بلا کر، فوج میں صبح کر دی۔ غیاث الدین اپنے بھائی کی خدمت میں جیسا کہ بھولے اپنے بڑوں کی خدمت میں رہتے ہیں نہ بٹے۔ فرما رہا تھا اور غیاث کے ماموں اور جہاں الدین کے دربار میں نیاز و مدد کی کئی حاجتیں مانگ رہے تھے اور مکرر صبح کی اجازت تو اس زمانہ میں سے پہلے غیاث الدین کی کوکھ میں تھے اور اس کی حکومت کو سنبھال رہے تھے۔ اسی وجہ سے جہاں الدین نے اس کی اطاعت و عزم پر زہری پر خوشنودی ظاہر کی۔ اور جیسا مناسب وقت سمجھا دیا نئی عمل کیا۔

حضرت امجد علی بن محمد اور غیاث الدین بن حضرت الدین بن محمد۔ پہنچا زور ہوئی اختیار الدین کے بعد نہاد کا حکمرانی ہو چکا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ اس وقت کی حالت تھی کہ دہلی میں غلامی اور سورت جیسی جاتی خود دہلی کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ انہیں یہاں تک غیاث الدین کی حکومت کی مانتی تھی کہ حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد خود مختار حکومت کے جوئے دار ہوئے۔ غیاث الدین کے پاس کا قیدی مر قادیان کو رہا۔ غیاث الدین نے غلامی اور سورت جیسی جاتی کو نہیں رہا دیا۔ انہیں غلاموں کا ٹکڑا پر کیا اور قرب و جوار کے سرداروں کو اور اہل جاہ کو حکم دیا۔ حضرت الدین کو اپنے لیے پر چھائی ہوئی۔ اپنے نائب اساطین محمد بن احمد غلامی کو قادیان اور بن کی خدمت میں بھیجا۔ کایا م دیکر بھیجا اور دہلی بھی بھیج کر دہلی میں پر صدر گشت کا دہرہ اور قادیان۔

آجائے کا نائب پر قاضی۔ محمد بن احمد غلامی بھی غلامی الدین کے دربار تک نہیں پہنچا تھا۔ جہاں الدین مکرر اس کے آنے اور غیاث الدین کو مستحب کرنے کی خبر لے رہا تھا۔ اصل یہاں میں رہا رہا۔ جہاں الدین راستہ میں جانے کے لیے نہ سکتا تھا۔ قیام کیا۔ چند روز بعد جہاں الدین کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت سلطان ہوا اور اس نے جہاں الدین کو ایک جہاں الدین کی جنگ پر کیا تھا۔ اس کے حالات آپ اوپر پڑھا آئے ہیں کہ غیاث الدین نے اس سے ایک لکھ کا حصہ ترانہ تھا اور غیاث الدین اور جہاں الدین سے معزولی ہونے کے بعد آواز بخوانے پر آمادہ تھے۔ اتنا ایک سہ سے پہلے بول پیدا کیا۔ جہاں الدین نے اس کی خبر گیری اور فغان کو کوئی نہ ہونے کوئی کر دی۔ غیاث الدین بھی جہاں الدین سے جنگ کرنے کے لیے چلا۔ جہاں الدین نے تیغ کر اسے گرفتار کر لیا۔ ماہن دلی دہلی میں ہو کر اس کے پیچھے میں قیام کیا۔ عزت و احترام سے ملاقات کی۔

حضرت امجد علی بن محمد اور جہاں الدین نے وقت چاہی دلی ہنگامہ فساد کا ترانہ شروع کر دیا۔ جہاں الدین نے آجائے کو اس کی کوٹھالی پر منتقل کیا۔ وہ دن کے بعد جہاں الدین کے قاتلوں تک پہنچا۔ جہاں الدین نے اسے دہلی کو پھونکا دیا اور جاک ہو گیا۔ اور آجائے کا نائب پر چھوڑ دیا۔

جہاں الدین کی روانگی خوارستان۔ جس وقت جہاں الدین کو اپنے بھائی غیاث الدین پر تلبہ حاصل ہو گیا اور ملک کا حکم دست بردار ہو گیا۔ مگر اس کا حکم تھا اس کو جو قیام کرنے کی غرض سے خوارستان کی طرف روانہ کیا اور اس کے دارا شکرستان کا تیغ کر لیا اور نہ لیا۔ حضرت جہاں الدین نے اس کا حکم حاصل کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ جہاں الدین نے زمانہ

اصل کتاب میں جگہ خالی ہے

جہاں الدین نے اس کا حکم دست بردار ہو گیا۔ حضرت جہاں الدین نے اس کا حکم حاصل کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ جہاں الدین نے زمانہ

ہر ایک وطن میں ہم
 عاصروں میں اپنی طرف کو چہرہ مسموم پر تصویر کرنے کی صورتیں کا شیب لہو کے ہاتھ دیا۔ پڑا سامان کے اطراف میں لوٹے دار
 شروٹ ہو گئی۔ دیا اور وہ ایک ٹھکانہ۔ پانچ تین (ملکین) پانچ سو ہزار مقابلہ پر اٹھا اور بار بار غارت سے نوٹیں
 جس سے اس میں منتشر ہو گئی۔ حق میں جو حقیقت ناصرہ کلام تو پہنچ گیا۔ دونوں قریب لڑائی سے بے دخل ہوئے۔

جناب الہ الدین منگھریس کا عاصروں و قرقا جلاں الدین نے خیر، ملک علاء الدین محمد بن دودا کو بار بار خلافت سے
 بغور و جدوجہد کو ان اس کے قصور سے انکس پر جہاں سلطان تھا۔ اٹھارہ سو چھ سو ایک کروڑ روپے خلافت پانی کا مقررہ
 کی دھڑکی لڑائی لڑنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ یہ اٹھارہ سو چھ سو ایک کروڑ روپے نے گرفتار کر لیا تھا۔ اس نے جلا
 الدین کے دربار میں ان کو پیش کیا۔ سلطان نے ان کو دیکھ کر پادشاہ و الملک خدا پلا گیا۔ اس کی خبر اعلیٰ جہاں
 کچل کر خلافت پر کمر بستہ ہوئے۔ سلطان جلاں الدین نے بھی بھڑکنا نہیں دیکھ کر تو یہ بھی جو بغداد سے آیا تین منزل پر تھا
 تھکے ہوئے کوئی کر کے تو وہ عاصروں و قرقا جلاں الدین کو دیکھا۔ شیر پناہ پر قلعہ کو بند کر کے شہر میں آگ لگا دی۔

جناب الہ الدین منگھریس اور مظفر الدین میں مصافحت اس وقت جہاں لہ بن روقہ کے بر کرنے میں
 مصروف تھا اس کی فوج میں جو تھکے ہوئے تھے ان میں تقسیم ہو کر لوٹ کر رہی تھیں۔ کثرت پر بھی پہنچ گئی۔ اس خبر سے جنگ
 ہوئی۔ جس میں طرہ و رنگوں کا کھیل ہوا۔ اپنے شہر میں انہیں آگ لگی۔ ان کو لڑائی کے لئے سے جلاں الدین
 اور مظفر الدین والی اور اس سے لڑنے والی تھی۔ آخر کار باہر مصافحت ہو گئی۔ تینوں میں سے ایک ایک میں بچہ
 رہا۔ باقی تین لڑے۔ چاروں طرف تلواروں سے لڑائی ہو رہی تھی۔ جوں سے دہشت شروع ہو گئی۔ وہاں بازار سے آتے
 گئے تھے۔ خیر و الملک بغدادی میں مقیم رہا۔ یہاں تک کہ سلطان جلاں الدین نے مراد پر قبضہ نہیں کیا۔

وزیر شرف الملک وزیر اسلمت شرف الملک کا نام پھر الدین علی بن کاظم خلیفہ جہاں تھا۔ یہ رہا۔ وہی
 صاحب دواخانہ نائب تمام نائب الدین شہر تہلی و سلطان کا وزیر اسلمت اور اس کے بیٹے امیر الملک وزیر جو ہے
 قدامت میں رہتا تھا۔ وزیر کا یہ شہر کی سے لڑائی کر کے پرچہ نوک کی خدمت پر مامور ہوا۔ اس واقع سے کہ جب امیر شہر
 اسلامی مسجد و وزارت سے مجبور کر دیا جائے اور قلعہ میں وزارت پر میر قلعہ سو ہے۔ سلطان سے کہیں الدین شہر تہلی
 کی پہنچی اور یہ ملک کا ایک سے لے کر ایک تھکے ہوئے ہے۔ سلطان نے اس کی بھی بڑی توجہ نہ لی اور نائب الدین شہر تہلی
 شہر تہلی سے کوئی مطالبہ نہ کیا۔ اس کے بعد یہ و الملک وزیر شرف الملک کے طریق کے ارادے کا ہے۔ اس مرتبہ بچے
 مارا۔ اسے یہ کام ہے جو میں۔ توئی وزارت کی خدمت پر دلائی۔ یہ۔ جس اس صدمہ ہو رہا۔ جب سلطان کا دیکھ دیکھوں
 بخار آج۔ تو لوگوں نے اس کی شکایت بکثرت کی۔ اس نے ان کے گرفتاری کا حکم جاری کر دیا۔ سلطان چہ نکلا۔ سلطان

زبیر عالمی پہلے سے اس واسطے نے نہایت مراد کی سے وہ شہر کی حفاظت کی تھی۔ جب جلاں الدین کو کام دیا گیا تو وہی نہ ہوئی دولت
 رہا۔ راجہ کوئی۔ دیکھ کر راجہ جلاں جہاں صفا و صفا ہو گئے۔

. . . اصل کتاب میں اس قدم پر کچھ نہیں لکھا ہے۔

ہے اگر اسے ہم نہ دیتے تو ہمیں آپ تک پہنچنا دشوار ہوتا۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو دینے کے لیے تیار ہیں۔" دانی گنجہ کے خیالات اس واقعہ سے متبدل ہو گئے۔ گھجاق کے دوسرے دار بگنی اور چارہ دیہوں کے ساتھ حاضر ہوئے جس سے دانی گنجہ کا دل ان لوگوں کی طرف سے بالکل صاف ہو گیا۔ اپنے بارگاہ ازبک کی خدمت میں ان لوگوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی رپورٹ اور سلاطین کی اور گنجہ میں قیام کرنے کی اجازت دی۔ ان کے سردار اس میں سے ایک سردار کی ذمہ داری سے ہند کر دیا۔

ازبک بن بیلوان دانی گنجہ پر کو دانی گنجہ کی اس کارگزاری سے مسرت ہوئی۔ غلغلا اور جائزہ دیا۔ اور گھجاق کو کوہ کیمون میں قیام دینے کا حکم دیا۔

جنگ کرغ اور قشقاں کرغ کو بھی یہ خبر ملی تو ہمیں فراموش کرنے لگے۔ دانی گنجہ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ گھجاق کو کرغ نے حملہ سے بچانے کے لیے کوہ کیمون سے گنجہ بلالیا۔ اس سے بعد گھجاق کے سرداروں میں سے ایک سردار نے چند دست فوج لے کر کرغ کے لشکر پر حملہ کیا اور کامیاب واپس ہوا۔ گھجاق بھر کوہ کیمون واپس گئے اور وہیں قیام اختیار کیا۔ گھجاق کے دوسرے سرداروں کو اس سے فریب نہ ہوا۔ کرغ پر حملہ کرنے کا شوق چڑھا۔ دانی گنجہ نے مخالفت کی لیکن گھجاق نے اذیت بھی نہ سہی۔ بلکہ کرغ پر حملہ کر دیا۔ قتل و غارت کرنے میں کفایت لے ہوئے۔ کرغ نے دوسرا دست لے کر گئے۔ گھجاق کے قتل و غارت پر حملہ کر دیا۔ اپنا کچھ ملہ لے کر واپس گئے۔ یہ خود پر پناہ مانے۔ جو کچھ وہی قسمت لائے تھے وہ اور سامان کے ساتھ سب لے کر واپس لیا۔ بحال پریشان گھجاق کے باقی ماندہ وہ ملک ان واپس آئے۔ اور سامان اٹھا کر بروہ کی طرف کوچ کر گئے۔ دانی گنجہ سے کرغ کے تعلقہ پر حملہ ہوئی درخواست کی۔ امیر گنجہ نے یہ کہہ کر درخواست منظور نہ کی۔ "تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی جس کی سزا تمہیں لی اب میں تمہاری ایک سزا سے بھی ماہ اونہ کر رہا ہوں۔"

قشقاںیوں کی پامالی گھجاق صاف جواب پا کر بخیر ہو گئے۔ جن لوگوں کو بغیر ضمانت دانی گنجہ اور اصفہان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ دانی گنجہ نے ان لوگوں کو واپس کرنے سے انکار کیا۔ قشقاں نے ان کے عوض میں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ جن کی تعداد ان سے اونچتر تھی۔ اس سے مسلمانوں کو اشتعال پیدا ہوا۔ چاروں طرف سے گھجاق پر ٹوٹ پڑے۔ اور دھواں شروع ہوئی۔ ہر طرف کر خرابی پھیلی۔ کرغ اور مسلمانوں نے ان کے قتل پر کریں۔ ہندو ہیں۔ بہت سے قتل ہوئے۔ ان کے اور بھی سے قتل کر لیے گئے۔ قرض کہیں طور پر نہ بھارت لیا کر دئی گئی۔ ان کے قیدیوں کی اس قدر کثرت ہوئی کہ در بند شروان میں نہایت کم قیمت پر فروخت کیے گئے۔ یہ واقعات ۱۱۹۹ کے ہیں۔

کرغ کا بیلگان پر قبضہ شہر بیلگان (موجودہ اٹک) کو تاجریوں نے ویران کر دیا تھا۔ مینا کوہ اور چارہ دیہوں کے بچے ہیں۔ بیلگان کی برہمنی کے بعد تاریکی گھجاق کے ملک کی طرف قتل و غارتگری کرتے ہوئے چلے گئے۔ ۱۲۰۲ء میں کے جانے کے بعد اعلیٰ بیلگان جو ۳۲ چرواہوں کی غارتگری اور قتل سے بچ گئے تھے بیلگان واپس آئے اور اپنے سے ہونے شہر کو بھڑا ہوا کیا۔ شہر تاجریوں کی سرمت بھی تھیں کو نہیں پہنچی تھی کہ کرغ نے اسی مسئلہ سے دوستانہ میں حملہ کر دیا۔ قرائی ہوئی۔ خونریزی کا بازار گرم ہوا۔ اعلیٰ بیلگان کو شکست ملی۔ کرغ نے شہر پر قبضہ کر لیا اور شہر تاجروں کو مہدم کر کے شہر پر

براق حاجب کی اجازت۔ سلطان جلال الدین نے جنگ شرف اور بحر قزقلین میں مصروف رہتے ہوئے براق (براق) حاجب کو مان پر خود مختار حکومت کا خواب دیکھ لیا۔

آپ کو یہ پڑھا ہے کہ تیسرا کھانا اللہ بن نے براق حاجب کو دیا تو اس نے اس کے وقت کو مان پر مقرر کیا۔ سلطان جلال الدین نے ہندوستان سے واپس کے وقت براق حاجب سے ملکر کہہ کر اسے گرفتار کر لینے کا قصد کیا۔ لیکن کسی وجہ سے براق کو حکومت کو مان پر بحال رکھا گیا۔ اس وقت سلطان جلال الدین جنگ کرچ پر چلا گیا اور اس نے اس کی ہتھکڑیاں لگا کر اس کی قید کر دی۔ اس کی قید میں وہ اس وقت وصول ہوئے جب کہ جلا کا اور دیگر چاقا تیار کیا اور ہندوستان کے زمانہ کی طرف نہایت بڑی سے روانہ ہوا۔ اس کے وقت گیلان میں چند سرداروں کا قصد تھا کہ ان کے ساتھ براق حاجب کو قید کر لیں اور اسے بھارت میں لے جائیں۔ لیکن اس وقت اس نے اپنے ہمراہ لیا۔ کوٹہ و قادیان کے قریب پہنچے۔ وہاں براق حاجب کے پاس لشکر بھیجا۔ وہاں سے اس نے حکم دیا۔ والی کو مان سے کہہ کر اس میں سے کچھ فوجی ضرور۔ کہ مان چھوڑ کر ایک قلعہ میں جا کر قلعہ ٹھہرنے دوں۔ سلطان جلال الدین کو اس کا قصہ بھیجا۔

سلطان جلال الدین نے یہ کہہ کر وہ خانہ کیا کہ پیر کا کہہ ہوئی اصفہان میں قیام کر لیا اور اسے حکومت کو مان پر بحال رکھا اور واپس ہوا۔

دور شرف الدین اور کرچ۔ وزیر السلطنت شرف الدین قزقلین میں تھے۔ کہ ہزاروں فوجی تھے۔ اس نے اس پر سرزمین جنگ کرچ پر چڑھ کر اسے فتح کر لیا۔ اور ہندوستان میں اس سے عین سے چند نئے نئے فوجی لے کر اس میں تھے۔ مزید اس میں کرچ نے قزقلین کا محاصرہ کر لیا۔ اور خان قزقلین نے اس طرف چڑھا۔ اس نے اس کا قصد یہ تھا کہ اس کے قریب گیا کہ سلطان جلال الدین کو اس سے واپس آجائے۔ وزیر السلطنت نے چار ہزار دینار انعام مرحمت کیا۔ اس کے بعد اس نے شہر جلا کرچ میں کھیل گیا۔ اور اس سے ماہر کرچ اپنے چند سرداروں کے ساتھ اس کے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان جلال الدین نے ایک فوج شہر قزقلین کے قریب بھیجی جس نے نہایت سختی سے محاصرہ کیا۔ اس کے بعد کثیر لشکر اس کی فوج میں آکر جمع ہو گئے۔ عین کامیابی نہ ہوئی۔ قزقلین واپس آجائے۔

جلال الدین حاکم کرچ کا محاصرہ قلاط۔ قلاط اطراف بن و دی بن دیوب کے دور حکومت میں تھا۔ اس کی طرف سے تمام الدین علی ملوکی قلاط پر حکومت کر رہا تھا۔ وزیر السلطنت شرف الدین کو زمانہ قیام قزقلین میں دوسرے وزیر نے شہر دے دی۔ ایک دست فوج شہر قزقلین کی طرف سے روانہ ہوا۔ وہ گیا جہاں چند ہزاروں آدمی کے ساتھ تھا۔ اس کے والی قیامت لگے واپس ہوا۔ قلاط پر گرفتار۔ تمام الدین علی ملوکی قلاط سے روک کر اس کی اور جو کچھ اس کے پاس تھا بھیج دیا۔ وزیر السلطنت شرف الدین نے جلال الدین کو اس کی قیامت بھیج دی۔ اس وقت کو مان میں تھا۔ جلال الدین کو مان سے قلاط کی طرف واپس ہوا۔ شہر آئی پر محاصرہ کیا۔ تمام الدین علی ملوکی قلاط کے دو ہزار ہوجا۔ جلال الدین نے اس قلاط کی سمت قزقلین کی فوج سے محاصرہ کیا کہ جلاط نماز کی جانب گئے کر دیا۔ اس روز کے بعد

سلطان جلال الدین کا سامانی کے ساتھ بلالہ اسخیم سے دہلی آ رہا تھا کہ شاد دہ میں پیر خورشید گزرا، چوٹی کے
 ۲۴ مئی ۱۲۰۷ء کے قریب اسخان تک پہنچ گئے ہیں۔ غور شاہ تارلوں کی سرکونی کی طرف توجہ ہو گیا اور اس کے سر پر پہنچ
 کر نہایت بے غور سے آئین لکھتے رہے۔ اس کے بعد ہی پیر خورشید کی ۲۵ مئی کو چرخہ غیر سلطان سے جنگ کرنے کے لیے آ
 رہا ہے۔ یہی کرنی ہو گیا۔ اچھی۔

جیم جلال الدین منکبر۔ آپ ۱۰۶۰ھ کے چکے میں کہ جس وقت سلطان جلال الدین نے تہج کو از یک منہ جہلان
 کے قبضہ سے نکال لیا اور اس کی بیوی (خیر سلطان غزل) کو شہر خوی بلوہ جاگیر میں قید فرما کر اس سے عقد کر لیا۔ اور وقت
 چونکہ سلطان جنگی اور انتہائی سہانت نگلی میں مصروف تھا اپنی اس بیوی جیم کو خوی میں چھوڑ گیا۔ اس وجہ سے جیم سلطان کا شرم
 اعزاز و فخر اور جانا رہا۔

نسائی کا جب نے لکھا ہے کہ سلطان نے اس کی جاگیر میں شہر سلیمان اور آرمینہ کا اور اضافہ فرما کر سوچ ایک مسجد
 علیہ امیر کو بغرض انتقام میں جاگیر مقرر کیا۔ یہ امر جیم صاحب کا ناگوار مازاد اور وزیر السلطنت نے جیم کو دلو کے میں ڈال دیا۔ اور
 غیر غور سے سلطان کو لکھ بھیجا کہ جیم صاحب اتنا بک سے ساز باز رکھتی ہیں اور باہم مسند خط و کتابت جاری ہے اس کے
 بعد سلطان کے حکم سے وزیر السلطنت خوی پہنچا اور جیم صاحب کے کل سر زمین قیام پیر بونہا جو بھگت مال و اسباب تھا ضبط کر لیا۔
 جیم صاحب دن و نوبت قلعہ میں قیام میں جیم صاحب وزیر السلطنت نے پہنچ کر ہمارا کر لیا۔ جیم نے سلطان کی خدمت میں جاننے کی
 درخواست کی وزیر السلطنت نے جواب دیا: ”ہاں آپ کی کوئی درخواست ہو تو یہاں تک کہ چاہے گی۔“ غیر اسی میں ہے کہ آپ با کسی
 شرفا نگہ حال کر رہتے۔ اچھی۔

حسام الدین کا شیر خوی پر قبضہ : چونکہ اش خوی سلطان کے مقام اور اس کے لشکر کے علم و حکم سے ملک آگئے تھے
 اس وجہ سے جیم صاحب نے بد اخلاق اعلیٰ خوی حسام الدین صاحب کو جو کہ و شرف بنے۔ اس میں اس وجہ کا غلط بھی گوار تھا
 خوی پر قبضہ کرنے کو یا بھیجا چنانچہ حسام الدین نے بن بنوں سلطان جلال الدین عراق میں تھا خوی پر پہنچ کر خوی اور اس
 کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا۔ ان کے دیکھا دیکھی اعلیٰ خیر ان نے بھی حسام الدین سے صلہ و پیام کر کے شہر حوالہ کر
 دیا۔ حسام الدین غلط دہلی آئے اور جیم صاحب ہلال الدین کو اپنے ہمراہ غلط لے آیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

سلطان جلال الدین منکبر کی اور تارلوں کی جنگ : سلطان جلال الدین کو یہ اطلاع ملی کہ تارلوں نے اپنے
 شہروں سے نکل کر شاد دہ اور عراق کی طرف جا رہے ہیں خود اردو تک تمام کی غرض سے کرا باندھ کر تہج پہنچ کر نہ چلا۔
 چار ہزار سواروں کو لے کر ہلالہ کی جانب تارلوں کی خیر انے کے لیے روانہ کیا۔ دہلی میں ان کو ان لوگوں نے
 بیان کیا کہ تارلوں کی طرح اصفہان تک پہنچ گئے ہیں۔ اور راج اسلامی سے مر جائے اور مارنے کا حکم لیا۔ قاشی کو
 حکم دیا کہ اٹھ مسلمانوں کو جلا کر آؤدہ کر کے اصفہان روانہ کر دے جسے پیر خورشید کی تارلوں کا ایک لشکر ہے جسے چار

ہو، تاہن ملوک اور ملوک

مستاجر میں خلعت کو نکلتے، وہی تھی۔ تم رزمیرج جھانکی کی تھی اور نہایت بے دردی سے غور از دیوں کو کس کیا تھا میرا سب
 ماحات جلال الدین نے آذربائجان پر قبضہ حاصل کیا تو بہنواید حکومت لگے، تا کہ وہاں میرٹ گرد یا باہر مقتدی، اشرف بن
 عادل بن ابوبہدائی، م کے پس چھا یا اور پچاس یا پڑیا، اب سے پھر پچھتی کو وزیر السلطنت شرف الملک ابوسام
 مدین کوہ ز اشرف کے عہد میں بقیہ م غلاط شکست اے وہی تو انا بکیر کے ساتھ رہنے کی غرض سے شام سے
 آذربائجان کا راستہ لیا۔ فوجی ہو کر گزرا ان فوجی عہد میں فوجی میں تھا تھا قبہ چاہے۔ یہ مقتدی غیر موجود کے بادشاہ میں
 داخل ہوا۔ بادشاہ میں متعہ تھے جس پر وہاں شکست اور فوجی حکومت کا بعض تھے۔ اب مقتدی نے ان لوگوں سے
 غلامت خریدی۔ تا کہ یہ حکومت کی تالیف کرنے کا دور طواش میں ان کا فی مارت کی تزیید بنایا۔ یہ مقتدی تو طوڑے
 ہو کر، ہے اپنے امیر بن کر وزیر السلطنت کو اس کی تالیف کی ہے۔ یہ مقتدی جو اس کے بعد ہو، سلطان جمال الدین کی شکست
 شریعہ کی تھی جس سے مقتدی ہو، یہ مقتدی۔

امیر مقتدی کی اطاعت: عہد امیر مقتدی کو بادشاہ میں اپنے متاثرہ ملک کا سیانی نہ ہوئی تو نہعت الدین محمد بن
 مجتبیٰ کے پاس چلا گئے اور انکی ہول چھا، نہعت الدین نے سلطان حیرہ خواہ میں دیکھا اور فوجی طور پر وزیر السلطنت کو اس
 سے مطلع کیا۔ وزیر السلطنت نے خواہ "جس طرح میں ہو امیر مقتدی کو باہر سے جانے نہ دیکھے" سلطان کی اطاعت پر
 راضی نہ کیے اور جس قسم کا وہ انھیں کرنا چاہتے نہعت الدین نے نہایت فوجی سے ان خدمت کو انجام دیا، میر
 مقتدی کو اسے بھرا، یہ وزیر اس وقت کے پاس پہنچا۔ وزیر السلطنت نے امیر مقتدی اور اس کے تمام بھروسوں کو بے نیت
 ہو کر غلام کر دیا۔ یہ وزیر اس وقت کے فوجی فوجی سے ان کے گاہ و گاہ چھوٹا لیا، جس سے سلطان جمال الدین کی
 اس وجہ سے واقف ہو گئی۔ وزیر السلطنت حاضر ہوئے کی غرض سے روانہ ہوا۔ امیر مقتدی کو نہعت الدین محمد
 بھی تم راہ ہوئے۔ سلطان نے ان کو اس کی بے عزت کی اور تاج کا۔

صلی الدین محمد طغرانی: صلی الدین محمد طغرانی وزیر خراسان تریکا جرم کا رہنے والا تھا اس کا باپ اس تریکا کا زمیندار
 تھا۔ ہایت نہایت دست اور بے حد خوش دیا تھا۔ سلطان کی خدمت میں نہایت قیام ہندوستان میں حاضر ہوا وزیر السلطنت
 شرف الملک کے وزیر میں وزیر اس کی جب تالیف ہوئے، وہاں سے عراق کی جانب آیا، وہو صلی الدین محمد طغرانی
 کی خدمت خط کی تھی۔ جب سلطان نے تھلیس کو راج سے بھیجا اور ہمسک (مملوک) ایک ایک کو تھلیس کی
 حکومت پر تھلیس فرمایا تو صلی الدین طغرانی کو اس کی وزارت کا عہدہ عطا کر دیا۔ چند روز بعد کرتا تھلیس پر میر
 اور وہیں لیٹے کی دشمنی ان کے تھلیس شہر چھوڑ کر بھاگ گیا، صلی الدین طغرانی نے نہایت جلد فوجی سے متعلقہ پر کمر
 بند کرنا کے دانت سے کر دئے جس سے وہ کامیاب ہو گئے۔ ان سے سلطان کی آنکھوں میں دھن کی عزت ہو گیا
 ہوئی۔ خوش ہو کر خراسان کی وزارت سے صحت کر گیا۔

صلی الدین کی گرفتاری: چنانچہ آپ سال تک خراسان نے عہد وزارت کو نہایت فوجی سے انجام دیا۔ اس کے بعد
 اہل خراسان کو دکھا۔ میں یہاں نہیں۔ اسے میں سلطان کا مولا بہاویں دے میں دار ہوا۔ اہل خراسان نے حاضر ہو کر

اور جس بلدی حد متعین ہو جس کی وجہ سے عجب شاعری میں آگیا نال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ اس کے خادموں کو گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا گیا۔ گھوڑوں کو شاہی اسطبل میں سے جا کر ہاندہ دیا۔ جن کی تعداد تین سو تھی۔ اتفاق سے اس کے خادموں میں سے صرف ایک شخص ہی کرمانی کسی طرح کی کراہیک قلعہ میں جا کر قتلہ نہیں ہو گیا۔ جس پر اس کا پہلے سے عقد تھا۔

ساجد الدین بن بلخی۔ سلطان نے اس کی جڑ خراسان کی وزارت پر تاج اہل حق کو مقرر کیا اور اسے سب وزیر کی گرفتاری میں قید کر دیا تاکہ نیا وزیر بدستور ہو سکے۔ اس کے پاس مال و زرہ بود و وصول کرنے اور اس کے خادموں سے حکم لے۔ سب وزیر کو اس سے اپنی حد اوت بھی نکال دیا اور تکلیف دہی کا کوئی وقت باقی نہ رہا۔ گھر ذرا بھی کامیاب نہ ہوا۔

صنی الدین بن قرقاری کے بعد اس کا خزانہ بھی چھٹی کیا گیا۔ سلطان نے جہا ہرات اور اس مال کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ جو وزیر کی خدمت میں حاضر نہ رہیں کیے گئے تھے۔ خزانہ نے یہ خیال کر کے کہ صلی الدین کو ہزارے موت دیدی گئی ہے پاد بزرگ و پیرانہ سزا سن گئے یا قوت سر نہ اور مزید آپ وار سے حاضر کیے۔

صنی الدین بن ربانی۔ اس کے بعد صنی الدین نے اراکین دولت سے مل کر حکایت شروع کی کہ قتلہ جس دینے کا وعدہ کیا۔ اراکین روایت نے سلطان سے صنی الدین بن ربانی کی سزا دہی کی اور جس سے وہ حاجت اسے قید سے رہا کر دیا۔ سلطان نے دست نہ جس سے اس کی رہائی کا فرمان تحریر فرمایا۔ صنی الدین بن ربانی نے فوجیہ عیادت پا کر دربار شہنشاہ میں حاضر ہوا۔ سلطان نے قمار مال و اسباب واپس کر دیا۔ جو ہرات باقی رہ گئے۔

نہایت وزارت پر سلطان نے حکم سناد و درویشی کو مقرر کیا۔ یہ خاندان ربانی سے تھا۔ نہ نہ کی گرفتاری نے اسے کھینچ کر غزنی پہنچایا۔ جب سلطان بدستور وصال سے واپس آیا شرفیہ الملک کو شکار و حسد چھوڑا۔

ضیاء الدین کی معزولی۔ جب احمد بن محمد غنی کا جب نصر الدین محمد بن غزنوی وانی ساد کی طرف سے سلطان کی خدمت میں قاصد ہو کر حاضر ہوا جیسا کہ ہم اوپر چہ بکے ہیں تو سلطان نے اسے دفتر انتظام کا میر غنی مقرر کیا۔ ضیاء الدین نے اس وقت تک وحسد سے مل کر خاک ہو گیا۔ سلطان سے ساد کی وزارت کی درخواست کی۔ سلطان نے ساد کا قلمدان وزارت حوالہ کر دیا اور گھوڑا وزارت کے علاوہ دس ہزار و چار سالا بدستور و کینہ برصمت کرنے کا حکم صادر کیا۔ ضیاء الدین شاعری و پار میں عجز، تنگ نیشا چوٹی کو پانہ کا پ مقرر کر کے نہ چلا گیا۔ شامت آئی۔ سالا خراج خزانہ شادی میں پہنچا ہند کر دیا۔ سلطان نے معزولی کو نہ احمد بن محمد غنی کا جب کو مشین کیا۔ لگانے بھانے والے لگانے بھانے گئے۔ کثرت سے شاپش پیش آئے۔ سلطان نے ساد سے نکال دیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

بلبان دلی قتل۔ بلبان دلی کا یکے از یک کے خادموں میں سے تھا جس وقت قاتاری قتلہ دہا ہوا۔ اور فرمان شادی مقرر انوی سے خالی ہو گیا اور سلطان بلال الدین آذربائیجان پر قابض ہوا اس وقت بلبان کو سر قیل ل گیا۔ خبر لگائی چلا گیا۔ اس پر اور اس کے قلعوں پر قلعہ کر لیا۔ چند سلطان ہم طریق اور دلی ضابطہ لایا میں میں معزوف تھا۔ بلبان کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ جب لشکر اسلام جنگ تاجار سے واپس ہوا تو قلعہ فیروز آباد میں بلبان پر فتح صرا کیا۔ بلبان نے لنگ

عزیز الدین خلکانی: اس نے بعد سلطان کے سامنے وہ سب اس کو مکان میں بھروسہ رکھا دیا تھا کیا۔ لیکن برف و سردی نے ہر پیش سے آگے نہ بڑھنے دیا۔ سلطان نے ہر پیش کے بعض چاکر مقرر کیے۔ حرم الدین خلکانی اس وقت اربھش کے قریب غریب میں موجود تھا۔ خبر یہ نہ ہو سکا کہ چلا گیا۔ وہ سب نے اسے سب سامان اور قہر دے کر مسکنات سے غلاب مارا ہوا اس برف و بھینسا کی غرض سے آؤ۔ لیکن اسے دیکھا کہ غلاب کا یہ سناٹا چاہ وہ اسے غزالدین خنونی کا کام دے گا اور اسے نہیں دے گا اور رہتی مرنے کا۔ خلکان نے اسے دیکھا اور اسے نہیں دے گا کہ یہ شریک پرمان دینے کا وہ ہے۔ لیکن کوئی حائل ملے نہ پا تھا کہ جو غزالدین خنونی نے اس کو مراد سے سلطان کی خدمت میں بھیج دیا۔

خیرتِ برکت کا مزارع: سلطان مغرب سے واپس نہ اترتے بہت دیر لگا رہا تھا کہ ہم کی آہ ولی، بقی نہ بھڑکی، یہی واٹھ، مگر جب کہ ۳۳ برس کا نصف مذہر کا تھا۔ طینہ ظاہر مہاجر کی وفات اور اس کے بیٹے المستنصر باللہ صہبی بغدادی کی خلافت کیا خبر، اصولی بدعتی اور بغاوت سے بیعت لینے کا قرآن صبور ہوا۔ خلعت آجیا، واٹھ ولی ہاتھ نہیں مارا وہ غیور۔

وزیر شرف الملک سے سلطان کی کفایت مگنی۔ جس وقت سلطان کا موکب ہوچین موکب کی طرف واپس ہوا اور
 اہل ان کے غوی میں قیام اختیار کیا۔ اہل غوی کا ایک وفد بار بار شاہی محل حاضر ہوا اور اس وقت شرف الملک کی۔ یہ وہی
 مقام ہے جہاں اہل اصفیٰ نے کی شکایت کی کہ وہ یہ گھوڑا خریدے گا یا جو دیکر کہ۔ یہ وفد بہت طعنیہ ان اہل ان سے
 ہوئی تھی جس پر قائم کیے گئے تھے۔ طعنیہ وزیر نے پھر وہی وہی کا مال و اسباب مقرر کیا ہے۔

خوف سے کہتی کہ میرے چاہلیں مونس بنو چکے ہیں۔ اہل صحیح نے اس سے زیادہ نکلیات چھینیں تھیں جس قدر اہل نسلی نے کی تھیں۔ فری گورنر نے بھی اسے دیوار شری میں حاضر ہو کر ان پر نو حکایت کی کہ میں باہر ہو کر وزارت چاہتی ہوں۔ اس میں نیاز ممدانہ حاضر ہوا تھا لیکن وزیر اسٹیلٹ نے میرے دوستوں کو اس سے ایک ڈیڑھ چار سالوں وصول کیا ہے۔ سلطان نے بہت فکر کر لیا کہ وہ فرار نہ ہو گا کہ دینے اور ماضی شہر کو تین سال کا قرض (جانب ترس) سوائے فرار کیا جائے کے بعد وزیر اسٹیلٹ کی حکایت کی بھر مار ہوئی۔ سلطنت کی عدم موجودگی کے زمانے میں وزیر اسٹیلٹ نے ہونے والی غزائیں کھائیں ان میں ان تھیں۔ فری اسمبلی کے وقت قی میں بہت زیادہ کیا تھا ان کے دل اور منہ کو ضبط کر لیا تھا۔ جب سلطان آزاد بن گیا تو ان کی جانب دیا کہ اتنا دینا ہوتا ہے فرقہ و تمہیل کا کیا کام وزیر بادشاہ میں حاضر ہوا اور یہ ظاہر کیا کہ وزیر اسٹیلٹ نے بددیوبی کیا اور ہمارا مال وہ اسباب ضبط کر لیا ہے۔ سلطان کے کان تو پہلے ہی سے بھر گئے تھے۔ اس حکایت نے اسے بہت ہلکا کر دیا۔ یہ وزیر اسٹیلٹ سے تادمی ہو گیا۔ اسی وقت دوسرا دن کو وزیر فرار کر نکلا اور جس قدر وزیر نے فرقہ و تمہیل کا مال وہ مناب اور وزیر ضبط کیا ہے وہ انہی دے دو۔ (پہلے کیا جاوے گا کہ تمہیں فرار چاہیے اور اس میں مجھ سے ملے اور وزیر اسٹیلٹ سے خط و کتابت اور گفتگو کر کے کہی کہ دور رہی حاضر کی محافضت ہو گئی وزیر

خرم اور ان کے چار ساتھیوں کو قتل کر دیا۔ سب سلاخی کے ظالموں کی طرف سے کیا گیا۔

خلافہ طاعون کا عہد۔ سلطان محمد سوم نے غازی پور کو فتح کیا۔ یہاں وہ اسباب و لوازم کو جمع کیا اور ان کو خراج دیا۔
 بعد ازاں غازی پور میں قتل و غارتگری کا حال پیش آیا۔ اس وقت ملک میں بے امنی کا حال تھا۔ سلطان نے پھر وہاں بھی
 یہاں شہر آباد کیا۔ اس کے انتظامات اور خراج کی آمدنی میں جو کمی تھی اس کی غرض سے قتل و غارتگری کا حال
 اس کا نتیجہ ہے کہ اس نے قیام پور میں سلاخی کے اعلیٰ خراج کی وجہ سے پورے ملک میں بددعا کی گئی۔
 اسے اس لیے قتل کیا کہ اس نے بددعا کو روک دیا تھا۔

مسلم الدین علی کا قتل۔ ملک اتر پردیش کے غازی پور میں ایک عوامی شخص نے غازی پور میں قتل کیا۔ اس کے لیے
 غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔
 بددعا کی غرض سے قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔
 اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔
 اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔

مجاہد و خلاص۔ غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔
 اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔
 اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔
 اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔ اس کے لیے غازی پور میں قتل کیا گیا۔

خلافہ طاعون کا عہد۔ سلطان محمد سوم نے غازی پور کو فتح کیا۔ یہاں وہ اسباب و لوازم کو جمع کیا اور ان کو خراج دیا۔
 بعد ازاں غازی پور میں قتل و غارتگری کا حال پیش آیا۔ اس وقت ملک میں بے امنی کا حال تھا۔ سلطان نے پھر وہاں بھی
 یہاں شہر آباد کیا۔ اس کے انتظامات اور خراج کی آمدنی میں جو کمی تھی اس کی غرض سے قتل و غارتگری کا حال
 اس کا نتیجہ ہے کہ اس نے قیام پور میں سلاخی کے اعلیٰ خراج کی وجہ سے پورے ملک میں بددعا کی گئی۔
 اسے اس لیے قتل کیا کہ اس نے بددعا کو روک دیا تھا۔

یہاں شہر آباد کیا۔ اس کے انتظامات اور خراج کی آمدنی میں جو کمی تھی اس کی غرض سے قتل و غارتگری کا حال
 اس کا نتیجہ ہے کہ اس نے قیام پور میں سلاخی کے اعلیٰ خراج کی وجہ سے پورے ملک میں بددعا کی گئی۔
 اسے اس لیے قتل کیا کہ اس نے بددعا کو روک دیا تھا۔

عزالدین ابن ایک کا قاتل : امین انجمن نے لکھا ہے کہ حاتم اللہ بن کے خاندانوں سے ایک خادم سلطان کی خدمت میں چلا آیا تھا۔ جب سلطان نے غلط پر قتلہ حاصل کیا تو اس نے سلطان سے درخواست کی کہ میرے آقا کا جو شخص اس نے کیا ہے۔ چنانچہ سلطان عزالدین ابن ایک کو خادم کے حوالہ کر دیا۔ خادم نے اسے مار ڈالا۔ اسی وقت سے سلطان نے شہر غلاط کو تختی ہارے راج کیا اور ان کو غلاط کی عمارت گری پر مقرر فرمایا۔ عمری قید سے نکل بھاگا اور مدینہ منورہ میں قید ہوا۔ اسے قید حیات سے سزا دی گئی۔ سلطان نے مراد ابن لشکر اور ہر اسراہ و دولت کو اس لڑائی کی عمارت کے معاوضہ میں جاگیریں دینا اور واپس آیا۔

الملک الاشرف والی دمشق : غلاط پر سلطان جلال الدین کے قبضہ کے بعد الملک الاشرف والی دمشق کو ملک گیری کی ہوس پیدا ہوئی تو انھیں جربہ کس دور سے برسرِ حال سے ہوس میں مبتلا ہو گیا اور وہ اس کی فوجیں لے کر سلطان جلال الدین سے جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ غلاط میں ان کو قتلہ والی بلا دوم سے برہم ہوا۔ اس ملاقات ہوئی۔

جناب شاہ ابن طغرل : یہ کہہ چاہئے شاہ ذوالقدر نے قیاد کا چچا زور بھائی (ابن طغرل والی اردن و روم سلطان جلال الدین سے پاس چلا آیا تھا۔ اس وجہ سے قیاد کو پرانی عداوت کی وجہ سے جلال الدین کی طرف سے غلہ پیرا ہوا۔ چنانچہ ملک الاشرف اور قیاد متصادم ہوئے کی وجہ سے سلطان جلال الدین سے جنگ کے لیے میراس سے روانہ ہوئے۔ ملک الاشرف کا مقصد دمشق تھا۔ اگر وہ شکوہ یا امر و طلب کے ایک نامی شاعر اور وزیر عزالدین بن عمر بن علی کی فوجیں میں تھا۔ قیاد بھی ان کی فوجیں لے کر دوسری جانب پر اجماع تھا۔ جو سی و دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ عزالدین بن عمر نے سلطان کے لشکر پر حملہ کیا اور پہلی ہی لڑائی میں سلطان کے لشکر کو شکست دی۔ سلطان غلاط واپس آیا۔ وزیر السلطنت دس وقت بلا کر دیکھا۔ عاصمہ کیے تھے۔ اس خبر پر کون کر عاصمہ تھا کہ سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور سب کے سب آزار بھائی کی جانب روانہ ہو گئے۔

جہاں شاہ بن طغرل کی گرفتاری : رکن الدین جہاں شاہ بن طغرل اس جنگ میں گرفتار ہو گیا۔ پانچ لاکھ روپے بچا زور بھائی نے۔ الدین قیاد کے سامنے پیش کیا گیا۔ قیاد اسے اپنے امرا لے کر رکن الدین سے لے کر اردن اور دس کے تمام مضامین قیاد کے حوالہ کر دیے۔ ملک الاشرف فتح پانی کے بعد غلاط گیا۔ غلاط ایک عجیب میدان کی طرح دریاؤں کا قیاد لکھ کر بے حد عجیب ہوا۔

سلطان نے آذربائیجان کی طرف کوچ کر دیا اور غلاط کو وزیر السلطنت کے پاس چھوڑا اور قوی میں جا کر قیام کیا اور دونوں کی فوج شکست کے بعد موکان چلی گئی۔

جلال الدین منکبرس اور ملک الاشرف میں مصالحت : اس سے بعد ملک الاشرف کا پہلی (میں الدین بن عمر بن جلال جلال الدین کے پاس صلح کا پیام دیا۔ مصالحت کی گفت و شنید شروع ہوئی۔ علاء الدین قیاد بھی اس مصالحت میں شریک ہوا۔ یہ نتیجہ نکلا۔ دونوں میں مصالحت ہو گئی۔ سلطان نے غلاط کے ساتھ سرحد کو حسب

سلسلہ جاری رہا۔ ماروین پر حملہ کیا، روین نے سین سپر ہو کر متا ہر کیا۔ لوٹ مار کرتے نصیبن پہنچے۔ اطراف نصیبن کو بھی اپنی بلاؤں کا رنگ لگا کر لایا۔ نصیبن سے فارغ ہو کر سہارن شاہزادہ میں اور صوبہ غلام کو بھی غارت کر کے چٹیل میں ان بادشاہ کا ایک ۱۲۲ راجوں کا ایک گروہ آذربائیجان سے صوبہ ارمینا کی طرف نقل و غارت کرتا ہوا دیکھا۔ یہ کیاں اچھا ہے اور اگر اوچر جان کی طرف ہو کر گزرا۔ ان لوگوں نے ۱۲۲ راجوں کا ایک رشتہ سے اشتباہ کیا۔ لوٹ نہ نقل کی، مظلم اللہ بین والی اور اہل موصل سے بڑھ کر حملہ کر کے ۱۲۲ راجوں کے مقابلے سے بچے لگا لیکن وہ زیادہ دور تک گئے تھے ہاتھوں آئے۔ واپس آئے۔ واللہ وارش ان دشمنوں کو ملہا ہو فیروز ارمینا۔

سلطان جلال اللہ بن عسکری کے قتل کے بعد اس کا بیٹا عسکری کا بیٹا۔ گرتا چتا کی قیادت بادشاہ ورم کے پاس پہنچا۔ سچاوت نے انہیں اپنی فوج میں بھرتی کر لیا۔ ۱۳۱۰ء میں سچاوت نے وفات پائی اس کا بیٹا غیاث اللہ بن کھمر، تخت حکومت پر بٹھکا ہوا۔ اسے ان کی طرف سے شہ پہنچا ہوا۔ ان کے سردار کو گرفتار کر کے قتل میں ڈال دیا۔ اپنی ماہ جوٹ گئے۔ جس طرف سے گزرتے اور یہاں پہنچے لوٹ لیا، بقیوں کو اجازت دلا۔ اسی حالت پر ایک مدت تک ٹھہرتے رہے۔ ان کے بعد الملک لکان نے جو اپنے باپ کی طرف سے بلاشرقیہ قرآن کیے اور آدھا کا کا تھا۔ اپنے چھریز کو اسے اجازت حاصل کر کے ان لوگوں کو اپنی فوج میں شامل کر لیا۔ جیسے کہ ہم آئندہ خواہش کے حالات میں تحریر کریں گے۔

واللہ سبحانہ تعالیٰ ولی التوفیق وسد فضله

